رجسٹرڈ ایل نمبر

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت

۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لی جائے گی؟

عوام سے (۵ر)
خواص سے (۱۰ر)
(۶ر)
ہندوستان سے باہر غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے (۱۲ر)

نمبر ۱۳ و ۱۴ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۴ و ۲۱ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۳ و ۱۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۲۸ھ | جلد ۱۴

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مجی فی اللہ مکرمی شیخ صاحب احسن اللہ احوالکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عریضہ ہذا کو بھی آپنی اخبار میں جگہ دیکر مشکور فرماویں۔ عاجز آپنے پیارے مولا کریم سے اطلاع پاکر جملہ احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اُس پیارے مولا کریم نے عاجز کو بذریعہ الہام ارشاد فرمایا ہے۔

(۱) "پاک زینہ"

جسکی تفہیم یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ اللعالمین کے غلام موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا لوگوں کے لئے واصل باللہ ہونے یعنے روحانی طور پر خدا تعالیٰ کیطرف جانے کے لئے ایک سیڑھی ہے۔ یعنی اُسی سیڑھی کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں پہونچ سکتے اور اُسکی رضا اور اُسکا تقرب حاصل کر سکتے ہیں۔

دوسرا ارشاد لکھتے ہوئے اگرچہ بڑی سخت شرم آتی ہے مگر فرمان الٰہی کے عرض کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ وہ یہ ہے

(۲) "تیری دعا بمنزلہ گھی کے ہے"

تفہیم جسطرح انسان جسمانی طور پر غذا کا محتاج ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر روحانی غذا کا۔ تو اسی سیڑھی کے ساتھ چڑھنے کیلئے لوگوں کو جو طاقت روحانی غذا کھا کر حاصل کرنی چاہیے۔ اس میں تیری دعا بمنزلہ گھی کے ہے۔ جسطرح گھی مادی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا دیتا ہے اسی طرح تیری دعا لوگوں کی روحانی غذا کو عمدہ اور طاقتور بنا کر اُنہیں اُسی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے مضبوط کرتی ہے۔

(۳) "درود شریف کا پڑھنا پروں کا کام دیتا ہے"

یعنے لوگ جسقدر کمال ہے کمال دلی خلوص اور پیار سے قربان ہو ہو کر اپنے آقا و مولا اصل سرچشمہ رحمت خدا ہ ابی و امی و روحی و قلبی و جسمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لا نعد و لا احصی دائماً ابداً ابداً خاتم النبیین پر درود شریف بھیجتے رہینگے۔ تو وہ درود شریف اُنکے لئے اس سیڑھی پر چڑھنے کیلئے پروں کا کام دیگا۔ یعنے جسقدر وہ فدا ہو ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھینگے اُسیقدر اُن روحانی پروں کے ذریعہ سے نہایت ہی تیز پروازی سے اس سیڑھی پر گذر کر آپنے پیارے مولا کریم کی بارگاہ عالی میں پہونچکر رضا الٰہی کے تاج سے سرفراز اور ممتاز ہونگے۔ اسکے بعد فرمایا

(۴) "پس دیکھو اور سنو کہ تم سب کے سب خدا تعالیٰ کے ہی ہو جاؤ اور تم میں کوئی ذرہ انانیت کا باقی نہ رہے"

اب یہ عاجز آپنے عنایت فرمایاں کی خدمت میں دلی تپاک سے الٰہی حکم کی تعمیل کیلئے عرض کرتا ہے۔ کہ آپ صاحبان جس حالت میں کہ ہوں گرتے اُٹھتے موجودہ امام حضرت امیر المومنین کی دعا کی سیڑھی پر سوار ہو جاویں۔ وہ اسیطرح سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت عالی میں زبانی یا بذریعہ عریضہ جات حسب موقعہ اُسے پیارے مولا کریم کے پیار سے ملی ہوئی پاک قوم کی مطابق الگ الگ

مدرسہ تعلیم الاسلام کا نتیجہ انٹرنیس

مدرسہ تعلیم الاسلام کا انٹرینس کا نتیجہ نکل آیا ۲ طالب علموں میں سے خدا کے فضل سے ۸ طالب علم کامیاب ہوئے اور ایک زیر تجویز ہے ۔ خدا کرے کہ یہ بچہ بھی کامیاب ہو احباب دعا کریں ۔ یہ نتیجہ دوسرے سکولوں کے مقابلہ میں نہایت قابل اطمینان اور باعث مسرت ہے مدرسہ میں حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب اول رہے ہیں ۔ اور یہ خدا تعالےٰ کے فضل کا نشان ہے ۔

اس نتیجہ کے قابل اطمینان ہونے پر کچھ شک نہیں اساتذہ مدرسہ تعلیم الاسلام خصوصاً مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مبارکباد کے قابل ہیں ۔ مدرسہ جو ایام جلسہ میں بند رہا ۔ اور بعد میں پلیگ کیوجہ سے بند کر دیا گیا تھا ۔ ۱۶ اپریل کو کھل گیا ۔ بورڈنگ ہوس ابھی باہر ہی ہے ۔ بورڈنگ ہوس کے انتظام کے متعلق میں اپنے مخدوم خانصاحب محمد اکبر شاہ صاحب کی خدمات کا خصوصیت سے ذکر کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ خانصاحب جس محنت جوش اور دردِ دل سے اس کام کو کر رہے ہیں ۔ میں اس کی نظیر نہیں پاتا ۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ دوسرے ذمہ دار سپرنٹنڈنٹ کام نہیں کرتے مگر حق یہی ہے کہ خانصاحب جس جفاکشی سے کام لے رہے ہیں وہ جفاکشی کی حد تک محدود نہیں ۔ بلکہ دردِ دل کے ساتھ وہ دعاؤں سے کام لیتے ہیں ۔ اور راتوں کو مختلف اوقات میں اٹھ کر نگرانی کرنا انکا معمولی کام ہے ۔

میں یقین کرتا ہوں کہ ذمہ وار افسر بھی اس امر سے ناواقف نہیں کہ یہ شخص کس محنت اور دلسوزی سے کام کر رہا ہے ۔ خدا کرے کہ ایسی روح ہم سب میں پیدا ہو ۔

مجھے ذاتی علم ہے کہ خانصاحب نے اپنی صحت کو اور اپنے روپیہ کو طلباء کی اخلاقی نگرانی اور بھلائی کے لئے بعض وقت ایسے طور پر قربان کیا ہے کہ اب تک بھی وہ اس کا خمیازہ بھگت رہے ہیں ۔ مگر انہوں نے کبھی پسند نہیں کیا کہ کسی کو اس کا علم بھی ہو ۔ گو مجھے معلوم ہوا ہے ۔ اور یہی ایک بات ہے جس نے میرے دل میں ان کے کام کی قوت کو بڑھا دیا ہے ۔ بورڈنگ ہوس کے انتظام میں خانصاحب کے کام کی نظیر ضرور قابل قدر ہے ۔ جسے مفصل میں کہنا چاہتا ہوں وباللہ التوفیق ۔

قادیان کا ڈاکخانہ

قادیاں کا ڈاکخانہ اب پچاس کے گریڈ میں ہو گیا ہے اور اس سے پہلے ایک کلرک بھی ڈاکخانہ کو مل چکا ہے یکم مئی ۱۹۱۰ء سے ڈاکخانہ میں ڈاک کی روانگی اور رسیدگی دو دفعہ ہو گئی ہے ۔ اس تجویز سے قادیاں بٹالہ کے برابر ہو گیا ہے اب ہر روز خطوط بہت سے شہروں میں پہونچ سکیں گے ۔ ڈاکخانہ میں اس مفید اضافہ کیلئے میں افسران سررشتہ کی توجہ فرمائی کا شکر گذار ہوں ۔ میں اس امر کو بھی نہایت مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس بارہ میں الحکم کی مساعی بارور ہوئیں ۔ یہ امر ہمارے سلسلہ کی روز افزوں ترقی کی دلیل ہے ۔ اب ڈاکخانہ میں صرف ایک ضرورت باقی ہے کہ یہاں تار لگائی جاوے ۔ ایک سے زیادہ ہزاروں کی آمد رفت یہاں روزانہ ہوتی ہے ۔ اور اگر تار یہاں ہو تو اس سے بھی زیادہ کی صرف توقع نہیں بلکہ یقین ہے بہت سے لوگ حضرت کی خدمت میں تاروں کے ذریعہ دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ اور کرنا چاہتے ہیں ۔ اور بعض وقت جب قادیاں میں تار کا ہونا انہیں بتایا جاتا ہے تو وہ سخت تکلیف اٹھاتے ہیں ۔ بہر حال یہاں اب صرف تار کی ضرورت ہے اور ایڈیٹر الحکم انشاء اللہ العزیز اس بارہ میں پوری کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے ۔ اور اسے امید ہے ۔ کہ ذمہ وار افسر اس جائز درخواست پر غور کرنے کی تکلیف اٹھائیں گے قادیاں کے ڈاکخانہ کے پچاس کے گریڈ میں آجانے کیوجہ سے سب پوسٹ ماسٹر بابو اسد دتا کو یہاں سے تبدیل ہو کر گوجرانوالہ جانا پڑا اور بابو عبد المجید صاحب یہاں سے تبدیل ہوئے جن سے توقع کرنی چاہیے کہ وہ قادیاں کی پبلک کو اپنے اخلاق اور حسن سلوک سے خوش رکھنے کا موقعہ دیں گے ۔ بابو اسد دتا صاحب کے بارے میں مجھے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ۔ اس لئے کہ افسران متعلقہ بخوبی جانتے ہیں ۔ کہ وہ اپنے ڈویژن میں ایک خاص ہمت اور استعداد کا آدمی ہے ۔

دارالامان کی خبریں

۱ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے ۔ قرآن شریف کا درس ہو رہا ہے ۔

۲ حضرت مسیح موعود مغفور کا خاندان خدا کے فضل کے نیچے ہے ۔ حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر احمد صاحب کو کالج میں داخل کرانے کے لئے لاہور تشریف لیگئے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب جو کام کر رہے ہیں وہ نہایت عجیب اور قابل شکر گذاری ہے آپ نے کالجوں کے طلباء میں عربی تعلیم کا شوق پیدا کرنے کے لئے خود انکی تعلیم کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لیا ہے ۔ ایسے طالب علم جو کچھ دنوں کیلئے بھی قادیاں آجاتے ہیں ۔ ان کیلئے آپ نے ایک کورس تجویز کیا ہے اور آپ انہیں پڑھاتے ہیں ۔ اور مستقل طور پر بھی بعض طالب علموں کی تعلیم کی طرف آپ متوجہ ہیں ۔ اللہ تعالےٰ آپ کی ان مساعی جمیلہ کو بہترین نتائج کا موجب بنا دے اور آپ کو نظر بد سے بچا کر امید ہائے قوم کا بارور شجر بنائے ۔ آمین

۳ علیگڈہ کی کانفرنس پر مفتی محمد صادق صاحب اور مولوی شیر علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کو بھیجا گیا ہے ۔

۴ جناب مولوی محمد علی صاحب اور آخر اپریل ۱۹۱۰ء میں بہمراہ اپنی اہلیہ کو لینے کے لئے تشریف لے گئے تھے ۔ خدا کا شکر ہے کہ مع الخیر واپس قادیاں پہونچ گئے ہیں ۔

۵ بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا کام جاری ہے ۔ بورڈنگ ہوس عارضی چھپروں میں ابھی باہر ہی ہے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

غیر معمولی پرچہ الحکم قادیاں دارالامان مورخہ ۱۹ر اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

مولود مسعود

یہ روز کرم مبارک سبحان من یرانی

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اسکے رسولوں پر سلام خصوصاً حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر بیحد سلام اور صلوٰۃ ہو۔ اما بعد آج ۱۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے موجودہ امام اور مطاع حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مدظلہ العالی کو چوتھا بیٹا عطا فرمایا جسکی مسعود ولادت نے تین کو چار کر دیا۔ ہماری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ بلکہ اسلام کیلئے بلکہ نوع انسان کے لئے ایک نشان اور حجت بنائے، اور وہ اپنے فیض رساں باپ کیطرح (جسکو خدا نے روحانی اور جسمانی علوم اور فیض کا چشمہ اور ایک قوم کا باپ بنا دیا ہے) دنیا کا باپ ہو اور نافع الناس وجود ہو کر اما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض سے متمتع ہو نیز الابناء لے۔ وہ اسلام کا سچا خادم ہو اور خاندان نور کیلئے فاروقی صفات کا مظہر وہ سچا خادم اسلام ہو۔ اور خدمت اسلام میں اور اللہ کی رضا میں والدین کیلئے نور چشم ہو کر جسے قوموں کا امام ہو اور خادم قرآن ہو (آمین) میں صدق دل سے اپنے امام کی حضور خریداران الحکم کیطرف سے اور اپنی خاندان اور اپنے مکرم و مخلص دوست شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی و دیگر ممبران سلسلہ کی طرف سے مبارکباد عرض کرتا ہوں مجھے اس بچے کی پیدائش پر خصوصاً اس لئے خوشی ہے کہ میں نے عرصہ گذرا معصوم عبد القیوم مرحوم کی واقعہ وفات کے بعد میں دیکھا تہا۔ کہ حضرت مولوی صاحب قبلہ کیگھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جسکا نام مظہر قیوم ہے۔ اور اس مبارک بچہ کی تحریک یہ ہی۔ کہ حضرت نے آج صبح حضرت ام المومنین کی مبارکباد پر فرمایا کہ میں اب تمہارے لئے یا بہت دعا کروں یا خیرات کروں اس جملہ کے پہلی حصہ نے مجھ گدگدایا اس لئے یہ تہنیت نامہ ایک خاص جوش سے پیش کر رہا ہوں کیا عجب ہے کہ حریم قدس کے بلند پرواز کی صدا میرے حق میں قبول ہو۔ اور نیم شبی دعا اکسیر کا کام دے بالآخر اللہ تعالیٰ سے اس مولود مسعود کیلئے پھر دعا ہے کہ وہ والدین کی آنکھ کا تارا اور نور ہو اور انکے فیض تربیت میں دنیا کا نور ہو۔ آمین

طالب دعا

احقر الناس یعقوب علی عفی اللہ عنہ ایڈیٹر الحکم قادیاں ضلع گورداسپور

انجمن حمایت اسلام

ناظرین پیسہ اخبار بخوبی جانتے ہیں کہ اخبار شروع ہی سے انجمن حمایت اسلام کے کام کے ساتھ ایک خاص ہمدردی اور دلچسپی رکھتا ہے۔ اس نے انجمن کی مخالفت میں آوازیں اٹھنے پر ان لوگوں کو جو مخالفت کر رہے تھے روکا تھا۔ پھر جب اس مخالفت کا دامن دراز ہوا اور مقدمات تک نوبت پہونچی اس موقعہ پر اخبار نے مسلمان لیڈروں کو متوجہ کیا۔ کہ وہ اپنے اثر اور رسوخ سے اس بڑھتے ہوئے تنازعہ کو مٹائیں اور اگر فریقین نہ مانیں تو گورنمنٹ پنجاب سے مدد لیں۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ مسلمان لیڈروں نے توجہ کی اور انجمن کے تنازعات نے صلح اور اصلاح کی صورت اختیار کی اس کے متعلق روزانہ پیسہ اخبار میں جو موقعہ . . . . . نوٹ شائع ہوا ہے۔ اسکا شائع کر دینا تمام مسلمانوں کیلیے مسرت کا موجب ہوگا۔ خدا کرے کہ اسکا نتیجہ قوم کے لئے مفید اور مبارک ہو۔ (ایڈیٹر)

اصلح خیر

انجمن حمایت اسلام لاہور میں صلح اور اصلاح کی تجویز

بات تھوڑی حسرتیں دل میں بہت
صلح کیجئے اب لڑائی ہو چکی

مسلمانوں کی قومی حالت ہرگز اس امر کی متحمل نہیں کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے بگاڑ کر سکیں یا کھینچ کر رہ سکیں بلکہ انہیں صلح اور آشتی سے مل جل کر کام کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ نہ وہاں کام کرنے والے زیادہ ہیں۔ اور نہ محبت قومی ہی وافی ہے۔ حالانکہ انکی قومی حالت بمقابلہ دیگر ہمعصر اقوام کے سب سے زیادہ زبر گ اور کام کرنے والوں میں باہمی اتحاد و اتفاق کی خواہاں ہے۔ مگر جیسا کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے مدت سے جھگڑوں اور تنازعوں سے ظاہر ہے جہاں ایک طرف تعلیم اور صلح کے کام کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور انجمن کی آمدنی نہایت کم ہو رہی ہے۔ وہاں قوم کے لیڈروں اور کام کرنے والوں کی آپس کی غلط فہمیوں اور کدورتوں سے سوسائٹی کی حالت بھی تشویش اور ناقابل اطمینان ہو رہی ہے ایسی ہی حالتوں کے لئے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے۔ کہ ؎

"لاتنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم"

جس کے معنے یہیں کہ مسلمانوں تم آپس میں جھگڑا نہ کرو۔ ورنہ تم سست ہو جاؤ گے اور تمہاری آن بان جاتی رہیگی۔"

چونکہ انجمن حمایت اسلام کے تنازعات اور معاملات کی حالت یہانتک پہونچ گئی تھی۔ کہ اس کے مقدمات عدالت میں دائر کرنے پڑے۔ اس لئے عام مسلمانوں اور خصوصاً سر برآوردہاں قوم کو اسطرف خصوصیت سے توجہ ہوگئی۔ کہ جسطرح بھی ہو سکے انجمن کے معاملات میں سکون اور اصلاح جلد کرائی جائے۔ چنانچہ چند روز ہی عالیجناب فتح علی خانصاحب قزلباش سی۔ آئی ای پریسیڈنٹ انجمن حمایت اسلام لاہور نے خصوصیت کے ساتھ انجمن کے کارکنوں میں سمجھوتہ کرانے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ اور جیسا کہ ان کالموں میں دو تین روز پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اصلاح کی امید قوی ہو گئی۔ چنانچہ ۲۳ اپریل کی شام کو مندرجہ ذیل دس اصحاب نواب صاحب کے دولتخانہ پر جمع ہوئے۔ آنریبل خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب بیرسٹر۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب بیرسٹر۔ مولوی احمد الدین صاحب پلیڈر۔ شیخ گلاب دین صاحب پلیڈر۔ بندہ محبوب عالم مسٹر فضل حسین صاحب بیرسٹر۔ چودہری نبی بخش صاحب پلیڈر۔ منشی شمس الدین صاحب سکرٹری انجمن۔ میاں نظام الدین صاحب۔ مولوی کرم بخش صاحب۔ اور کسیقدر بحث و مباحثہ اور رد و بدل کے بعد ان صاحبان نے بالاتفاق سات صاحبان کو اپنی طرف سے آربی ٹریٹر (حکم) مقرر کر دیا ہے۔ اور انہیں اختیار دیدیا کہ انجمن کے معاملات میں جس قسم کی اصلاح یا تغیر و تبدل یہ صاحبان کثرت رائے سے کریں۔ انجمن کی جنرل کمیٹی اسے منظور کریگی۔ اور انجمن میں اس کا عملدرآمد کرایا جائیگا۔ چنانچہ اسی وقت مندرجہ ذیل اقرارنامہ لکھا گیا اور علاوہ مندرجہ بالا دس صاحبان کے مندرجہ ذیل صاحبان نے جنمیں سے بعض اسوقت پہونچ گئے تھے۔ اسپر دستخط کر دیئے۔ (۱) نواب فتح علی خانصاحب سی آئی ای (۲) آنریبل نواب ذوالفقار علیخانصاحب (۳) خان بہادر اللہ بخش خانصاحب (۴) محمد بشیر علیخانصاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ (۵) سردار رضا علیخانصاحب نقل اقرارنامہ حسب ذیل ہے:-

"صاحبان موجودہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مفصلہ ذیل بزرگان کا کورٹ آف آربیٹریشن مقرر کیا جائے۔ ایک طرف سے شیخ اصغر علی صاحب و مولوی رحیم بخش صاحب سی آئی ای۔ اور میاں فضل حسین صاحب اور دوسری طرف سے آنریبل میاں محمد شفیع صاحب و ڈاکٹر محمد اقبال صاحب اور آنریبل نواب ذوالفقار علیخانصاحب اور نواب فتح علی خانصاحب سی آئی ای طرفین کیطرف سے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ اور اس کورٹ آف آربیٹریشن کو کامل اختیار ہوگا۔ کہ جملہ امورات تنازعہ انجمن حمایت اسلام کے متعلق جو فیصلہ مناسب سمجھیں دیں۔ اور اس فیصلہ پر عملدرآمد کرائیں جسکا انکا ساختہ پرداختہ قطعی ہوگا نیز بالاتفاق قرار پایا ہے۔ کہ آج سے دس یوم کے اندر جنرل کونسل کا اجلاس کر کے جنرل کونسل کیطرف سے مندرجہ بالا تجویز پاس کروی جائیگی۔ نیز یہ قرار پایا ہے کہ جملہ احباب کوشش کرینگے کہ مولوی انشاء اللہ صاحب بھی اس قرارداد پر رضامند ہوں اور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور سے درخواست کیجاویگی کہ مقدمات جو جناب مولوی انشاء اللہ صاحب بعدالت مسٹر فرگسن صاحب دائر ہیں۔ اور جنکی تاریخ سماعت

۲۶ و ۲۸ ماہ حال مقرر ہے۔ فی الحال ملتوی کر دیئے جائیں۔ اور کورٹ آف آربیٹریشن کے جملہ امورات کے فیصلہ کرنے اور اُن پر عملدرآمد ہوجانے کے بعد بھی اگر مولوی انشاءاللہ صاحب مقدمات کے چلانے پر اصرار کریں تو ہم سب ملکر اُن مقدمات کو بند کرانیکی تدبیر کریں گے۔

اسوقت اس اقرارنامہ کے مضمون یا مولوی انشاءاللہ صاحب کے متدایرہ مقدمات کی نسبت کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اس اقرارنامہ پر دستخط ہوجانے کے بعد حاضرین نے نہایت مسرّت کا اظہار کیا۔ اور جناب نوابصاحب کی تحریک سے سب ایک دوسرے سے بغلگیر ہوتے رہے۔ اور سب مسلمانوں کی صلح و آشتی اور انجمن کی کامیابی کی دعا بے خیر مانگی گئی اور حاضرین کو یقین دلایا گیا۔ کہ اس دفعہ انجمن کی ساخت اور کاروبار میں ایسی کامل اصلاح ہوجائیگی کہ پھر کسی صلاح کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ کیونکہ جنرل کمیٹی اس بورڈ آف آربیٹریشن کو اصلاح کا کامل اختیار دیدے گی۔ اور خصوصیت سے ان اصلاحوں کا عملدرآمد کرا دیگی۔ مجھے امید ہے۔ کہ نوابصاحب قبلہ کی کوشش نواب ذوالفقار علیخاں صاحب کی توجہ اور حاضرین کی خواہش سے جو اصلاح اسوقت ہوئی ہے۔ وہ سچے دلوں کی آمادگی اور دوستانہ اور فیاضانہ سپرٹ سے ہوئی ہے۔ اور بورڈ آف آربیٹریشن کے معزز ممبر صاحبان جبکہ انجمن کے معاملات پر بحث کرینگے تو اسی فیاضانہ اور عالی حوصلگی کی سپرٹ سے کام کریں گے۔ اور جو اعتماد قوم کی طرف سے اُن کے ہاتھ میں سپرد کیا گیا ہے۔ اپنے آپ کو اُس کے بہترین مستحق کو ثابت کریں گے۔ اور کارکنان انجمن ایسے ہی سپرٹ سے تمام قراریافتہ اصلاحوں کی عملدرآمد کرکے قوم کو ممنون کرینگے۔ اور اس صلح کو جو نواب فتح علیخان صاحب اور نواب ذوالفقار علی خان صاحب کی کوشش سے ہوی۔ اور خان بہادر اللہ بخش خاں صاحب نے بھی اس کے لئے جدّوجہد کی ہے۔ دیرپا اور مستحکم فرمادیں گے۔ ص

کیونکہ مسلمانوں کے شعار قومی اور انکے مذہب سے متعلق حکام ترقی کے مطابق حد درجہ کا استحکام و استقلال ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اس لیئے میں اس اتحاد پر شعر لکھتا ہوں۔

شکر اللہ کہ میاں من و او صلح افتاد
حوریاں رقص کناں ساغر ستانہ زدند

حضرت خلیفۃ المسیح کا درس مسجد النور میں

ناظرین الحکم کو معلوم ہے کہ مسجد النور کی بنیادی اینٹ حضرت خلیفۃ المسیح نے رکھی تھی۔ اب اسی مسجد کا خدا کے فضل سے بہت بڑا حصہ طیار ہوچکا ہے۔ ۲۳ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کی نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح نے اسی مسجد میں پڑھی اور بعد نماز عصر آپ نے معمولی درس قرآن بھی وہیں دیا۔ ساری احمدی جماعت وہاں موجود تھی۔

حضرت نے درس کے وقت جو تقریر فرمائی وہ بجائے خود وہاں تشریف لے جانے اور نماز پڑھنے کے اغراض کو کھلے طور پر کرتی ہے۔ اس لیئے میں نے مناسب سمجھا ہے کہ اس تقریر کو شائع کردوں۔

آج حضرت نے اپنی جماعت کیلئے مخصوصاً حاضرین کے لیئے بہت بہت دعائیں کیں اور فرمایا کہ آج اللہ تعالےٰ نے دعا کے لیئے ایسے ایسے الفاظ اور طریق بتلائے ہیں۔ کہ میں حیران تھا۔ اور ایسی دعائیں جو میرے وہم میں بھی نہ تھیں۔

یہ امر قبولیت دعا کا نشان ہے۔ کیونکہ تمام راستبازوں کا وسیلہ ہے کہ جب دعا کیلئے الفاظ اور طریق بتائے جاویں۔ تو وہ قبولیت دعا کا ایک ذور ہوتا ہے۔ اس لیئے میں اپنی جماعت کو یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ خصوصیت کیساتھ ان کے امام کی دعائوں کو اللہ تعالےٰ نے اس کے حق میں سنا۔

بہرحال آپ نے نماز عصر کے بعد حسب معمولی قرآن مجید کا رکوع پڑھکر (جو سورۃ الانبیاء کا ۶ رکوع تھا) ترجمہ کرنے سے پہلے فرمایا۔

آج یہاں ہم نے درس کیوں کیا؟ باوجودیکہ ہوا مجھے تکلیف دیتی ہے۔ اور روشنی میں دیکھنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ پھر بھی یہاں آنا اور درس کے لئے اس مسجد میں کھڑا ہونا اس کے کیا اغراض ہیں؟

اس کے ظاہری محرک مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ انکی نیت ان کے ساتھ وابستہ ہے۔ مجھے ان کے دل کے حال سے آگاہی نہیں اسے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے اپنے حوصلہ اور وسعت کے موافق مجھے یہاں بلانے میں کوئی مقصد رکھا ہوگا۔ مگر میں نے اپنی نیت کو ٹٹولا کہ وہ خدا کے لیئے ہے۔ تو میں نے ان کی درخواست کو منظور کرلیا میرے دل میں جو بات ہے وہ یہ ہے۔

اللہ تعالےٰ کا ایک بندہ جس کو میں یقیناً راستباز مانتا ہوں۔ اور تم بھی راستباز یقین کرتے ہو۔ اس شہر میں آیا۔ اور اس نے بڑا دعویٰ کیا۔ جسکو سنکر ساری مخلوق چونک اٹھی۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اتنا بڑا دعویٰ ایک انہونی بات ہے۔ کس نے ماننا ہے اور کس نے پسند کرنا ہے۔ ہاں اگر اسکی ذاتی وجاہت کی وجہ سے کوئی مان لے تو وہ

اگر مانند شیئے ملند شیئے دیگر نماند

کا مصداق ہوگا۔ ایسے خیالات ان لوگوں کے ہوتے ہیں جو سنت اللہ سے ناواقف اور راستبازوں کے خیالات سے بے خبر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ سیدھے خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ ایک آیتہ ہوتے ہیں۔ اور اس رکوع میں بھی جو میں نے ابھی پڑھا ہے آیتہ کہا ہے۔ میں نے بناوٹ سے ترجمہ نہیں کیا۔ یہی لفظ آیا ہے۔

(یہ حضرت کا اشارہ اس آیت کی طرف ہے۔ والتی احصنت فرجہا فنفخنا فیہا من روحنا وجعلنٰہا وابنہا اٰیۃ للعٰلمین۔ (ایڈیٹر)

اللہ تعالےٰ اپنی قدرت کا ہاتھ اپنا فضل اپنا کرم اپنا رحم دکھاتا ہے۔ وہ انہیں ایک آیتہ بنا

وہ ایک نشان ہوتے ہیں۔ اور پھر انکی صداقت کے نشان کے طور پر دکھائے جاتے ہیں۔

اسی طرح پر وہ راستباز جو اس بستی میں آیا۔

ایک آیت اللہ تھا۔

اسکو اللہ تعالےٰ نے نشان بنایا۔ اور پھر اسکی سچائی کے لیئے اسقدر نشان دکھائے کہ میں اب کہتا ہوں کہ

تم سب جو یہاں ہو اسکی سچائی کا نشان ہو

ہر ایک شخص تم میں سے اسکی سچائی کا نشان ہے تم نے اس بات کو نہیں سنا۔ جب خدا تعالےٰ نے اس تمہارے آنے کے متعلق کہا۔ وہ آواز ایسی کان میں پہونچی اور پھر اس نے تمہارے یہاں آنے سے بہت پہلے اسکو سنایا۔

(حضرت خلیفۃ المسیح کا اس امر سے یاتون من کل فج عمیق کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلانا مقصود تھا۔ ایڈیٹر)

ہاں میرے کان میں بھی خدا کی آواز اسی کے ذریعہ پہونچی۔ اور پھر اسی طرح ہو کر رہا۔

اس کی صداقت کے اللہ تعالےٰ نے مجھے بہت سے نشان دکھائے تھے جنہوں نے مجھے کامل یقین دلایا کہ

وہ خدا کی طرف سے آیا ہے

میں ان نشانات میں سے جو مجھ پر اسکی سچائی کے ظاہر ہوئے ایک تمہیں سناتا ہوں۔ میں ان دنوں جموں میں ملازم تھا۔ میرا ایک داماد عبدالواحد غزنوی ہے۔ میں مولوی عبداللہ غزنوی کا مرید نہیں۔ مگر مجھے ان سے محبت تھی۔ اسی محبت کیوجہ سے میں نے انکے ایک لڑکے کو اپنی ایک لڑکی بیاہ دی وہ ہمارے پاس رہتا تھا۔ اور پڑھتا تھا ایک وہ شخص تعلیم یافتہ پڑھ لیا تھا۔ وہ طب پڑھتا تھا وہ شخص اب بھی زندہ ہے۔

قدرت الٰہی کا عجیب نقشہ ہوتا ہے۔ ایکدن اس نے پوچھا کہ عبدالحق غزنوی کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ نیک آدمی ہے۔ پھر اس نے پوچھا کہ کیا وہ مفتری ہے؟ میں نے کہا۔ ہوں، اسے مفتری نہیں سمجھتا (یہ حسن ظن کا نتیجہ ہے۔ جو حضرت کی فطرت میں ہے۔ ایڈیٹر)

تب اس نے کہا کہ عبدالرحمٰن لکھو کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے کہا کہ وہ بھی مفتری نہیں۔

اسپر اس نے کہا کہ مرزا۔ عبدالحق۔ عبدالرحمٰن جب مفتری نہیں۔ تو پھر یہ کیا بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کسی کے کان میں کچھ کہتا ہے۔ اور کسی کے کان میں کچھ۔

میں تو ایسے خدا کا قائل نہیں ہو سکتا

اس کی یہ بات سن کر میرے دل کو بہت دکھ ہوا کہ اس نے ہمارے ڈیرے میں رہ کر اور ہمارا شاگرد ہو کر ایسا بے ادبی کا کلمہ بولا۔ میرا دل گھبرایا اور میں اٹھکر اندر چلا گیا۔ اور اسی حالت میں معاً مجھے غیر طبعی نیند آئی اور اس میں مجھے بتلایا گیا۔ کہ مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے؟ یہ کہ اونہوں نے قادیان کو دمشق کہا ہے۔ اس وقت اس امر پر اعتراض تھا۔) اس کے جواب میں مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ۔

آج ہم نے سبکو مجاز بولنے پر مجبور کر دیا ہے

اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔ طبیعت کی کوفت جاتی رہی۔ اور میں باہر چلا آیا اور آکر کہا۔ کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ اور ان لوگوں سے کہا کہ اعتراض تو مجاز کا ہے۔ افترا کا نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ آج ان سب کو ہم نے استعارہ پر مجبور کر دیا ہے۔ میرے ساتھ ان لوگوں کی خط و کتابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ جسطرح پر چاہیگا۔ اس حقیقت کو کھولیگا۔

کچھ دن گذرے عبدالحق غزنوی کا خط میرے نام آیا اس سے پہلے کبھی اس کا کوئی خط میرے نام نہیں آیا تھا۔ میں نے اسے دیکھکر عبدالواحد اس طفیلی کو کہا کہ آج یہ پہلا خط ہے۔ اور یہ میرے الہام کی تصدیق کرتا ہے۔ اسے تم آپ کھولو انہوں نے کھولا اور پڑھا تو اس میں لکھا تھا۔

خربت خیرا ای قادیان

یہ اس نے اپنا الہام لکھا جس میں قادیاں کا نام خیبر رکھا گیا ہے میں نے کہا جب یہ قادیاں کو خیبر کہتا ہے تو دمشق کہنے میں کیا ہرج ہے۔ عبدالواحد نے فوراً لکھدیا کہ یہ خوب داغ ہے میں نے کہا کہ نہیں۔ تم اس کا الٹ کرو۔ وہ جانتا تھا۔ کہ عبدالرحمٰن لکھو کے والے محتاط ہیں۔ وہ اگر خط لکھیں گے تو سوچ سمجھکر لکھیں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ بڑی طاقت ہے۔ اس کا بھی دوسری تیسری ڈاک میں خط آگیا۔

اونہوں نے مجھے لکھا کہ ہم تمہیں اچھا سنتے تھے۔ مرزا صاحب کے ساتھ تمہارے تعلق سے رنج ہوا ہم نے اللہ سے توجہ کی کہ اس معاملہ کو صاف کر دے اسپر جو الہام ہمیں ہوئے ہیں۔ وہ بلاکم و کاست نیچے لکھدیے ہیں۔ پھر نیچے وہ الہامات لکھتے تھے۔ انہیں سے ایک یہ تھا۔

ماسمعنا بہذا فی ملۃ الاخرۃ

یہ کفار کا قول ہے۔ جو اونہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں آپ کی تعلیم متعلق کہا۔ اور اعتراض کیا۔ پھر خود ہی انکو دبدبا پڑی کہ یہ تو ہمیں ابوجہل بتاتا ہے۔ ہو نہ ہو اس میں استعارہ ہے۔ اس لئے اسکے معنے بتائے۔

ای الملۃ المحمدیہ

میں نے عبدالواحد سے کہا۔ اب بتاؤ تیرہ سو برس میں یہ معنے کسی نے نہیں کئے۔ اس پر اس نے کہا۔ کہ آپ تو معذور ہیں۔

اس واقعہ سے وہ شخص جس نے کہا تھا۔ کہ میں ایسے خدا کا قائل نہیں۔ بول اٹھا کہ میں تو خدا تعالیٰ کا قائل ہو گیا۔ مجھے اس سے بڑی خوشی ہے۔ وہ شخص اب بھی ہماری جماعت میں ہے۔ اور ایک مخلص دوست ہے۔

غرض خدا تعالےٰ نے مجھے بہت سے نشانات دکھائے ہیں۔ اور تم سب اس راستباز کی صداقت کا نشان ہوئے۔

پس مولوی صاحب نے تحریک کی کہ میں یہاں نماز پڑھوں میں اپنے اخلاص کو دیکھتا تھا۔ کہ مخلصانہ وقت میسر آجاوے تو میں آؤنگا۔ پس خدا تعالےٰ نے مجھے وہ وقت دیا۔ اور میں یہاں آیا ہوں۔ میں نے اس

مسجد کی اینٹ رکھی تھی ۔ سو منت بھی میرے دل میں ، مسجد بنیانہ سے التقوی ہی مد نظر تھا ۔ اور یہی میری دعا تھی اور قرآن مجید کی یہ آتیں میرے سامنے تھیں وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰی ؕ وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۝ لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ ؕ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا ؕ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ ۝ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ ہَارٍ فَانْہَارَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عیسائی ابو عامر تھا اس نے ایک مسجد بنائی تھی ۔ عیسائی قومیں بڑی ہوشیار ہوتی ہیں ۔ اس نے دل میں تکیہ لیا کہ ایک مسجد بناؤ ۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو ۔ کہ بعض اوقات ندی نالے چڑھ جاتے ہیں ۔ اور غربا و ضعفاء آپ کی مسجد میں نہیں آ سکتے ۔ اس لئے ان کے لئے ایک مسجد بنائی ہیں ۔ حضور بطور تبرک ایک وقت کی نماز اس میں پڑھ لیں ۔ جب آپ نماز پڑھ لیں گے ۔ تو یہ مسجد متبرک ہو جائیگی ۔ اور مسلمانوں کی نگاہ میں معزز ہو گی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ بھی کر لیا ۔ مگر اللہ تعالے نے آپ کو اپنی وحی کے ذریعہ آگاہ کر دیا ۔ کہ انکی غرض و غایت کیا ہے ۔ اور آپ پر وحی ہوئی وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا الخ یعنی اس مسجد کے بنانے والوں کا منشا دکھہ دینے اور کفر کا ہے ۔ اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا مقصود ہے اور یہ غرض ہے ۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جن لوگوں نے جنگ کی ہے ۔ ان کیلئے کمین گاہ بنا دیں ۔ اور یہ قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں ۔ کہ ہمارا مقصود نیکی ہے ۔ اور ہم حسنیٰ چاہتے ہیں ۔ مگر یاد رکھو

وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ

میں نے بھی اس مسجد کی اینٹ رکھی ہے ۔ اور میرے سے جو بھی پیارے نے بھی رکھی ۔

میرے دل میں تقوی تھا میں نے ضرر کے لئے نہیں رکھی اور کسی شر یہ کے آئندہ جانشین ہونے کے لئے نہیں رکھی یہ پتہ پیچھے ملیگا ۔

میری غرض تقوی ہے ۔ اگر اس غرض کے لئے نہ ہوتی تو اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا اس مسجد ضرار میں کبھی کبھی بھی کھڑا ہو ۔ مگر تم دیکھتے ہو ۔ کہ میں

اس مقام پر کھڑا ہوں

اس لئے کہ میں نے کسی کپٹ اور لحاظ کے لئے اینٹ نہیں رکھی ۔ اگر ایسا ہوتا تو میں نہ اینٹ رکھتا اور نہ یہاں کھڑا ہوتا ۔ میں نے پہلے دن تقوی پر اس کی اینٹ رکھی ہے ۔ اور اب اسی سنت کو پورا کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں ۔

اور دعا کرتا ہوں کہ

اس مسجد میں کون ہونگے ؟

وہی ہونگے جن کو ضرورت ہے ۔ اور جو پسند کرتے ہیں ۔ کہ مقدس ہوں اور خدا تعالے مقدسین ہی کی جماعت کو پسند کرتا ہے ۔ تم میں سے جو سچے دل سے چاہیگا ۔ کہ مطہر اور پاکیزہ بن جاوے اللہ تعالے اسے ضرور پاکیزہ بنا دیگا ۔

یاد رکھو جس مسجد کی بنا تقوی پر رکھی گئی ہے ۔ اللہ تعالے کی رضا مندی پر رکھی ہے ۔ وہ بڑی نیکی مسجد ہے مگر جس کی بنا کھائی کے کنارے ہو وہ گر جائیگی اور بنانے والے کو بھی ساتھ لے جائیگی ۔

پس میں اللہ تعالے کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اس کی بنا اللہ کی رضا کے لئے رکھی ہے ۔ اور تقوی پر رکھی ہے ۔ وہ غریب نواز ہے مجھ پر اس کے بڑے بڑے کرم ہیں وہ مجھے ایسی جگہ کھڑا نہیں کریگا ۔ جو اسکی رضا کا مقام نہ ہو ۔ میری دعا تھی کہ اس مسجد کی بنا تقوی پر ہو تیرے محبوب بندے تیرے دین کے خادم عمل کرنے والے قرآن کے خادم ہوں ۔ آمد و رفت کرنے والوں میں تقوی کوٹ کوٹ کر بھری ہو ۔ اور جانشینوں میں بھی

تقوی اللہ ہو

میں اب بھی کرب سے دعا کرتا ہوں اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ کہ میں کرب سے دعا کرنے والوں کی سنتا ہوں میں یہ اللہ تعالی کا فضل سمجھتا ہوں ۔ ہاں اسی کا فضل ہے ۔ کہ اس نے مجھے جو کرب دیا جو دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہوتا ہے ۔ اور میں اپنے آپ کو اور نہیں خوش وقت سمجھتا ہوں ۔ یاد رکھو ہماری نسبت اور ہمارے کاموں کی نسبت لوگ کیا کیا منصوبے کرتے ہیں ۔ کرتے رہو میں خدا کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ میری چٹان سے جو سر ماریگا ۔ اسکا سر ٹوٹ جاویگا ۔

اب میں خدا تعالے کے پاک لوگوں کا نام تبرکاً سناتا ہوں ان میں سے ایک نوح تھے ۔ اللہ تعالے نے نوح اور اس کے ساتھ والوں کی دعا کو سنا اور انہیں کرب عظیم سے نجات دی اور ان کے مکذبین پر انہیں نصرت دی اور بالآخر ان کے مخالفوں کو غرق کر دیا ۔

یہ ایک راست باز اور اس کے ساتھ والوں اور ان کے مخالفین کے انجام کی نظیر ہے

اسطرح پر حسب معمول حضرت نے قرآن مجید کے اس رکوع کا درس دیا حضرت سلیمان اور داؤد علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے ایک کھیت کے معاملہ میں فیصلہ کیا حضرت سلیمان کو اس کے متعلق سمجھ آگئی اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ بعض اوقات اللہ تعالے چھوٹوں کو ایک بات سمجھا دیتا ہے ۔ داؤد علیہ السلام کی زرہ کے ذکر پر فرمایا دیکھو ۔ میں تمہیں اس زرہ کا پتہ دیتا ہوں ۔ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی ہے ۔ جو ہر مصیبت کے وقت اور ہر دکھہ کے وقت میں محفوظ رکھتی ہے ۔ وہ زرہ اسلام ہے ۔ ہاں وہ میرے ہاتھ میں ہے ۔ وہ

یہہ قرآن کریم ہے ۔

میرا یقین ہے مجھے کامل تسلی ہے ۔ کوئی کتاب اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی کوئی باطل پرست اس کتاب کے فہم والے کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔ خدا تعالے مجھ سے وعدہ

دور کہا ہے۔ کہ اگر قرآن کریم کا کوئی ترجمہ پر اعتراض کریگا۔ تو ہم اُسی وقت اس کا جواب سمجھا دینگے میں نے اپنی زندگی میں بارہا اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تقویٰ کے مقام پر کھڑا ہو کر میں نے افترا نہیں کیا۔

رکوع ختم کرنے کے بعد آپ نے فرمایا پھر میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ خدا سے میرے لئے دعا کرو اس مسجد کو متقیوں کی مسجد بنا دے اس میں نماز پڑھنے والوں کو مطہر بنا دے۔ جو لوگ اس کے متمم ہیں۔ ان کی غلطیوں کی اصلاح کرے اور انکی صحیح باتوں کو ترقی دے۔ اور صدموں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اس کے بعد آپ نے بہت لمبی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کو ہمارے حق میں قبول فرما دے۔ آمین

ندوۃ العلماء اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ

ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس کے متعلق ضروری مضامین میں نے اس کے جلسہ سے پہلے شائع کر دیئے تھے میرا خیال تھا۔ کہ ندوۃ العلماء کے اراکین اور معاونین نیکدلی اور اخلاص کے ساتھ غور کرینگے۔ لیکن ندوہ کے اس اجلاس نے کوئی نمایاں تبدیلی نہیں دکھائی مجھے ندوۃ کے جلسہ پر ریمارک کرنا اسوقت مقصود نہیں اس معاملہ میں اہلحدیث نے جو کچھ لکھا ہے وہ کافی ہے۔ مجھے اسوقت صرف مندرجہ عنوان مضمون پر کچھ لکھنے کی ضرورت پیش ہے۔ اور وہ بھی اس لئے کہ سید عبد السلام صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن خادم المسلمین نے پیسہ اخبار میں اس کے متعلق حال میں ایک تحریر شائع کی ہے۔

وہ لکھتے ہیں۔ کہ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فارسی ترجمہ شبلی صاحب اردو میں کریں اور اگر شاہ صاحب کے فارسی ترجمہ کو اردو کے قالب میں ڈھالنے کے وقت زاید الفاظ لکھنے کی حاجت ہو تو ان الفاظ کو خطوط وحدانی میں وہ لکھ سکیں۔ اور جب اردو ترجمہ طیار ہو جائے تو رائٹ آنریبل مولوی سید امیر علی صاحب کی وساطت سے انگلستان میں اسکا انگریزی ترجمہ لکھوایا جاوے اور وہ سیل کے دیباچہ کے جواب کے علاوہ بعض جگہ قرآن مجید کے مطالب کو واضح کرنے اور مخالفین کے اعتراضات کو اٹھانے کے لئے مفید حواشی بھی لکھ دیں وغیرہ وغیرہ۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت تو ایک عرصہ سے محسوس ہو رہی ہے۔ اور اسی سوال کو مختلف انجمنوں نے وقتاً فوقتاً اٹھایا مگر یہ سوال جہاں تھا وہیں رہا۔ انجمن حمایت اسلام میں بھی ایک دفعہ یہ سوال اٹھا اور کچھ روپیہ بھی جمع ہوا۔ مگر ہنوز روز اول اب ندوۃ نے اس سوال کو چھیڑا ہے۔ دیکھا جائے کیا ہوتا ہے

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کے لئے جو تجویز سید عبد السلام نے پیش کی ہے۔ میں اسکو ندوۃ ہی کی تحریک کہونگا۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ بعض کاموں کو پبلک کرنے کا ایک یہ بھی طریق بعض لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اور جبکہ ندوۃ کے اجلاس دہلی کے محرک خادم المسلمین تھی۔ تو خادم المسلمین کے اسسٹنٹ سکرٹری کی تحریک کوئی وجہ نہیں۔ کہ ندوۃ ہی کی تحریک نہ سمجھی جاوے۔ مجھکو رائٹ آنریبل سید امیر علیصاحب بالقابہ کی قابلیت اور تعزز کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مگر جس امر کو میں واضح کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ مسلمان محض نمایش کے طریق کو چھوڑ دیتا اگر انہوں خالصتاً لوجہ اللہ کوئی کام کرنا ہے۔ تو اسکے لئے وہ بڑے سے بڑے آدمی جو دنیا میں ہوں تلاش نکریں بلکہ وہ ان روحوں کی تلاش کریں جو قابلیت اور اہلیت کے علاوہ دردمند دل اور اخلاص رکھتے ہیں۔ سید امیر علیصاحب معتزلہ خیال کے بزرگ ہیں اور کچھ شک نہیں۔ کہ وہ سیل کے دیباچہ کا جواب یا قرآن مجید کے بعض مطالب کی توضیح اور تشریح کی خاطر اگر حواشی لکھنے کی خدمت منظور بھی کرلیں تو اس میں وہ بات ضرور ہوگی جو معتزلہ خیالات کی جھلک لئے ہوئے ہونگے۔ اس سے یہ نتیجہ نہ نکال کیا جاوے کہ میرا یہ منشا ہے۔ کہ ندوۃ اس کام کو ہمارے سپرد کر دے اس لئے کہ ندوۃ کے اراکین میں ابھی وہ وسعت خیال پیدا نہیں ہوئی۔ اور ہمارے یہاں جو قرآن مجید کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ اور ایک سال سے زاید عرصہ سے ایک کام ہو رہا ہے۔ وہ کسی نمائش کے لئے نہیں۔ بلکہ محض اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے ہو رہا ہے اور جس طرز پر وہ کام ہو رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ وہ مفید اور بابرکت ہوگا۔

سید عبد السلام صاحب کی تجویز سے یہ بھی معلوم ہوتا کہ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کسی انگریز سے کرایا جاویگا۔ کیونکہ سید امیر علیصاحب تو صرف اپنے دیکھیں گے سو ایک شخص جو عربی کا عالم نہیں۔ اور قرآن مجید کا فہم نہیں رکھتا وہ خواہ کیسا ہی اہل زبان کیوں نہ ہو۔ ادائے مطلب پر قادر نہیں سکتا۔

اس لئے قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ کرتے وقت ضرورت ہے اس امر کی کہ مترجم انگریزی اور عربی دونوں زبانوں کا عالم ہو۔ اور یورپ کی ان تمام تصنیفات پر اسے نظر ہو۔ جو اسلام کے متعلق اس نے شائع کی ہیں تاکہ موقع بہ موقع ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے۔ جو یورپ کے عیسائی مصنفوں نے اسلام پر کئے ہیں۔ علاوہ بریں قرآن مجید کے ترجمہ کے ساتھ ایک مبسوط دیباچہ لکھنے کی ضرورت ہے جس میں قرآن مجید کے متعلق ان تمام اعتراضات کا جواب ہونا چاہئے جو وہ قرآن مجید کی ترتیب وغیرہ کے متعلق کرتے ہیں یہ مضمون بڑی وسعت اور وضاحت سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

میرا اپنا خیال نہیں۔ یقین ہے کہ ریویو آف ریلیجنز کے قابل ایڈیٹر نے ریویو میں اس قسم کے مضامین پر ایک تفصیلی اور نادر بحث کی ہے۔

یہ ترجمہ قرآن مجید کے وقت ریفرنس کی کتابوں کا کافی ذخیرہ موجود ہونا چاہئے جہاں ایک طرف معترضین کی ہر قسم کی کتابوں کا ذخیرہ چاہئے وہاں اسلامی کتب خانہ بھی بکار ہے۔

غرض قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی ضرورت اس ترکیب سے پوری نہیں ہو سکتی جسطرح سید عبد السلام صاحب

یا ندوۃ اسکو پورا کرنا چاہتا ہے۔ کہ پہلے شاہ صاحب کے ترجمہ کو نصیحی صاف اردو میں کریں اور پھر ولایت میں اس کا ترجمہ کسی انگریز سے کرایا جاوے اور سید امیر علی صاحب بالقابہ اس کی نگرانی کریں یا ہکو تحقیق نہیں میرا خیال ہے۔ کہ اس طریق سے کیا ہوا۔ ترجمہ کوئی مفید اور مبارک نتیجہ نہیں کر سکتا اگر ندوۃ محض اخلاص سے اس کام کو کرنا چاہتا ہے اور مسلمانوں میں محض نمائش کے لئے اس کام کو پیش کرنا مقصود نہیں تو وہ سوچ سمجھکر قدم اٹھائے۔

بہر حال کرنیل سردار محمد اسمٰعیل خانصاحب کی اولوالعزمی قابل تعریف ہے کہ انہوں نے اس نیک کام کیلئے پوری مدد دینے کا وعدہ کیا ہے اللہ تعالےٰ انہیں نیک جزائے خیر دے۔ بالآخر امید ہے کہ ندوۃ اس کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کی مشکلات پر کافی غور کرے گا۔

حکیم فضل الدین مرحوم

ہمارے مہربان اور عزیز دوست حاجی حافظ حکیم فضلدین صاحب احمدی بھیروی مہاجر کئی ماہ کی لمبی علالت کے بعد ۸۔ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ۱۲ بجے دن کے اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنے مالک حقیقی کے پاس چلے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کئی مہینوں سے سوزش پیشاب اور درد گردہ سے سخت تکلیف میں تھے۔ برائے تشخیص مرض آپ کو لاہور بھیجا گیا۔ جہاں ڈاکٹروں نے معلوم کیا۔ کہ یہ تکلیف سنگ مثانہ کے سبب سے ہے۔ چنانچہ پتھری نکالی گئی مگر ضعف بہت تھا۔ اور درد ذات الجنب بھی شروع ہو گیا۔ اور اسی میں وفات پائی۔ جنازہ یہاں لایا گیا۔ اور ۹۔ اپریل کی صبح کو بعد نماز جنازہ مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ اللھم اغفر لہ وارحمہ۔ بیماری کی تکالیف کو جس حوصلہ اور استقلال کے ساتھ حکیم صاحب برداشت کرتے تھے۔ وہ انہیں کا کام تھا۔ لوگ دیکھ دیکھکر حیران ہوتے تھے۔ آخری بے ہوشی میں آیات قرآنی آپ کی زبان پر جاری تھیں۔ حکیم صاحب موصوف کے معالج ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اپنے خط میں جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں آیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں کہ حکیم صاحب مرحوم آخری دم تک رضا بقضاء تھے اور ایک اطمینان یافتہ دل لے کر اللہ کے حضور حاضر ہوئے۔ مرحوم حضرت مسیح موعود کے بہت پرانے خدام میں سے تھے۔ جماعت احمدیہ میں ایک مشہور عالم اور کارکن مدبر تھے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے کتاب فتح اسلام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۰ء میں ان کے متعلق لکھا ہے "حکیم صاحب ممدوح جس قدر مجھ سے محبت اور اخلاص اور حسن ارادت اور اندرونی تعلق رکھتے تھے میں اس کے بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ وہ میرے سچے خیر خواہ اور دلی ہمدرد اور حقیقت شناس مرد ہیں بعد اس کے جو خدا تعالیٰ نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجھے توجہ دی اور اپنے الہامات خاصہ سے امیدیں دلائیں۔ میرے یہ عزیز بھائی بغیر اس کے کہ میں ان سے ذکر کرتا۔ خود مجھے اس اشتہار کے لکھنے کے محرک ہوئے۔ اور اس کے اخراجات کے واسطے اپنی طرف سے سو روپیہ دیا۔ میں ان کی فراست ایمانی سے متعجب ہوں کہ ان کے ارادہ کو خدا تعالیٰ کے ارادہ سے توارد ہو۔ کیا وہ ہمیشہ در پردہ خدمت کرتے رہتے ہیں اور کئی سو روپیہ پوشیدہ طور پر محض ابتغاءً لمرضات اللہ اس راہ میں دے چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے"۔ حکیم صاحب مرحوم کے اس اخلاص کا یہ فوٹو ہے جو کہ انہوں نے اس سلسلہ کے آغاز میں دکھایا اس کے بعد دن بدن انہوں نے اخلاص و محبت میں ترقی کی ہمیشہ مخلوق کو راہ ہدایت پر لانے میں مصروف رہتے۔ بھیرہ میں روزانہ درس قرآن شریف دیا کرتے بالآخرۃ بھیرہ سے ہجرت کر کے قادیان میں ہی سکونت اختیار کی۔ اور یہاں بھی درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور بھیرہ میں جس قدر جائداد اپنی بنائی ہوئی تھی جس میں ایک شاندار حویلی شہر میں ہے اور باہر ایک قطعہ زمین اور ایک کنواں ہے۔ ہزار ہا روپیہ کی جائداد اپنی وصیت میں صدر انجمن کو ہبہ کر دیں اور اپنی زندگی میں ہبہ نامہ رجسٹری کروا دیا جزاء اللہ احسن الجزاء مرحوم قادیان میں مختلف دینی خدمات پر مامور و مصروف رہے مطبع ضیاء الاسلام ایک بڑی مدت تک چلایا جس میں اکثر کتب حضرۃ صاحب چھپائیں۔ مدرسہ کی ابتدائی حالت میں اس کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ کتب خانہ حضرت اقدس کے مہتمم رہے۔ حضرت صاحب کی اکثر دینی خدمات میں سرگرمی سے حصہ لیتے تھے۔ اور بالآخر اہتمام لنگر خانہ ان کے سپرد تھا۔ جس کام کو انہوں نے آخری وقت رہائش قادیان تک باوجود علالت طبع کے نہایت محنت اور توجہ سے سرانجام دیا۔ مرحوم و مغفور حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کے بچپن سے دوست تھے۔ اور اس دوستی کو انہوں نے آخر دم تک نہایت صدق اور اخلاص اور یک رنگی کے ساتھ نبھایا۔ حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح نے ایک دوست کے خط کے جواب میں لکھوایا کہ حکیم صاحب موصوف جان و مال سے ہمیشہ مجھ پر قربان رہے۔ مجھے ان کی جدائی کی بہت تکلیف ہے۔ میں ان کے لئے دست بدعا ہوں۔ اور دوستوں کو تاکید کرتا ہوں کہ ان کے لئے دست بدعا ہوں اور ان بیویوں کے متعلق ایسا انتظام کیا جاویگا۔ کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو اور میرے بعد میرے جانشین بھی انشاء اللہ ان کے ساتھ ایسا ہی حسن سلوک کرتے رہیں گے۔ مرحوم کی کوئی اولاد جسمانی نہیں ہوئی۔ لیکن اس قدر آدمیوں کو آپ نے اپنے روحانی فیض سے مالا مال کیا ہے کہ ان کے لئے صدقہ جاریہ دنیا میں قائم ہے آپ کی دو بیبیاں ہیں جن میں سے چھوٹی مرض الموت میں آپ کے پاس تھی۔ اور نہایت محنت اور جانفشانی سے آپکی خدمت میں مصروف رہی۔ اس عصمت خاتون کا بیان ہے۔ کہ حکیم صاحب کی زندگی اتنی ہی تھی۔ اور ان کے لئے مقدر تھا۔ کہ اب وہ اس دنیا کو چھوڑ جاویں۔ لیکن جو خدمت ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب نے اور دیگر احباب نے لاہور میں بحالت مرض حکیم صاحب کی ادا کی کوئی شائد اپنے پیارے بچوں کی بھی ایسی ہمدردی یہ مشکل کرتا ہوگا۔ اور بعد وفات نہایت عزت کے ساتھ ان کی تجہیز و تکفین کا سامان کیا۔ اور ایک [illegible] ریلوے اسٹیشن تک [illegible] کے ہمراہ ہوئی۔ ان کی اس [illegible] اللہ خدا [illegible] دی ہے

مجھے میرے غم کو بہت تسکین دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دے جنہوں نے مرحوم کی اس آخری خدمت کا حق ادا کیا۔ مرحوم گویا ان کو اس اخلاص کے اظہار کا موقعہ دینے ہی کیواسطے آخری وقت میں لاہور گئے تھے۔ یا مرحوم کو اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایسی محبت اور یگانگت تھی۔ کہ ان کی روح نے یہی چاہا کہ اپنے محبوب کی طرح زندگی کے آخری ایام لاہور میں جا گذارے اور وہیں اس مکان میں اس دنیا کو چھوڑ دے۔ جس میں حضرت کا وصال ہوا تھا۔ اور اسی طرح آپ کا جنازہ قادیاں لایا جاوے جس طرح حضرت کا لایا گیا تھا۔ حکیم صاحب موصوف، جز راقم کے نہ صرف ہموطن اور ہم محلہ تھے۔ بلکہ ایک سچی اور مخلص خیرخواہ دوست تھے۔ نہ صرف میرے بلکہ میرے والد صاحب مرحوم کے ساتھ بھی ان کو دوستی کا تعلق تھا والد مرحوم اپنے اکثر امور میں حکیم صاحب موصوف کے مشورہ ہی کو مفید جانتے تھے۔ اللھم رب اغفر لھما وارحمھما برحمتک یا ارحم الراحمین۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حکیم صاحب موصوف کو جنت میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان کیواسطے نماز جنازہ ادا کریں

عمرالدین شیر فروش احمدی سے اکثر احباب واقف ہیں کیونکہ احمدی بازار میں وہ دودھ بیچا کرتا تھا۔ گذشتہ ہفتہ میں وہ بھی اس دنیا سے چل دیا۔ احباب اس کو بھی نماز جنازہ کی دعائیں مزید شامل فرمالیں بعیاں . .

قطب الدین صاحب احمدی مرگامرت سری جو حضرت کے پرانے مریدین میں سے تھے۔ فوت ہوگئے ہیں ان کو بھی دعائے جنازہ میں شامل کریں۔ صوفی ابراہیم صاحب کو منصوری کی والدہ فوت ہوگئی ہے۔ ان کے واسطے بھی دعا کیجاوے

(ایڈیٹر بدر)

اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی صاحب کا بستر گم شدہ دفتر سکرٹری میں موجود ہے۔ جس صاحب کا بستر ہو۔ وہ بستر کی تفصیل سے مطلع فرمائیں۔ اور منگالیں۔

فرزند علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

طاعون کا حفظ ما تقدم

حضرت حق سبحانہ تعالےٰ قرآن مجید پارہ ۹ رکوع ۲ میں فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ یَضَّرَّعُوْنَ ۔ ترجمہ۔ جس بستی میں ہم نے پیغمبر بھیجا (اور لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو) وہاں کے رہنے والوں کو ہم نے سختی اور مصیبت میں مبتلا کیا۔ تاکہ ہمارے حضور گڑگڑائیں۔

ہر ایک عذاب اللہ تعالےٰ کے علم اور ارادے سے نازل ہوتا ہے۔ اور وہی خدائے قدیر اس کو ٹال سکتا ہے۔ اسوقت بھی لوگ اللہ تعالیٰ کے ایک مرسل حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی تنبیہ کے لئے عذاب طاعون بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ ہدایت پکڑیں۔ اپنی جماعت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل دعا کا صبح شام کم از کم تین تین بار پڑھنا لازم کیا ہے۔ اس کے علاوہ اپنی جماعت کو نماز تہجد ادا کرنے اور کثرت سے استغفار پڑھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ؕ

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۔

دوسرے لوگ بھی اگر اس دعا کا وظیفہ کریں۔ اور کثرت سے توبہ و استغفار کریں۔ تو شاید اس کی برکت سے طاعون سے محفوظ رہیں۔ مگر اصل علاج اُن کے لئے یہی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود پر بھی ایمان لائیں۔ جو لوگ حضرت مرزا صاحب کے متعلق تردد میں ہوں۔ اور اس معاملہ میں طلب حق کی تڑپ رکھتے ہوں۔ وہ مندرجہ ذیل طریق پر استخارہ کریں۔ اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کسطرح حضرت مرزا صاحب کی صداقت ان پر کھولتا ہے۔

اوّل توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں۔ جنکی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالےٰ سے دعا کریں۔ کہ اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں۔ کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد وقت ہونیکا دعوےٰ کرتا ہے۔ کیا حال ہے کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود۔ اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما۔ تاکہ اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے گمراہ نہ ہوں۔ اور مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے۔ تو اس کے انکار اور اس کی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جاویں۔ ہمیں ہر ایک فتنہ سے بچا کہ ہر ایک قوت تجھ ہی کو ہے۔ آمین۔

یہ استخارہ کم از کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے۔ اور بدظنی اس پر غالب آگئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے۔ جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہو۔ تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اس کے دل میں ہے اور پر ظلمت خیالات اپنی طرف اس کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

نوٹ یہ طریق استخارہ حضرت مسیح موعود کا اپنا فرمایا ہوا ہے۔

المشتہر
فرزند علی عفا اللہ عنہ ہیڈ کلارک قلعہ میگزین سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور شہر

اطلاع یاد رہے کہ اگر اس اشتہار کی مزید کاپیوں کی احمدی انجمنیں ضرورت سمجھیں تو وہ فرزند علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ فیروزپور کو محصول ڈاک بھیجکر یا مجرد اطلاع دیکر منگوالیں ۔۔

ریویو

رسالہ کفارہ

میرے محترم بھائی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر نے گذشتہ دسمبر میں اسلامی لیکچروں کے سلسلہ میں جو مسیحی لیکچروں کے جواب میں دیئے گئے تھے۔ مسئلہ کفارہ پر ایک لیکچر دیا تھا۔ اس لیکچر میں عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کی تردید عقلی و نقلی اور علمی دلائل سے کی ہے۔ اور نجات حقیقت بتا کر ثابت کیا ہے۔ کہ حقیقی نجات صرف اسلام ہی میں مل سکتی ہے۔ یہ لیکچر نہایت سلیس اور پر معنی عبارت میں لکھا گیا ہے۔ اس کا طرز بیان نہایت دلکش اور موثر ہونے کے علاوہ طبعی ظرافت کی چاشنی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس قسم کے رسالے ہزاروں کی تعداد میں مفت شائع ہونے چاہئے حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے کی پسندیدگی کے بعد میری کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ ۲/ قیمت پر دفتر بدر قادیان سے ملسکتا ہے۔ مفت تقسیم کرنے والوں کے لئے فی کاپی ۲/ رہے۔

اسرار شریعت جلد اول

یہ تین سو صفحہ کی عمدہ کاغذ پر عمدہ چھپی ہوئی کتاب حال میں مولوی محمد فضل صاحب چنگوی نے تالیف کی ہے۔ اس کا مضمون اس کے نام سے ظاہر ہے۔ کتاب مذکور میں کتاب الطہارت و کتاب الصلوٰۃ و کتاب الزکوٰۃ کے جملہ مسائل کے حقایق او فلسفہ کو بیان کیا ہے۔ لایق مصنف کی یہ خدمت نہایت قابل قدر ہے۔ عصیا بر یہ کتاب مولوی محمد فضل صاحب سے بمقام ڈاکخانہ چنگا بنگیال تحصیل گوجرخاں سے درخواست کرنے پر مل سکتی ہے۔ اس کتاب کی خریداری سے مولف کو اسی سلسلہ میں دوسری جلد شائع کرنے کے قابل بنانے کی کوشش کرنا ہے اس لئے میں سپارش کرتا ہوں کہ یہ کتاب کم از کم ہر شخص کو پڑھنی چاہیئے +

سوانح عمری بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ سوانح عمری میرے مکرم بھائی ماسٹر محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے میری ہی تحریک پر لکھی ہے۔ اس میں بابا نانک صاحب کے حالات زندگی کو نہایت خوبی اور قابلیت سے جمع کیا گیا ہے۔ ماسٹر محمد یوسف صاحب سکھ نو مسلم ہیں اور انہوں نے سکھ ازم کے ہندی لٹریچر کو خوب غور سے پڑھنے کے بعد اسلام قبول کیا ہے۔ انکے قلم میں ایک خاص خوبی اور انکے طرز بیان میں ایک جدت ہوا کرتی ہے۔ یہ سوانح عمری ایک خشک مضمون نہیں ہی بلکہ انکو انہوں نے ایک دلچسپ کتاب بنانے میں پوری کوشش کی ہے۔ اس کتاب کو سکھوں میں مفت تقسیم کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اگر احباب توجہ کریں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ کتاب کی قیمت ۸/ ہے۔ دفتر نور قادیان میں درخواست کرنے سے ملیگی۔ ماسٹر صاحب ایسے مہا پرشوں کی سوانح عمریوں کا ایک سلسلہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ انہیں اس قابل بنانے کے لئے اس کتاب کی اشاعت کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے۔

مکتوبات مولانا محمد یعقوب صاحب

اس نام کا ایک مجموعہ مطبع احمدی علی گڑھ کا چھپا ہوا الحکیم امیر احمد صاحب عشرتی صدیقی نانوتوی مقیم علی گڑھ نے شائع کیا ہے۔ مولانا محمد یعقوب چشتی صابری مدرسہ عربیہ دیوبند کے اول مدرس تھے۔ اس میں ان کے مکتوبات ہیں جن میں طریقہ اشنائی امدادیہ صابریہ چشتیہ مع مسائل شرعیہ وغیرہ درج ہیں۔ قیمت ۴/ علاوہ محصولڈاک ہے تصوف کے شوقین انہیں ضرور پڑھیں۔ مولف سے علیگڈھ کے پتہ سے ملسکتی ہے۔

اطلاع - میری تیار کردہ سرمہ عجیب کے مفید عام ہونے میں اگر کسی کو کچھ شک ہو تو پہلے ⅟ بھیجکر نمونہ منگا کر آزما کر پھر وی پی کی درخواست کریں قیمت فی تولہ عہ/ راقم محمد یمین احمدی از اتہ مانسہرہ ضلع ہزارہ

دیسی کلنڈر

۱۹۱۰ء مرتبہ نیاز علی خاں امرتسر۔ ہر شرفاء کے مکانوں میں انگریزی کلنڈر سامنے لٹکے رہتے ہیں۔ جن سے ہر مہینہ کی تاریخوں۔ دنوں تعطیلوں وغیرہ کا پتہ لگتا رہتا ہے۔ اسی غرض سے یہ دیسی کلنڈر شائع کیا گیا ہے جس میں نہ صرف انگریزی بلکہ عربی ہندی کی ہندی قمری مہینوں کی تاریخیں وغیرہ درج ہیں ۔ملنے کا قادیان دفتر بدر سے مل سکتا ہے۔

ملاکا بید کی چھڑی

محمد یار اینڈ سنز مالکان سٹی سپورٹس ورکس سیالکوٹ شہر نے دفتر الحکم میں ملاکا بید کی ایک خوبصورت چھڑی جس پر چاندی کی منقش شام چڑھی ہوئی ہے۔ ریویو کے لئے بھیجی ہے +

چھڑی کی عمدگی کی دلیل کارخانہ کی وہ گارنٹی ہے۔ جو وہ ڈیڑھ سال کے لئے دیتا ہے۔ کہ اگر اس کی شام کی چاندی دور ہو جاوے تو وہ ذمہ وار ہے + کارخانہ مذکورہ میں ہر قسم کے ورزشی سامان بھی تیار کئے جاتے ہیں۔ میری دانست میں مسلمانوں میں تجارت کی روح پیدا کرنے کے لئے ایسے کارخانوں کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے۔ ہاتھ میں چھڑی رکھنی سنت انبیاء ہے جب کہ تھوڑی قیمت پر مضبوط اور خوبصورت چھڑیاں مل سکیں تو کیوں کارخانہ کا حوصلہ نہ بڑھایا جائے قیمتوں کی مفصل فہرست کے لئے مندرجہ صدر کارخانہ سے درخواست کی جاوے +

میلہ نوچندی میرٹھ پر تبلیغ

انجمن احمدیہ میرٹھ کے قابل اور پرجوش سکرٹری شیخ عبدالرشید صاحب نے امسال میرٹھ کے مشہور میلہ نوچندی پر تبلیغ کی تحریک کی اور میرٹھ کی جماعت کے سرگرم اور مخلص ممبروں کی تائید اور سعی سے میلہ میں ایسی جگہ پر اسلامی لیکچر گاہ خدا کے فضل سے تجویز ہوا۔ جو

عرض کریں کہ "عاجز اپنی ہوا و ہوس کی جہنم کو چھوڑ نہیں سکتا" ؎

ہمیں حرص دنیا است جان پدر
جہنم کزو داد فرقاں خبر

لہذا حضور خود ہی دعا فرماویں.. اور عاجز کو اسکی شامت اعمال کے گندے دوزخ سے بقصد نجات دلوا کر رضاء الٰہی کے ماتحت اپنی رضا میں لے لیں۔ یا اپنے اپنے حسب منشاء جو الفاظ بھی چاہے لکھیں پر یہ الفاظ للہ حضور خود ہی دعا فرماویں" جو الہامی طور پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے خود سکھلائے ہیں ضرور ہی تحریر کریں۔

جو احباب حضرت امیر المومنین کی خدمت عالی میں حاضر رہتے ہیں جسقدر ہو سکے بار بار بار بار...... دعا کے لئے درخواست کریں۔ اور بظاہر دور رہنے والے احباب کم از کم ہر روز ایک عریضہ مختصر کارڈ پر لکھدیا کریں۔ ہو سکے تو کارڈ چھپوا کر رکھ چھوڑیں ہر روز ایک ڈاک میں ڈالدیا۔

دعا کی سیڑھی پر چڑھنے اور حصول رضاء الٰہی کا دوسرا پہلو اور زبردست ذریعہ جسے اوس سبحانہ تعالیٰ نے اپنی بارگاہ عالی میں چلنے والے کیلئے پڑ فرمایا ہے۔ پھر جسقدر ہو سکتا ہے آپنے آقا و مولا رحمۃ العالمین خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم پر چلتے پھرتے۔ بیٹھتے۔ لیٹتے۔ درود شریف پڑہیں۔ وہ پیارا مولا کریم حقیقی موفق آپکو اعلےٰ سے اعلےٰ توفیق عطا فرما کر آپنے حسب منشاء تعمیل کرا دے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

نیز اگر برداشت ہو سکے تو آپنے لئے آپ دعا مانگنے کی بجائے حضرت امیر المومنین کی دعا کو عین آپنی دعا یقین کر کے اُسی پر آمین کہتے رہیں۔

اب عاجز آپنی ذات کیلئے آپنے پیارے بھائیوں کی گرامی خدمت میں ایک تکلیف دیتا ہے۔ نہ اسلئے کہ عاجز نے آپنے پیارے بھائیوں کی کوئی خیر خواہی کی ہے۔ عاجز نے جو کچھ عرض کیا ہے محض ارشاد الٰہی کی تعمیل کے لئے کیا ہے۔ اور آپنے فرض سے کبھی بھی ہرگز عہدہ برا نہیں ہو سکتا بلکہ عاجز تو اگر نہ صرف آپکے لئے بلکہ سارے جہان کیلئے اسقدر دعا میں مصروف رہے کہ کھانے پینے تک ترک کر کے اسی میں مر ہی جاوے تو بھی کوئی ذرہ بھر بھی الٰہی حکم کی تعمیل سے ہرگز ہرگز سبکدوش ہو ہی نہیں سکتا۔ اس ذریعہ سے نہیں بلکہ اس حیثیت سے کہ جب آدمی خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت روٹی کھاتا ہے تو بس مانند میں سے بقدر رحم کھا کے گنے کو بھی ٹکڑا ڈال ہی دیتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ اسی لحاظ سے بقدر رحم کر کے جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رحمت الٰہی مجسم کی عالیخدمت میں دعا کیلئے عریضہ لکھیں تو نیچے عاجز کے لئے بطور یاددہانی اتنا تحریر فرما دیں "ذرہ بمقدار عابد کے لئے دعا" یہ آپکا سلطنت بخشدینے سے بدرجہا بڑھکر احسان ہوگا۔ جسکا عند اللہ اجر پاوینگے۔

نیز جب درود شریف پڑہیں تو ایکدفعہ دن میں اور ایک دفعہ رات ہا در رات میں ایکدفعہ یا جب یاد آجاوے اس عاجز کیلئے یعنے عاجز نجاست مجسم کیطرف سے ہو کر آپنے آقا و مولا کے احسانات کو یاد کر کے دلی خلوص اور تپاک سے ایکدفعہ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰی دَائِمًا اَبَدًا دَائِمًا اَبَدًا۔

بس اتنا پورا اس طرح پڑھ دیا کریں۔

عاجز قوی سے قوی امید کرتا ہے اور اُسکے فضل پر اُمید کرتا ہے کہ عاجز کے پیارے عنایت فرمایاں عاجز نجاست مجسم کی اس درخواست کو آپنے پاک دلوں میں جگہ دے کر قبولیت کے تاج سے سرفراز اور ممتاز فرما دینگے ؎

اے آنکہ رہ بشرب مقصود بردۂ
زین بحر قطرۂ بمن خاکسار بخش

والسلام

مرسلہ حقیر عبداللہ میر عابد علی از بدوملہی ضلع سیالکوٹ

ضروری اطلاع

کارخانہ الحکم جن کے احباب کے ذمہ بقایا ہے اُن سب کو وی پی بھیج رہا ہے۔ اس واسطے اُمید ہے کہ احباب وی پی وصول فرما کر ممنون و مشکور فرماوینگے۔

منیجر الحکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن تشحیذ الاذہان قادیان کی چوتھی سالانہ رپورٹ

بابت سنہ ۱۹۰۹ء یا سنہ ۱۳۲۷ھ

یہ انجمن قریبًا سوا چار سال سے آپنا کام کر رہی ہے۔ اسکے اغراض میں پہلے بھی احباب کو بتا چکا ہوں۔ لیکن صرف اسلئے کہ بعض نئے احباب بھی آئے ہوئے ہیں۔ اس انجمن کی اغراض کو میں دوبارہ بیان کر دیتا ہوں۔

(۱) نوجوانان سلسلہ عالیہ احمدیہ کو تقریر و تحریر میں مشاق کرنا۔
(۲) اسلام کا نورانی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنا۔
(۳) اسلام پر خصوصًا سلسلہ عالیہ احمدیہ پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ اُنکا تہذیب سے جواب دینا۔
(۴) تاریخ اسلام سے لوگوں کو واقف کرنا۔

۱۔ اشاعت رسالہ تشحیذ الاذہان۔ یہ رسالہ سنہ ۱۹۰۶ء میں جاری ہوا ہے۔ پہلے سال میں سہ ماہی تھا۔ اور ایکسال کے بعد ماہوار کر دیا گیا تھا۔

سال گذشتہ یعنے سنہ ۱۹۰۸ء کے آخر میں اس رسالہ کے ۴۳۷ خریدار تھے۔ اسکے بمقابل اس سال زیر رپورٹ یعنے سنہ ۱۹۰۹ء کے آخر میں ۵۰۶ خریدار تھے۔ لیکن کل شام کو بفضلہ تعالیٰ خریداروں کی تعداد ۸۰۴ تھی انکے علاوہ کچھ پرچے مفت جاتے ہیں اور کچھ اخباروں کے تبادلہ میں گویا کل ۹۰۷ پرچے نکلتے ہیں۔

آمد و خرچ۔ سال گذشتہ یعنے سنہ ۱۹۰۸ء میں رسالہ کی آمد ۰-۵-۷۷۴ تھی اور خرچ ۹-۵-۸۷۶ اس حساب سے گذشتہ سال میں ۹-۰-۹۸ کا نقصان ہوا تھا۔ اسکے بمقابل سال زیر رپورٹ یعنے سنہ ۱۹۰۹ء میں کل آمد رسالہ ۰-۵-۱۴۰۲ ہوئی ہے۔ اور خرچ ۶-۰-۱۴۵۶ ہوا ہے اس حساب سے سال زیر رپورٹ میں ۶-۰-۵۴ کا نقصان ہوا اگر سنہ ۱۹۰۸ و سنہ ۱۹۰۹ کا نقصان ۳-۵-۱۵۲ ان ہر دو سالوں کے نقصان کے ساتھ ملا دیا جاوے تو یا بالفاظ دیگر یہ

نہایت بارونق اور عمدہ جگہ تھی۔

اس موقعہ پر جماعت میرٹھ کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار ایڈیٹر الحکم کو قادیاں سے اور جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو اور جناب مولوی غلام رسول صاحب کو لاہور سے شریک جلسہ ہونے کے لئے اجازت دی دہلی سے جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق شامل ہوئے۔ میر صاحب پہلے سے ہی وہاں پہونچ گئے تھے۔ میر صاحب کو خدا تعالےٰ نے آریوں کی چالوں سے ایسا باخبر کر دیا ہے اور آریہ سماج کے ساتھ مناظرہ اور مباحثہ کرنے کا ایک خاص طرز بخشا ہے۔

سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ میرٹھ نے مندرجہ ذیل اشتہار کثرت سے چھپوا کر شائع کر دیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آریہ سماج اور اسلام

اے حضرات اہل اسلام آپ کو کچھ خبر بھی ہے کہ آریہ سماج نے آپ کے پیشوا سردار انبیاء خاتم المرسلین شفیع المذنبین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک پر کسقدر بدزبانی اور گندہ دہنی سے حملے شروع کر رکھے ہیں۔ اور کسقدر توہین مذہب اسلام و کتاب اسلام و خدائے اسلام کی کرتے رہتے ہیں جس کے سننے اور دیکھنے سے ایک سچے مسلمان کا دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ اور پھر ان ناپاک کارروائیوں کا انتہا نہیں بلکہ دن بدن نہایت دلیری کے ساتھ ناجائز تحریروں اور تقریروں اور اشتہاروں اخبارات اور کتابوں کے ذریعہ مسلمانوں کی دل آزاری کی جاتی ہے۔ کیا ایسے حالات کو دیکھکر جبکہ ایک بیدہ دہن قوم کے حملے انتہا کو پہنچ گئے ہوں مسلمانوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ باہمی خانہ جنگیوں کو چھوڑ کر اپنے مقدس مذہب اسلام کی حمایت کریں اور ان تمام بیجا الزاموں جھوٹے افسانوں بے بنیاد بہتانوں کا جواب دیکر اپنے ہادی برحق رسول صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پاک کر کے دکھلا دیں۔ بیشک وقت آگیا ہے کہ سب مسلمان باہمی اختلافات کو چھوڑ کر متفقہ اور متحدہ کوشش سے اس طوفان بے تمیزی کو روکیں اس لئے چند غیور مسلمانوں نے خدا پر بھروسہ کر کے ارادہ کیا ہے۔ کہ ۸ و ۹ و ۱۰۔ اپریل کو عین میلہ نوچندی میں کوٹھی لالہ سوہنجند والی پر جو عین بالے میاں کے مزار کے سامنے واقعہ ہے۔ صبح شام دونوں وقت اسلام کی فضیلت اور مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دیا جائے۔ جس کے لئے بیرونجات سے لائق اور قابل لیکچرار تشریف لاتے ہیں۔ لہذا مناسب ہے ہر مسلمان جسکو ذرا بھی حمیت دین ہو اس ابتلا کو پاکران واعظوں اور لیکچروں سے مستفید ہونے کی کوشش کریں اور نیز دیگر اہل مذاہب بھی بشرق تشریف لا سکتے ہیں۔ والسلام

المشتہر

عاجز شیخ عبدالرشید سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ ساکن صدر بازار کمپ میرٹھ رنگساز محلہ

چونکہ آریوں نے بھی اپنا پنڈال بنایا تھا اور انہوں نے اسلام پر حملے کرنے کا خاص طور پر تہیہ کیا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے انہیں اپنے مقصد میں پورے طور پر نامراد رکھا۔ میر صاحب نے آریوں کے مذہب کی خوب حقیقت کھولی صبح و شام خوب جلسے ہوتے رہے۔ آریوں کو اعتراض کرنے کا بھی موقعہ دیا گیا۔ جن میں آخر انہیں خاموش ہونا پڑا۔

خاکسار ایڈیٹر الحکم نے الہامی کتاب کے متعلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر تقریریں کیں۔ اور نیز بتایا کہ اس وقت ضرورت ہے کہ مسلمانوں میں مذہبی جذبہ پیدا کیا جاوے اور وہ بڑے جوش اور غصہ کے رنگ میں نہو بلکہ مذہبی حرارت سے میری مراد یہ ہے۔ کہ انہیں قرآن مجید کو پڑھنے سوچنے اور اس پر عمل کرنے کا مذاق پیدا کیا جاوے اور مسلمانوں کو واقفت کیا جائے کہ بیرونی دشمن اسلام پر کس کس قسم کے حملے کر رہے ہیں۔ اور ان اعتراضوں کا جواب کیا ہے۔ اس اثنا میں پنڈت اندرمتی سے الہامی کتاب کے نشانات پر گفتگو بھی ہوئی۔ مولانا مولوی غلام رسول صاحب کے وعظ قرآن مجید کی حقانیت اور اسلام کے حقائق اور حسنات پر تھے جن کے ضمن میں آرین ازم کی تردید تھی۔ مولوی صاحب نے دہلی کے ایک منافق سماجی پنڈت ہری سنگھ کو آخری دن بہت ہی نادم کیا۔ اور آخر اسے اقرار کرنا پڑا۔ کہ میں اب کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ خواجہ صاحب کا لیکچر معجزات نبی کریم پر تھا یہ مضمون نہایت دلچسپی توجہ اور شوق سے سنا گیا۔ پیرو کل ایجوکیشنل کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں خواجہ صاحب کو قرآن مجید ہی کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلانے کے لئے ایک تقریر کا بہترین موقعہ ملا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے انہیں اس بیان میں کامیاب کیا۔

غرض ان لیکچروں اور تقریروں نے تین باتیں میلہ نوچندی میں واضح کر دی تھیں۔ اور عوام و خواص یہ کہہ رہے تھے۔

اول اسلام کی تبلیغ اور اشاعت کے لئے جو جوش اس قوم کے دل میں ہے وہ دوسروں میں پایا نہیں جاتا۔ ورنہ آجتک کبھی کسی انجمن یا فرقہ کی طرف سے اس موقعہ پر تبلیغ نہیں کی گئی۔ اور اب احمدیوں کی دیکھا دیکھی بھی کسی کو شوق پیدا نہوا۔

دوم قرآن مجید کے دقائق اور معارف بیان کرنے میں اور مخالفین کے اعتراضوں کے جواب دینے میں اس قوم پر خدا نے خاص طور پر اپنا فضل کیا ہے۔

سوم ہمارے مخالفین نے جو نفرت ہمارے سلسلہ کے متعلق پیدا کر رکھی ہے۔ وہ اٹھتی جاتی ہے۔

یہ کامیابی خدا کے خاص فضل کی دلیل ہے۔ میرٹھ کے سمجھدار اور اسلام سے محبت رکھنے والے اہل دل رئیس چاہتے ہیں۔ کہ کوئی موقعہ خاص طور پر نکال کر اسلامی لیکچروں کا ایک سلسلہ میرٹھ میں جاری کیا جاوے میرٹھ کے مسلمان روساء کا توجہ کرنا ایک نہایت قابل قدر اور عنداللہ قابل ..... ہوگی۔ فی الحقیقت اسکی ضرورت صرف میرٹھ ہی میں نہیں۔ بلکہ میری دانست میں ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں ضرورت ہے۔ اور میں نے اس کے متعلق اسی اخبار میں دوسری جگہ ذکر کیا ہے۔

بہر حال خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ تبلیغ نہایت کامیابی سے ختم ہوا اور آئندہ بہترین امیدیں ہیں۔

میں ختم کرتے ہوئے جماعت میرٹھ کی ہمت اور سعی کے اظہار کا اپنے دل میں جوش پاتا ہوں خصوصاً شیخ عبد الرشید صاحب سکرٹری انجمن مذکور نے جس ہمت سے تنہا اس کام کو سرانجام دیا کیونکہ انتظامی کام انہیں کے سپرد تھا۔ وہ انکی نہایت دور اندیش معاملہ فہم اور نکتہ رس طبیعت کا پتہ دیتی ہے۔ وہ تھکے نہیں اور گھبرائے نہیں۔ جلسہ کے ایام میں وہ اسلامی لیکچر گاہ ہی میں رہے۔ جہاں ہم اترے ہوئے تھے۔ اور پھر نہایت کفایت شعاری سے ہر کام کو کرتے رہے باوجود پیرانہ سالی کے اگر انہیں ضرورتاً شہر جانا پڑا ہے۔ تو بعض وقت دو دو تین تین چکر پیدل کئے اور انہوں نے گوارا نہیں کیا۔ کہ قومی فنڈ پر بوجھ ڈالا جاوے بہر حال انہوں نے نہایت اخلاص اور محبت اور جوش سے اس کام کو کیا ہے

دوسری جماعتوں کے سکرٹری کے لئے یہ نظیر قابل تقلید ہے۔ بالآخر دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ ایسی روح پیدا کر دے کہ ہمارے امام کی دعائیں ہمارے حق میں قبولیت کے آثار پیدا کریں۔ اور ہم تبلیغ و اشاعت دین کے لئے ایک خاص جوش اور دل لیکر اٹھیں۔

اعلان و اعتذار

اخبار الحکم کی پچھلی اشاعت میں اعلان کر دیا گیا تھا۔ کہ قادیاں میں پلیگ کیوجہ سے ممکن ہے کہ آئندہ اخبار وقت پر نکل سکے۔ پلیگ کا حملہ اس کے بعد شدید ہو گیا۔ الحکم کے پریس مین کی بیوی اور بہاوج یکے بعد دیگرے فوت ہو گئیں کاتب اپنے باپ کا تار آجانے کیوجہ سے چلا گیا۔ اور انکے ساتھ ہی ربیع کی کٹائی شروع ہو گئی پہلے ہی ... میں مزدوروں کا ... کیونکہ سلسلہ امیر تے شروع ہو جانے بتیرہ چودہ سال تک کے بچے بھی وہاں کام کرنے چلے گئے ہیں۔ اور فصل کی کٹائی نے اور بھی اپنا اثر کیا یہانتک کہ دگنی تنخواہ پر بھی ان ایام میں آدمیوں کا ملنا محال ہو گیا ماخبار کسی دوسرے شہر میں بوجہ جدید ڈیکلریشن

کے چھپ نہیں سکتا تھا۔ اس لئے نہایت مشکل سے یہ پرچہ شائع ہوا ہے اور اس کا اثر صرف الحکم تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ معزز ہمعصر بدر کو بھی اسی قسم کی معذرت کرنی پڑی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ سرپرستان الحکم اس تعویق کو ہمارے اختیار سے باہر خارجی اثر کے نیچے یقین کریں گے۔ ایڈیٹر۔

معزز ہمعصر نور کی معذرت

میرے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب

ایڈیٹر نور کو یکایک بنگہ ضلع جالندھر میں مع مکرمی ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب و میاں علم الدین صاحب فلاسفر مشہور منہ پھٹ یوگیندر پال آریہ کے مقابلہ کے لئے جانا پڑا۔ وہاں اس معزز نے جو کام کیا اور جس طرح پر اسلام کی فتح ہوئی۔ اور یوگیندر پال جیسے بدگو کو شرمندہ ہونا پڑا یہ ساری حقیقت پھر انشاء اللہ شائع کی جاویگی۔ سردست مجھے برادرم محمد یوسف نے مطلع کیا ہے۔ کہ میں ظاہر کر دوں کہ ۱۵ اپریل ۱۹۱۰ء کا پرچہ اسی سفر کی وجہ سے وہ وقت پر شائع نہیں کر سکے بلکہ بہ کچھ دیر سے شائع ہوا۔ جہاں دوسرے اخبارات اس عرصہ میں شائع نہیں ہو سکے وہاں نور کا بدیر شائع ہو جانا بھی قابل قدر ہے۔ بہر حال نور کے بدیر شائع ہونے کا یہ باعث ہے۔

قادیان میں پلیگ اور دار الامان کو

اس مرتبہ پھر قادیاں پر پلیگ کا حملہ ہوا مارچ کے دوسرے ہی ہفتہ میں بعض کیس ہو گئے تھے

اس پر بعض احباب کو خیال ہوا کہ ایسی حالت میں جبکہ یہاں پلیگ کی وارداتیں ہونے لگی ہیں۔ ایسا اجتماع جس میں ہزاروں آدمی جمع ہونگے شاید مناسب نہو مگر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کا التوا روا نہ رکھا۔ اور اسباب کے پہلو سے اتنا فرما دیا کہ شہر میں ہمارے مہمان فرش پر نہ سوئیں۔ اور رات کو وہ باہر مدرسہ کی زمین میں رہیں۔ اور اصل علاج کو اپنے ہاتھ میں لیا یعنی دعا کا وعدہ فرمایا۔

ما خدا ترس حقایق سے نا آشنا اور دعاؤں کے منکر ان

ان باتوں کو خوش اعتقادی کا نتیجہ قرار دینگے مگر ہم نے تو اس واقعہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور قبولیت دعا کے ایک دو نہیں سینکڑوں اور ہزاروں نشان بلا مبالغہ دیکھے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے لئے یہ نرالی بات نہیں حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ نے سنا اور یہ نہایت ہی شکر کی بات ہے کہ ہزاروں انسانوں کے مجمع میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کا کرشمہ دکھایا۔ جلسہ کے ایام میں کوئی واردات نہیں ہوئی۔ اور جلسہ کے بعد شہر میں اور وارداتیں بھی شروع ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے راستباز بندے اور مسیح موعود کے نام سے آنی والے امام کی جماعت پر فضل اور سلامتی کے رحمت کو نازل فرمایا۔ اور ہم جرین میں صرف ایک لڑکا اور ایک لڑکی کی وفات کا واقعہ ہوا۔ قادیاں کے باشندوں میں سے جو احمدی ہیں انہیں بھی دو تین سے زیادہ وارداتیں نہیں ہوئیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کا نشان اور ہمارے موجودہ امام کی دعوں کا ثمرہ ہے پس عام احباب اور جماعت کی اطلاع کے لئے یہ ظاہر کرنا ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے دار الامان میں ہر طرح سے اپنی رحمت اور غریب نوازی کی تجلی فرمائی ہے ہمارا امام اور اس کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے نیچے اس کی حمد کر رہی ہے۔

والله الحمد ظاهرًا و باطنًا اولاً و آخرًا

بنگہ میں رخصتی جلسہ

بنگہ ضلع جالندھر سے منشی رحمت اللہ سکنڈ ماسٹر

مڈل سکول بنگہ ایک مراسلت کے ذریعہ وہاں کے ہیڈ ماسٹر بابو عبد العزیز صاحب کے رخصتی جلسہ کی رپورٹ بھیجتے ہیں۔ کہ وہاں کے ہندو مسلمان نے مکرر بابو صاحب موصوف کے ترقی پر جانے کیوجہ سے تبادلہ ہونے پر انکی خوبیوں کا اعتراف کیا مولوی عبد العزیز صاحب نے تقریر کی جس کی تائید ایک روشن خیال ہندو پلیڈر نے جو جلسہ کے میر مجلس تھے کی میری دانست میں ایسے با اخلاق اہلکاروں کی خدمات کا اعتراف عمدہ بات ہے۔ اور انکی شکر گذاری کے فرض کے نیچے ہے۔ میں شکریہ یا شندوں کو ادا کرے

اس اظہار شکر گذاری کے خیالات پر مبارکباد دیتا ہوں اور بابو عبدالعزیز صاحب کو بھی کہ انہوں نے اپنے اخلاق سے ہندو مسلمانوں کو خوش رکھا۔

قابل افسوس اور قابل غور نتیجہ

میں نے نہایت افسوس کے ساتھ اس خبر کو پڑھا ہے کہ امسال پنجاب کے امتحان انٹرنس میں صرف ۵۰۰ مسلمان پاس ہوئے۔ اور کل کامیاب طلباء کی تعداد ۲۶۰۵ ہے۔ اسپر اخبار ہندوستان نے جو ریمارک کیا ہے۔ میں اس کے ساتھ بالکل متفق ہوں کہ سرکاری دفتروں میں لکھے پڑھے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ نہ جاہلوں کی۔ مسلمان اگر حقوق کی مساوات چاہتے ہیں۔ (اور ایسا چاہنا ان کے لئے قدرتی بات ہے۔ اور ان کا حق ہے) تو اس کے ساتھ تعلیم میں ترقی کرنا ضروری ہے۔ اور مسلمان لیڈر جو مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرتے ہیں۔ اس سوال پر غور کریں کہ مسلمانوں کے اس قدر ناکام رہنے کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ ملک میں اسلامی سکول جاری ہو چکے ہیں۔ اور ہو رہے ہیں۔ پھر بھی مسلمان طلباء کی تعداد میں اسقدر کمی نہایت غور طلب امر ہے۔ اگرچہ یہ شبہ کرنے کی گنجائش ہے کہ ہندو ممتحن مسلمانوں کے ساتھ شاید خاص سختی کا معاملہ کرتے ہوں مگر پھر بھی طلباء کی شمولیت میں کمی ضرور قابل افسوس ہے۔ اسوقت ضرورت ہے۔ اس امر کی کہ مسلمانوں میں تعلیم کو لازمی کرنے کی تجاویز پر کوئی غور کیا جاوے۔

قدرت ثانیہ اور اسکے مظاہر

حضرت مسیح موعود مغفور نے اپنی کتاب الوصیۃ میں قدرت ثانیہ کے لئے خدا تعالےٰ سے وحی پاکر یہ خبر شائع کی تھی کہ حضرت کے وصال کے بعد اپنے وقت پر قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ قدرت ثانیہ فی الحقیقت ایک زبردست قدرت ہوگی۔ اور اس کے ظہور کے ساتھ خدا تعالےٰ کی قوت و قدرت کے عجیب عجیب انکشافات ہونگے۔ چونکہ یہ عظیم الشان وعدہ اسی قوم کو جو احمدی کہلاتی ہے۔ اس کے پاک اور مطہر باقی اور امام کے ذریعہ سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دیا گیا ہے۔ اس لئے بالطبع ہر شخص اس کے ظہور کا خائق اور آرزو مند ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ بعض اوقات اس قسم کی پیش گوئیاں ایک ابتلا کا موجب ہوتی ہیں۔ اور اخبار نویس کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی قوم کو ان امور سے جو اسکی نظر میں ٹھوکر کے پتھر ہو سکتے ہوں آگاہ کرنے کی کوشش کرے اور ان باتوں کی طرف جو ہر قسم کی ترقی کیلئے مینار روشنی ہوں۔ ہدایت کرے اس لئے میں اس مضمون پر وقتاً فوقتاً قوم کو توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کا سلسلہ ایسا سلسلہ ہے۔ کہ اس کی تعداد کم و بیش ہر فطرت انسانی میں موجود ہے۔ اس لئے کہ بدوں اس کے وہ نبوت کے ماننے کے لئے مکلف نہیں ہو سکتی لیکن مکالمات اور مخاطبات کے متعلق حضرت مسیح موعود مغفور نے حقیقت الوحی میں جو کچھ لکھدیا ہے وہ اس قابل ہے۔ کہ ہمارے وہ دوست جو اللہ تعالیٰ سے اس فضل اور فیض کو پاتے ہیں ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ میں جو حضرت مسیح موعود مغفور کی تقریروں اور تحریروں کو قریباً چودہ سال سے چھاپنے اور شائع کرنے کے کام سے بہرہ اندوز ہوں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حضرت نے مکالمات اور مجرد الہامات کو کبھی وقعت نہیں دی بلکہ آپ ہمیشہ اس تعلق کی قدر کرتے جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے ہونا چاہیئے جس کے بعد عبودیت حقیقی کے جوہر عیاں ہوتے ہیں بعض دوستوں نے ہاں مکرم اور فاضل دوستوں نے کبھی خواہش ظاہر کی کہ ہمیں بھی یہ سلسلہ جاری ہو جاوے تو آپ نے ان کے اس استدعا کی قدر نہیں کی۔ اسے کوئی اعلیٰ مقصد انسانی خلق کا نہیں سمجھا اس قسم کے واقعات الحکم میں شائع ہو چکے ہیں۔ پھر الہامات کی بنا پر بعض لوگوں کو جو مشکلات اور ابتلا پیش آئے انکی نظیریں بھی ہمارے دوستوں کو یاد ہیں۔ عبدالحکیم اور چراغدین کے الہامات کا کیا حشر ہوا؟ بہرحال انسانی تخلیق کی غرض یہ نہیں کہ اسے الہامات ہونے لگیں۔ بلکہ یہ کہ وہ ایک اعلیٰ درجہ کا تزکیہ نفس حاصل کر کے مقام صدق پر ہو کر اسلمت لرب العالمین کہہ سکے۔ میری غرض اس وقت یہ ہے۔ کہ اسوقت بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جنکو الہامات کا دعویٰ ہے۔ اور ہمیں کم از کم ان پر حسن ظن کر کے یہ کہنے کا حق حاصل نہیں۔ کہ انہیں مفتری کہدیں مگر یہ پکی بات ہے۔ وہ اس معاملہ میں ہمارے لئے خضر راہ حضرت مسیح موعود مغفور کی کتاب حقیقت الوحی ہے۔

پس یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر شخص کے الہامات اور مکالمات کی بنا پر ہم کسی ایسے امر کے ماننے کے لئے مکلف نہیں ہیں۔ جو خدا تعالےٰ کے مامور کے خلاف ہو۔ قدرت ثانیہ کے متعلق ممکن ہے۔ بعض لوگ دعویٰ کریں کہ ہم قدرت ثانیہ ہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ بعض سادہ طبع لوگ جو عجائب پسند ہوں آمنا لکھدینے کو بھی طیار ہوں۔ مگر میرے دوستو! اس سے پیشتر کہ تم قدرت ثانیہ کے متعلق کسی کا دعویٰ سنو اور اسپر غور کرنیکی تکلیف اٹھاؤ تم حضرت کی الوصیت کے ان الفاظ کو پڑھو۔ جو قدرت ثانیہ کے متعلق الوصیت میں ہیں۔

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے"

یہ وہ وعدہ ہے۔ جو قدرت ثانیہ کے متعلق کیا گیا ہے اس میں پہلی بات جو قابل غور ہے وہ یہ ہے۔ کہ حضرت کے بعد اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ یہ فقرہ قدرت ثانیہ کے نزول اور ظہور سے پہلے کسی ٹھوکر کے پتھر سے بچنے کے لئے نوری شمع ہے۔ جب تک بعض (جو کم از کم ایک سے زیادہ پر دلالت کرتا ہے) اس قدرت ثانیہ کے مظہر نہ ہولیں وہ قدرت ثانیہ نازل نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر ایسے مظاہر

سے پہلے کوئی شخص قدرت ثانیہ کا دعویٰ کرے تو وہ احمدی ہو یا غیر احمدی کوئی حق نہیں رکھتا کہ اس کے دعویٰ سے اظہار نفرت نہ کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کے وقت میرے قلب کو دیکھتا ہے۔ اور میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس کی ہی طرف سے تحریک اور توفیق ملنے پر میں اس اپیل کو کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں اس قسم کا دعویٰ کرے۔ تو اس کو کوئی وقعت نہیں ہو سکتی ہے۔ ایسا شخص واجب الرحم ہے۔ اور اس قابل ہے کہ وہ کثرت سے استغفار کرے۔

قدرت ثانیہ کا مظہر اول ہم میں ظاہر ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی جو تائید اور نصرت کی اور قلوب میں اس کے لئے جو جذب پیدا کر دیا۔ یہ معمانی تجویز اور ترکیب نہیں ہو سکتی۔

مظہر اول کی خلافت ہمارے دلائل کی محتاج نہیں اور نہ اس پر اس وقت کسی بحث کی حاجت مگر ہاں میں اپنے معتقد اور ایمان کے موافق یہ ظاہر کرنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مرفوع ہونے کے بعد کوئی شخص اگر خلافت راشدہ کا انکار کرے تو باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھنے کے

متبع سبیل المومنین

نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح پر کوئی احمدی جو حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت کو قدرت ثانیہ کے مظہر اول کی خلافت یقین کرنے میں مضائقہ کرتا۔ اس کا اپنے آپ کو محض حضرت مسیح موعود پر ایمان لانے سے احمدی سمجھنا غلطی ہے۔

پھر یاد رکھو کہ قدرت ثانیہ کا ظہور اس وقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک پہلے بعض وجود اس کے مظہر نہ ہوں۔ پس تم ہوشیار رہو۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کوئی تمہیں دھوکے میں ڈالے اور تم غلطی کھا جاؤ۔ والا مختلف جگہ ایسے مدعی آن واحد میں موجود ہیں۔ کوئی گجرات میں کوئی لائلپور میں کوئی ضلع امرت سر میں اور ڈیرہ غازی خاں کی طرف اور کوئی دکن میں مناسب ہے وہ آپس میں فیصلہ کر لیں۔

پلیگ ماری بکس
بھگت رام صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں پلیگ [illegible] بہت فائدہ کرتی ہیں
چند گولیاں [illegible] نے ایک دیسی حکیم کو واسطے استعمال دیں
[illegible] بیان ہے کہ ایک گولی نے ایک ایک آدمی موت سے بچایا ہے
اس قسم کی استعدد چٹھیات ہمارے [illegible] میں موصول ہوتی ہیں۔ کہ کل تو در کنار انکا کوئی بڑا حصہ بھی بوجہ کمی جگہ یہاں درج نہیں کر سکتے
(ایک بکس کلاں یا خورد آج ہی طلب کریں)
قیمت بکس کلاں [illegible] بکس خورد [illegible]
ملنے کا پتہ۔ کویراج کاشی رام ویدکو رتن مالک پنجاب آیورویدک اوشدھالیہ لنگے منڈی لاہور

نیا سلسلہ
ناظرین! اگلے ہفتہ سے اس صفحے پر مسلسل ۱۲ بار ایک ایک صفحے کا مضمون درج ہوگا جس سے اچھی طرح سے
ہور و معروف دوائی
امرت دھارا (رجسٹری شدہ)
کے اوصاف آپ کو پتہ لگ جاوین گے۔ اگر آپ اس ورق کو پھاڑ کر نمبر وار رکھتے جاوین ۔۔
مکمل فہرست بن جاوے گی۔ داشتہ آید بکار۔ اگر آپ ہر ہفتہ اس صفحے کو ملاحظہ فرمایا کریں ۔
یقیناً آپ محظوظ ہونگے کیسی کیسی اشیاء ایشور نے انسانوں کو بخشی ہیں ۔
اطلاع عام
امرت دھارا اور آب حیات باقاعدہ رجسٹری شدہ ہیں۔ اور ان کا مالک میں ہوں
امرت دھارا لاہور

ملک معظم قیصر ہند کا انتقال

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود
وآنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود

۷ مئی کے روزانہ اخبارات میں جو تاربرقیاں شائع ہوئی ہیں وہ ایک نہایت افسوسناک اور رنجدہ خبر لیکر آئی ہیں یعنے

ملک معظم قیصر ہند کے انتقال کی خبر

موت کا زبردست ہاتھ یکساں کام کر رہا ہے۔ اور گدا و شاہ امیر و غریب۔ عالم و جاہل۔ جوان و بوڑھے غرض ہر طبقہ اور ہر عمر کی مخلوقات پر فنا اپنا کام کر رہی ہے۔ اس لئے اس ناگزیر راہ سے گذرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ لیکن بعض وجود دنیا میں ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ خیر و برکت کا

Digitized by Khilafat Library

ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس لئے انکی وفات اہل عالم کے لئے ہر طرح سے رنجدہ اور دل شکن ہوتی ہے۔ اسیطرح پر ملک معظم کی وفات روئے زمین کے باشندوں کے لئے اندوہناک و صدمہ رسان ہے۔ ملک معظم دنیا کے اقبالمند سلاطین میں اول نمبر پر تھے۔ عہد سلطنت میں ہم نے بہت امن پایا اور بہت سے برکات سے حصہ لیا۔ ہمیں اپنے بادشاہ کی اطاعت اور وفاداری مذہبی رنگ میں سکھائی گئی ہے۔ انکی خوشی ہماری خوشی انکا رنج ہمارے رنج کا موجب ہوتا ہے لہذا اس موقعہ پر ہم خاندان شاہی کیساتھ تعزیت میں شامل ہوتے ہیں۔ شہنشاہ قیصر کا معاملہ اب خدا تعالےٰ سے ہے۔ انکی ان برکات کے باعث جو انکے عہد دولت میں ہم نے انصاف اور امن کی حاصل کی ہیں۔ ہمارے دل میں جوش ہے۔ کہ ہم اس کے لئے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکی بشری کمزوریوں پر رحم فرماوے اور انہیں اپنے دامن میں پناہ دے۔ خاندان شاہی کو اور اسکی غمگین بیوہ ملکہ کو صبر اور تسلی دینے والے ملائکہ کو نازل کرے تا وہ غمگین دل کے لئے ڈھارس کا موجب ہوں۔ خاندان شاہی پر ہمیشہ فضل ہو۔ دینی اور دنیوی برکات سے بہرہ ور کرے۔ ہمارے جدید قیصر اور ملک معظم اور انکی ملکہ کو خصوصیت کے ساتھ اپنے فضلوں کا وارث کرے اور ان کا عہد اہل دنیا کیلئے رحمت کا عہد ہو۔ ہم ایک ایسے سلسلہ کے خادم ہیں جو اپنی جمالی شان اور رنگ میں ممتاز ہے اور اسکا پیشوا جو مسیح ابن مریم کے نام سے آیا اپنی غربت اور مسکینی کی ممتاز تھا وہ گورنمنٹ انگلشیہ کی خدمت کیلئے کوئی جنگی سامان پیش کرنیکا موقعہ نہیں رکھتا تھا ہاں اسکے پاس دردمند دل تھا جسکو خدا تعالیٰ کیساتھ تعلق تھا۔ وہ اس دردمند دل کو اپنی محسن گورنمنٹ کیلئے دعائیں کرتا تھا۔ اور اسی کے نقش قدم پر اسکا سچا جانشین حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ دعائیں کرتا ہے۔ اسی سنت پر ہمارے ہاتھ میں بھی تحفہ دعا ہے۔ ہم یہ تعزیت نامہ شاہی خاندان کے حضور پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اپنے فضل کے نیچے رکھے اور ہمارے جدید قیصر اور اسکے خاندان کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھکر اہل عالم کے لئے مفید اور موجب برکت بناوے۔ آمین۔ بالآخر ہم کس سے تعزیت کریں۔ اور کس سے کہیں یہ غم ہمارا اپنا غم ہے اور یہ دکھ ہمارا دکھ ہے۔ اس مصیبت میں ہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف آتے ہیں۔ وہ ہمارے اس غم کو اور شکستہ خاطری میں ہماری سکینت کا موجب ہو آمین۔ (ایڈیٹر الحکم)

ملک معظم قیصر ہند کا انتقال

ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود | وآنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود

۷ مئی کے روزنامہ اخبارات میں جو تار برقیاں شائع ہوئی ہیں وہ ایک نہایت افسوسناک اور رنجدہ خبر لیکر آئی ہیں یعنے

ملک معظم قیصر ہند کے انتقال کی خبر

موت کا زبردست ہاتھ یکساں کام کر رہا ہے۔ اور گدا و شاہ امیر و غریب۔ عالم و جاہل۔ جوان و بوڑھے غرض ہر طبقہ اور ہر عمر کی مخلوقات پر فنا اپنا کام کر رہی ہے۔ اس لئے اس ناگزیر راہ سے گذرنا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ لیکن بعض وجود دنیا میں ایسے ہوتے ہیں۔ کہ وہ خیر و برکت کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس لئے انکی وفات اہل عالم کے لئے ہر طرح سے رنجدہ اور دلشکن ہوتی ہے۔ اسیطرح پر ملک معظم کی وفات روئے زمین کے باشندوں کے لئے اندوہناک و صدمہ رسان ہے۔ ملک معظم دنیا کے اقبالمند سلاطین میں اول نمبر پر تھے۔ انکے عہد سلطنت میں ہم نے بہت امن پایا اور بہت سے برکات سے حصہ لیا۔ ہمیں اپنے بادشاہ کی اطاعت اور وفاداری مذہبی رنگ میں سکھلائی گئی ہے۔ انکی خوشی ہماری خوشی اور انکا رنج ہمارے رنج کا موجب ہوتا ہے اسلیئے اس موقعہ پر ہم خاندان شاہی کیساتھ تعزیت میں شامل ہوتے ہیں۔ مرحوم قیصر کا معاملہ اب خدا تعالےٰ سے ہے۔ انکی ان برکات کے باعث جو انکے عہد دولت میں ہم نے انصاف اور امن کی حاصل کی ہیں۔ ہمارے دل میں جوش ہے۔ کہ ہم اس کے لئے یہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکی بشری کمزوریوں پر رحم فرماوے اور انہیں اپنی رحمت کے دامن میں پناہ دے۔ خاندان شاہی کو اور انکی غمگین رعایا کو وہ آپ صبر اور تسلی دینے والے ملائکہ کو نازل کرے تا وہ غمگین دل کے لئے ڈھارس کا موجب ہوں۔ خاندان شاہی پر ہمیشہ فضل ہو۔ دینی اور دنیوی برکات سے بہرہ ور کرے۔ ہمارے جدید قیصر اور ملک معظم اور انکی ملکہ کو خصوصیت کے ساتھ اپنے فضلوں کا وارث کرے اور ان کا عہد اہل دنیا کیلئے امن و رحمت کا عہد ہو۔ ہم ایک درویشانہ سلسلہ کے خادم ہیں۔ یہ سلسلہ احمدیہ اپنی جمالی شان اور رنگ میں ممتاز ہے۔ اسکا پیشوا جو مسیح ابن مریم کے نام سے آیا اپنی غربت اور مسکینی کی تعلیم میں ممتاز تھا۔ وہ گورنمنٹ انگلشیہ کی خدمت کیلئے کوئی جنگی سامان پیش کرنیکا موقعہ نہیں رکھتا تھا ہاں اسکے پاس دردمند دل تھا جسکو خدا تعالیٰ کیساتھ تعلق تھا۔ وہ اس دردمند دل کو لیکر ہمیشہ اپنی محسن گورنمنٹ کیلئے دعائیں کرتا تھا۔ اور اسی کے نقش قدم پر اسکا سچا جانشین حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ دعائیں کرتا ہے۔ اسی سنت پر ہمارے ہاتھ میں بھی تحفہ دعا ہے۔ اسی کو لیکر ہم یہ تعزیت نامہ شاہی خاندان کے حضور پیش کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس خاندان کو اپنے فضل کے نیچے رکھے اور ہمارے جدید قیصر اور انکے خاندان کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھکر اہل عالم کے لئے انکی زندگی کو مفید اور موجب برکت بناوے۔ آمین۔ بالآخر ہم کس سے تعزیت کریں۔ اور کس سے کہیں یہ غم ہمارا اپنا غم ہے اور یہ دکھ ہمارا دکھ ہے۔ اس مصیبت میں ہم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف آتے ہیں۔ وہ ہمارے اس غم کی دوا اور ہماری شکستہ خاطری میں ہماری سکینت کا موجب ہو آمین۔ (ایڈیٹر الحکم)

نیا قیصرِ ہند

بادشاہ جارج پنجم کی تخت نشینی (۱) لندن ۷ مئی آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا مختصر اجلاس ہوا۔ لارڈ چانسلر اور پچاس وُسا نے عقیدتمندی کا حلف اوٹھایا۔ ہوس آف کامنز میں بہت تھوڑے آدمی تھے۔ بادشاہ جارج امیر البحر کی وردی پہنکر سینٹ جیمز کو شاہی گاڑی میں گئے۔ اثنائے راہ میں ہزاروں نے سلام کیا۔ شاہ کے پیچھے پیچھے آرچ بشپ کنٹربری اور مسٹر چرچل خلعت فاخرہ پہنکر گئے۔ پریوی کونسل کے بہت سے ممبر موجود تھے۔ کونسل ایک گھنٹہ تک رہی ۔

(۲) بادشاہ جارج نے کونسل کی تقریر میں فرمایا۔ میں اپنے والد کے نقوش قدم پر چلنا اپنی زندگی کا فرض اولی سمجھونگا اور اس کے ساتھ اس سلطنت کی آئینی حکومت کو قائم رکھنے کی کوشش کروں گا۔ ان بھاری فرائض کی ادائیگی میں پارلیمنٹ اور رعایا کی دعاؤں پر کہ خدا مجھے توفیق و ہدایت بخشے بھروسہ کرتا ہوں تاکہ میں ان نازک فرائض کو ادا کر سکوں ۔

ملک معظم کا انتقال

"غیر معمولی گزٹ" پنجاب گورنمنٹ ہند ۷ مئی کی شام کو شملہ سے شائع ہوا۔ جس میں حضور وائسرائے نے سرکاری طور پر ملک معظم کے انتقال کا اعلان کیا ہے اور تمام ذی بحری و سول افسروں کو ماتم کرنیکی ہدایت فرمائی ہے پورا ماتم وفات کے روز سے ۲ ہفتوں تک رہیگا۔ اس کے بعد ۵ ہفتہ نیم ماتم منایا جائیگا۔ فوجی اور سول افسر ۳ ماہ تک سیاہ پٹکہ ماتم کا نشان پہنینگے۔

جدید قیصرِ ہند کے مختصر حالات

حضور بادشاہ جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ آف دیلز ۳ جون ۱۸۶۵ء روز شنبہ کو ایک بجکر ۱۸ منٹ پر مارلبرو ہوس میں پیدا ہوئے۔ اس وقت آپ کے والد ماجد کے علاوہ زچہ خانہ میں لارڈ چیمبرلین اور بیگمات موجود تھیں لندن گزٹ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری اسی روز اس شہر میں مشتہر ہوگئی جسپر ہر شخص نے خوشی منائی۔ اسی سال ۷ جولائی کو ونڈسر کیسل میں نام رکھنے کی رسم ادا کی گئی ڈچز آف کیمبرج آپ کی دینی ماں اور ڈیوک آف کیمبرج دینی باپ بنے۔ پیدائش کے ایک ماہ بعد ہی اتفاقاً شب کو آپ کی خوابگاہ کی چھت کو آگ لگ گئی مگر آپ مع بڑے بھائی اور والدہ معظمہ کے فوراً کمرے سے علیحدہ کر دیئے گئے دوران قیام انگلستان میں آپ کی پرورش مالبرو ہوس یا سینڈرنگہم میں ہوتی تھی۔ اور خود آپ کی مادر محترمہ آپکی تعلیم و ترتیب میں بنفس نفیس مصروف رہتی تھیں چنانچہ منجملہ اپنے اور بچوں کے آپکی بسم اللہ بھی جنابہ موصوفہ ہی نے فرمائی تھی۔ اور جرمنی اور فرانسیسی زبانوں میں گفتگو کرنے کیلئے جرمن اور فرنچ لیڈیاں مقرر کر دی تھیں۔ مذہبی تعلیم پادری جان نیل ڈالٹن کے سپرد تھی۔ اگست ۱۸۷۱ء میں زمانہ تعطیل ڈنہیم میں۔ شہزادی مے آف ٹک (موجودہ ملکہ کے ساتھ) آپ کو کھیلنے کا موقع ملا۔ قدرت نے بچپن ہی سے سلفورد والا کو زندہ دلی۔ خوش مزاجی اور تیز فہمی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ پادری ڈلٹن ایک خط میں اپنے ایک دوست کو لکھتے ہیں۔ کہ "جارج نہایت خوش مزاج تیز اور زندہ دل ہے"۔

اسی طرح شہسواری اور کرکٹ کا شوق بھی آپ کو خوردسالی سے تھا۔ جب آپ کی عمر ۱۲ سال کی ہوئی تو آپ کی تعلیم ارا کین خاندان کے روبرو پیش ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اور شہزادوں کی طرح آپ بھی ایٹن کالج میں بھیجے جائیں مگر ملک معظم مرحوم نے آپ کے لئے بحری تعلیم پسند کی اور آپ مع شہزادہ البرٹ وکٹر کے ۵ جون ۱۸۷۷ء کو "برطانیہ" پر بھیجے گئے جہاں ۲ سال تک کپتان کی ماتحتی میں کام سیکھتے رہے۔ مسٹر لائمس آپ کے اُستاد تھے۔ جہاز پر آپ میں اور دیگر طالبعلموں میں اتنا فرق تھا کہ آپ کو رہنے کے لئے ایک کمرہ علیحدہ ملا۔ جب آپ نے اس جہاز پر تعلیم پالی تو ۱۵ جولائی کو آپ جہاز بیکانٹی پر بھیجے گئے اس جہاز پر علاوہ اس کے آپ کی تعلیم کے لئے ریورنڈ جے این۔ ڈالٹن مقرر کئے گئے۔ یہ جہاز جس سکواڈرن میں تھا رئیر ایڈمرل ارل آف کلین ولیم کے سپرد تھا۔ ۸۲-۱۸۷۹ء آپکو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا اور آپ کو دو گردسفر کرنا پڑا اور آپ نے جزائر غرب الہند جنوبی امریکہ کالونی آسٹریلیا۔ فجی۔ جاپان چین سنگاپور نہر سویز مصر بیت المقدس اور یونان کی سیر فرمائی۔ آپ اپنے ساتھیوں میں نہایت ہی ہر دلعزیز ہو گئے تھے۔ آپ جہاں کہیں جاتے سب آپکا خلوص دل سے خیر مقدم کرتے تھے۔ شہزادہ نے اپنے میزبانوں پر اپنے اعلی اخلاق و اوصاف کا اثر ڈالا آپ نے اپنا سفرنامہ بھی مرتب فرمایا۔ جو ۱۸۸۶ء میں شائع کیا گیا۔ اس سفر کے متعلق ایک یہ لطیفہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ایک مرتبہ لندن میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ شہزادوں نے (یعنے آپ نے اور آپ کے بھائی شہزادہ وکٹر نے) اپنے ناک پر جہاز کے لنگر کی شکل گُدوالی اور آپ کے والدین ڈاکٹروں کو ہزاروں روپے اس شرط پر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح ناک سے یہ نشان صاف ہو جائیں۔ اس گپ کو آپنے اپنے روزنامچہ میں بھی لکھا ہے دوران سیاحت میں آپ جہاں جہاں پہنچے نہایت تپاک سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور ہر کہ و مہ نے آپکو خوش آمدید کہا چنانچہ برج ٹوَن میں حبشیوں نے اپنے زیور اُتار اُتار کر آپ پر نذر کئے۔ ایک بوڑھی عورت نے جارج سوم کے عہد کی ایک اشرفی نذر کی جس کو آپ اب تک اپنی گھڑی کی زنجیر میں لگائے ہوئے ہیں جب آپ کا جہاز خط استوا کے جنوب میں پہنچا تو آپ کے ہمراہی ملاحوں نے عجیب عجیب کھیل کئے جن میں کہ ہر ایک میں آپ اور شہزادہ وکٹر شریک رہے۔ آخر آپکا سفر مع الخیر ختم ہوا اور آپ نے جہازرانی کے متعلق مختلف امتحانات پاس کر کے متعدد عہدے پائے ایک قصہ کا ذکر ہے کہ جب آپ ۱۸۹۰ء میں جہاز تھرش کے کپتان تھے۔ تو سالونیکا میں ایک ترکی پاشا سے ایسے وقت ملنے کا اتفاق ہوا جبکہ آپ کوئلہ بھروانے کے کام پر متعین تھے۔ اور آپ کے کپڑے اور ہاتھ منہ سب کالے ہو رہے تھے۔ پاشا کو آپ کی یہ حالت گدائی دیکھکر سخت حیرت ہوئی اور اس نے آپ کو بمشکل شہزادہ تسلیم کیا۔ ۱۸۹۲ء میں جب آپ کمانڈر تھے۔ کہ یکایک آپکے بھائی نے جو ولیعہد سلطنت ہونیوالے تھے۔ انتقال کیا۔ اور آپ کے کارنامہ ملازمت کی فصل شاہی باب کتاب سے مبدل ہو گئی۔ ۲۴ مئی ۱۸۹۲ء کو ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے آپ کو "ڈیوک آف یارک" "ارل آف ورنس" "بیرن آف کلارنی" کے خطابات سے متفخر فرمایا۔ اسی سال ۱۷ جون کو اپنے مرتبہ کے فرائض ادا کرنیکا پارلیمنٹ میں حلف اٹھایا۔ اور وہیں لارڈ سالسبری نے آپ کے ذاتی خصائل بیان کئے۔ مئی ۱۸۹۳ء

نیا شہنشاہ

بادشاہ جارج پنجم کی تخت نشینی (لندن ۷ مئی) آج سہ پہر کو پارلیمنٹ کا مختصر اجلاس ہوا۔ لارڈ چانسلر اور سپیکر وغیرہ نے عقیدہ تشنیع کا حلف اوٹھایا۔ ہوس آف کامنز میں بہت تھوڑے آدمی تھے۔ بادشاہ جارج امیر البحر کی وردی پہنکر سینٹ جیمز کو شاہی گاڑی میں گئے۔ اثنائے راہ میں ہزاروں نے سلام کیا۔ شاہ کے پیچھے پیچھے آرچ بشپ کنٹربری اور مسٹر چرچل خلعت فاخرہ پہنکر گئے۔ پریوی کونسل کے بہت سے ممبر موجود تھے۔ کونسل ایک گھنٹہ تک رہی۔

(۷ مئی) بادشاہ جارج نے کونسل کی تقریر میں فرمایا:—

میں اپنے والد کے نقوش قدم پر چلنا اپنی زندگی کا فرض اولی سمجھونگا اور اس کے ساتھ اس سلطنت کی آئینی حکومت کو قایم رکھنے کی کوشش کرونگا۔ اور ان بھاری فرایض کی ادائیگی میں پارلیمنٹ اور رعایا کی دعاؤں پر کہ خدا مجھے توفیق اور ہدایت بخشے۔ بھروسہ کرتا ہوں تاکہ میں ان نازک فرایض کو ادا کر سکوں۔

ملک معظم کا انتقال "غیر معمولی گزٹ" سرکار گورنمنٹ ہند ۷ مئی کی شام کو شملہ سے شایع ہوا۔ جس میں حضور وائسرائے نے سرکاری طور پر ملک معظم کے انتقال کا اعلان کیا ہے اور تمام فوجی بحری و سول افسروں کو ماتم کرنیکی ہدایت فرمائی ہے۔ پورا ماتم وفات کے روز سے ۶ ہفتوں تک رہیگا۔ اس کے بعد ۶ ہفتہ نیم ماتم منایا جائیگا۔ فوجی اور سول افسر ۳ ماہ تک بازو پر ماتم کا نشان پہنینگے۔

جدید قیصر ہند کے مختصر حالات

حضور بادشاہ جارج فریڈرک ارنسٹ البرٹ آف ویلز ۳ جون ۱۸۶۵ء روز شنبہ کو ایک بجکر ۱۸ منٹ پر مارلبرو ہوس میں پیدا ہوئے۔ اس وقت آپ کے والد ماجد کے علاوہ زچہ خانہ میں لارڈ چیمبرلین اور بیگمات موجود تھیں لنڈن گزٹ کے ذریعہ سے یہ خوشخبری اُسی روز اس شہر میں مشتہر ہو گئی۔ جسپر ہر شخص نے خوشی منائی۔ اُسی سال ۷ جولائی کو ونڈسر کیسل میں نام رکھنے کی رسم ادا کی گئی ڈیوک آف کیمبرج آپ کی دینی ماں اور ڈیوک آف کیمبرج دینی باپ بنے۔ پیدائش کے ایک ماہ بعد ہی اتفاقاً شب کو آپ کی خوابگاہ کی چھت کو آگ لگ گئی مگر آپ مع اپنے بھائی اور والدہ معظمہ کے فوراً کمرے سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ دوران قیام انگلستان میں آپ کی پرورش مالبرو ہوس یا سینڈرنگہم میں ہوتی تھی۔ اور خود آپ کی مادر محترمہ آپ کی تعلیم و ترتیب میں بنفس نفیس مصروف رہتی تھیں چنانچہ منجملہ اپنے اور بچوں کے آپکی بسم اللہ بھی جنابہ موصوفہ ہی نے فرمائی تھی۔ اور جرمنی اور فرانسیسی زبانوں میں گفتگو کرنے کے لیے جرمن اور فرنچ لیڈیاں مقرر کر دی تھیں۔ مذہبی تعلیم پادری جان نیل ڈالٹن کے سپرد تھی۔ اگست ۱۸۶۷ء میں زمانہ تعطیل ونہیم میں۔ شہزادی مے آف ٹک صاحبہ (موجودہ ملکہ کے ساتھ) آپ کو کھیلنے کا موقع ملا۔ فیاض قدرت نے بچپن ہی سے سلفورد اکو زندہ دلی۔ خوش مزاجی اور تیز فہمی عطا فرمائی ہے۔ چنانچہ پادری دلبر فورس ایک خط میں اپنے ایک دوست کو لکھتے ہیں۔ کہ "جارج بہت خوش مزاج تیز اور زندہ دل ہے"۔ اسی طرح تیراکی شہسواری اور کرکٹ کا شوق بھی آپ کو خورد سالی ہی سے تھا۔ جب آپ کی عمر ۱۲ سال کی ہوئی تو آپ کی تعلیم کا مسئلہ اراکین خاندان کے روبرو پیش ہوا۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ اور شہزادوں کی طرح آپ بھی ایٹن کالج میں بھیجے جائینگے مگر ملک معظم مرحوم نے آپ کے لیے بحری تعلیم پسند فرمائی اور آپ مع شہزادہ البرٹ وکٹر کے جون ۱۸۷۷ء کو جہاز برطانیہ پر بھیجے گئے۔ اور دو سال تک کپتان فیر فیکس کی ماتحتی میں کام سیکھتے رہے۔ مسٹر لاریس آپ کے خاص اُستاد تھے۔ جہاز پر آپ میں اور دوسرے طالبعلموں میں اتنا فرق تھا۔ کہ آپ کو رہنے کے لیے ایک کمرہ علیحدہ دیا گیا تھا۔ جب آپ نے اس جہاز پر تعلیم پالی تو ۱۵ جولائی ۱۸۷۹ء کو آپ جہاز بیکانٹی پر بھیجے گئے اس جہاز پر علاوہ مسٹر لاریس کے آپ کی تعلیم کے لیے ریورنڈ جے این۔ ڈالٹن بھی مقرر کیے گئے۔ یہ جہاز جس سکواڈرن میں تھا۔ وہ امیر البحر ارل آف کلین ولیم کے سپرد تھا۔ ۱۸۷۹ء سے ۱۸۸۲ء تک آپکو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا اور آپ کو تمام دنیا کے گرد سفر کرنا پڑا اللہ آپ نے جزائر غرب الہند جنوبی امریکہ۔ کیپ کالونی آسٹریلیا۔ فجی۔ جاپان چین سنگاپور سیلون نہر سویز مصر بیت المقدس اور یونان کی سیر فرمائی۔ آپ اپنے ساتھیوں میں نہایت ہی ہر دلعزیز ہو گئے تھے۔ آپ جہاں کہیں جاتے سب آپکا خلوص دل سے خیر مقدم کرتے تھے۔ شہزادہ نے اپنے میزبانوں پر اپنے اعلی اخلاق و اوصاف کا اثر ڈالا آپ نے اپنا سفرنامہ بھی مرتب فرمایا جو ۱۸۸۶ء میں شایع کیا گیا۔ اس سفر کے متعلق ایک یہ لطیفہ بھی قابل ذکر ہے۔ کہ ایک مرتبہ لنڈن میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ شہزادوں نے (یعنے آپ نے اور آپ کے بھائی شہزادہ وکٹر نے) اپنے ناک پر جہاز کے لنگر کی شکل کھدوالی اور آپ کے والدین ڈاکٹروں کو ہزاروں روپے اس شرط پر دینا چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح ناک سے یہ نشان صاف ہو جائیں۔ اس گپ کو آپ نے اپنے روزنامچہ میں بھی لکھا ہے دوران سیاحت میں آپ جہاں جہاں پہنچے نہایت تپاک سے آپ کا خیر مقدم کیا گیا۔ اور ہر کہ و مہ نے آپکو خوش آمدید کہا۔ چنانچہ برج ٹوان میں حبشنوں نے اپنے زیور اُتار اُتار کر آپ پر تصدق کیے۔ ایک بوڑھی عورت نے جارج سوم کے وقت کی ایک اشرفی نذر کی جس کو آپ ابتک اپنی گھڑی کی زنجیر میں لگائے ہوئے ہیں جب آپ کا جہاز خط استوا کے جنوب میں پہنچا تو آپ کے ہمراہی ملاحوں نے عجیب عجیب کھیل کیے جس میں کہ ہر ایک میں آپ اور شہزادہ وکٹر شریک رہے۔ آخر آپکا سفر مع الخیر ختم ہوا اور آپ نے جہازرانی کے متعلق مختلف امتحانات پاس کر کے متعدد عہدے پائے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ جب آپ ۱۸۹۱ء میں جہاز "تھرش" کے کپتان تھے۔ تو سالونیکا میں آپ کو ترکی پاشا سے ایسے وقت ملنے کا اتفاق ہوا جبکہ آپ کوئلہ بھروانے کے کام پر متعین تھے۔ اور آپ کے کپڑے اور ہاتھ منہ سب کالے ہو رہے تھے۔ پاشا کو آپ کی یہ حالت گدائی دیکھکر سخت حیرت ہوئی اور اُس نے آپ کو بمشکل شہزادہ تسلیم کیا۔ ۱۸۹۲ء میں جب آپ کمانڈر تھے۔ کہ یکایک آپ کے بھائی نے جو ولیعہد سلطنت ہونیوالے تھے۔ انتقال کیا۔ اور آپ کے کارنامہ ملازمت کی فصل شاہی باب کتاب سے مبدل ہو گئی۔ ۲۵ مئی ۱۸۹۲ء کو ملکہ معظمہ کٹوریہ نے آپ کو "ڈیوک آف یارک" "ارل آف ورنس" اور "بیرن آف کلارنی" کے خطابات سے متمخر فرمایا۔ اسی سال ۱۷ جون کو اپنے مرتبہ کے فرائض ادا کرنیکا پارلیمنٹ میں حلف اوٹھایا۔ اور سر ہیڈ والسبری نے آپ کے ذاتی خصائل بیان کیے۔ سنہ ۱۸۹۳ء [illegible]

[illegible] اپنے مرحوم بھائی کی منگیتر پرنسس وکٹوریہ [illegible] کے ساتھ ہوئی۔ اس مبارک موقع پر بادشاہ و ملکہ ڈنمارک [illegible] شہزادہ جرمنی۔ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ اور راجہ صاحب [illegible] موجود تھے۔ ۱۸۹۷ء میں جب ہندوستان میں [illegible] تو آپ نے غریب ہندوستانیوں کیلئے ایک رقم عطا فرمائی۔ [illegible] آئرلینڈ کا سفر کیا ۱۸۹۸ء میں آپ نے [illegible] کے افتتاح کی رسم ادا کی ۱۸۹۹ء میں آپ نے [illegible] سفر کیا۔ ۱۹۰۱ء میں ملکہ معظمہ وکٹوریہ [illegible] تو آپ کو ڈیوک آف کارنوال۔ ڈیوک آف کیرک [illegible] ارل آف [illegible] لارڈ آف دی آئلس اور گریٹ سٹوورڈ آف سکاٹلینڈ کے خطابات [illegible] حاصل ہوئے۔ اسی سال آپکو کینیڈا، آسٹریلیا وجنوبی افریقہ [illegible] پڑا جس کے بعد آپ پرنس آف ویلز بنائے گئے۔ ۱۹۰۱ء میں آپ کو اعزازی [illegible] بنائے جانیکا افتخار حاصل ہوا اور ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو آپ نے ہندوستان کو اپنے قدوم میمنت لزوم کے رشک گلزار بنایا۔ آپ کا پروگرام سیاحت ہند بہت کچھ آپ کے پدر محترم حضور ملک معظم کے مشورہ سے تیار کیا گیا جس میں حضور رفیع الشان نے حیدرآباد دکن۔ میسور۔ [illegible] کشمیر۔ اندور۔ جے پور۔ اودے پور۔ بیکانیر۔ گوالیار وغیرہ ریاستوں کو بھی آپ نے قدوم فرخ لزوم سے مشرف ہونیکا موقع دیا ہے۔

شہزادہ والاقدر کو ٹکٹ جمع کرنے کا بڑا شوق ہے۔ اور کبوتروں سے بھی خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ لیکن ہندوستانیوں کی طرح نہیں۔ بلکہ شاہان ایران کی مانند آپ بھی ان سے قاصد کا کام لیتے ہیں۔ آپ کو کاشتکاری کی قیمتی معلومات حاصل ہیں۔ آپ کی تخت نشینی کا اعلان سرکاری طور پر ہو چکا ہے۔ اور رسم تاجپوشی بھی عنقریب ادا ہونے والی ہے۔

گورداسپور ماتمی جلسہ

گورداسپور کے مسلمانوں کا ایک عظیم الشان جلسہ قیصر ہند کے انتقال پر اظہار افسوس کے لئے گورداسپور رئیس اعظم اور فخر اہل اسلام شیخ علی احمد صاحب پلیڈر چیف کورٹ کے مکان پر ہوا۔ شیخ علی احمد صاحب قومی کاموں میں نہایت دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کے ایک مسلم لیڈر ہیں۔ جن پر جیسے مسلمان اعتماد رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ بھی [illegible] اپنا معتمد علیہ وفادار دوست یقین کرتی ہے۔ اس پیرانہ سالی میں تعزیت کے لئے سفر انگلستان اختیار کرنا اس صدمہ کے احساس کا اظہار کرتا ہے۔ جو آپ کو ملک معظم کی وفات سے ہوا ہے (ایڈیٹر)

رزولیوشن نمبر ا

جملہ اہل اسلام گورداسپورہ ایک مجمع میں اکٹھے ہو کر اپنے ملک معظم قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم کی اس ناگہانی موت اور جانکاہ واقعہ پر دلی اظہار افسوس کرتے ہیں۔ اور اس عظیم ملکی صدمہ پر جو کہ گورنمنٹ اور ورثاء خاندانی شاہی کیساتھ ہوا ہے ہمدردی رکھتے ہیں۔

نمبر ۲ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ درخواست کرنیکی اجازت چاہتے ہیں کہ اس جلسہ کے صدر شیخ علی احمد صاحب پلیڈر کو اجازت دیجاوے کہ وہ ہماری طرف سے خاص انگلستان جا کر شاہی خاندان کیساتھ رسم عیادت بجا لائیں۔ اور ان غم کے خیالات کا اظہار کریں جس سے کہ ہمارے دل اسوقت بھرے ہوئے ہیں۔

نمبر ۳ ان ہر دو رزولیوشن کی کاپی حضور لفٹنٹ گورنر صاحب و حضور وائسرائے گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجی جاوے

نمبر ۴ ان ریزولیوشن کی ایک ایک کاپی مختلف اخبار میں اشاعت کے لئے بھیجی جاوے۔

ملک معظم کے انتقال کے متعلق تار خبریں

بادشاہ ایڈورڈ کی وفات: (لنڈن، ۷ مئی) ملک معظم کا دم نکلنے سے تھوڑی دیر پیشتر ان کے تمام بچے سوائے ملکہ ناروے کے ان کے ارد گرد کھڑے تھے۔ آرچ بشپ کنٹربری بھی وہاں تھے۔ ڈیوک و ڈچس آف کناٹ [illegible] سویز میں واپس جا رہے ہیں۔ شام بھر ملک معظم بیہوش رہے۔ [illegible] دس بجے شب کے درمیان طبیعت نے سنبھالا لیا۔ مگر [illegible] قصر بکنگھم کے باہر بارش میں [illegible] کی خبر سننے کے واسطے منتظر کھڑے تھے جب پرنس آف ویلز [illegible] بارہ بجے شب کے ماٹلبرو ہوس [illegible] سو گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ بادشاہ کو [illegible] کہتا ہے کہ ملک معظم نے واسی کو بستر پر پڑے رہنے سے انکار کیا۔ اور اپنے پرائیویٹ سیکرٹری لارڈ نولس کو ضروری کاروبار کی ہدایت فرمائیں اور خود کچھ کام کیا۔ حضور نے اپنی بیماری کا بہادری اور استقلال سے مقابلہ کیا۔ سوائے کھانسی کے بدستور سابق بات چیت کرتے تھے۔ قبل ازما بعد دوپہر کھانسی نے سخت صورت اختیار کر لی۔ شام کو اس قدر تکلیف ہوئی کہ سانس رک گیا اور بیہوش ہو گئے۔

(بعد کی خبر) کورٹ سرکلر مظہر ہے کہ آخری وقت میں آرچ بشپ کنٹربری نے کئی دفعہ دعا کی جس میں شاہی خاندان کے ممبر شریک ہوئے حضور کا لاشہ اسی بستر پر پڑا تھا جس پر دوران علالت میں استراحت فرمائی تھی۔ چہرہ سے متانت راحت قلبی اور سکون دل عیاں ہوتا ہے۔ غالب ۱۲ مئی کو فراگ مور میں تدفین ہوگی۔ قیصر جرمنی، شاہ پرتگال، پریسیڈنٹ [illegible]۔ شہزادہ البرٹ بلجیم اور شاہ ہاکن والئے ناروے شریک ہونگے (مئی کی خبر) غیر سرکاری طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ تدفین ۲۰ ماہ رواں کو ہوگی۔ جنازہ قصر بکنگھم میں چند روز تک رہیگا۔ جسے شاہی خاندان کے ممبر خاص دیکھ سکیں گے۔ بعد ازاں ویسٹ منسٹر ایبی میں پبلک کیلئے رکھا رہیگا۔

ماتم ۷ مئی سے ایک سال تک دربار میں سوگ رہیگا اور پورا ماتم ۱۷ نومبر آئندہ تک ہوگا۔ فوجی افسر چھ ماہ تک سوگ منائیں گے۔ دربار برلن ایک ماہ تک ماتم رکھیگا قیصر برٹش سفارت گاہ میں گئے۔ اور دو گھنٹے تک برٹش سفیر سے اپنے ماموں کی وفات کی نسبت گفتگو کرتے رہے۔ لنڈن اور برطانیہ میں عام ماتم ہے سب کاروبار بند ہیں کھیل تماشے سب بند ہیں۔ سوشل اور پولیٹیکل کام موقوف ہیں۔ عدالتیں، صرافہ، منڈیاں۔ اور تھیٹر وغیرہ سب بند ہیں۔ سب لوگ سیاہ نکٹائیاں باندھے پھرتے ہیں۔

[illegible] عالیہ احمدیہ کی طرف سے تعزیت کا تار دیا گیا۔ [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام میں ماتمی جلسہ ہوئے مدرسہ بند رہا۔

ایک مسلمان کی فریاد

علماء اسلام کی خدمت میں

حضرات! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک غریب گمنام کا اسیر۔ کم علم مگر نکتہ رس بے غرض مگر دردمند مسلمان ہوں۔ مجھے مدت سے درد ہے۔ اور فوارے کی طرح مجھے ہی متاثر کرتا ہے حسن اتفاق سے بتقریب جلسہ ندوۃ العلماء آپ حضرات کا اجتماع دہلی میں ہوا ہے۔ اس لئے میں جو مدت سے تب حضرات کے مجمع کی تلاش میں تھا۔ آج بامید کامیابی بہت خوش ہوں۔ خدا کرے میری مراد پوری ہو۔ میں اپنی عرضداشت کو چند دفعات مندرجہ ذیل پر تقسیم کرکے آپ حضرات سے جواب کا امید وار ہوں۔

(۱) وہ اسلام جس نے دشمنوں کو دوست بنایا تھا وہ

(۲) وہ ... جس نے تمام دنیا کے فرقوں کو ایک فرقہ "مسلمان" بنایا تھا وہ کیا ہے؟

(۳) وہ اسلام جس کے پہونچانے کیلئے حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے وہ کیا ہے؟

(۴) آج جو مسلمان فرقے فرقے بن رہے ہیں۔ (میں کسی فرقہ کا نام نہیں لیتا) یہ کس اسلام کی تعلیم سے بنے ہیں؟

(۵) کیا یہ فرقہ بندی اوسی اسلام نے سکھائی تھی جو دنیا کے تفرقوں کو مٹانے آیا تھا؟

(۶) کیا ندوۃ العلماء مجھے اجازت دیگا کہ میں یہ تجویز پیش کروں کہ سب اہل اسلام اپنے اپنے فرقوں کے اختراعی ناموں کو چھوڑ کر وہی نام اختیار کریں۔ جو خدا نے اپنے کلام پاک اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں اختیار کیا ہے یعنے مسلمان

(۷) میں یہ نہیں کہتا کہ شیعہ اپنے اعتقادات کو بلا تحقیق چھوڑ دیں یا حنفی اپنے مسائل محققہ پر عمل نہ کریں۔ اہل حدیث تقلید کے دلدادہ ہوں نہیں بلکہ یہ کہتا ہوں کہ عمل تو وہی مسائل رکھیں جو انکی تحقیق میں آویں مگر فرقہ بندی چھوڑ دیں یعنی اپنے فرقہ کا نام کوئی ایسا نہ رکھیں۔ جو خدا اور رسول نے نہ رکھا ہو

حضرات علماء کرام! میں اس کہنے میں کہاں تک غلطی پر ہوں بجواب مہربانی مجھے آگاہ فرمایا جائے۔

(۸) خاکسار نے اسی مضمون پر ایک رسالہ صلاح کبیر المسلمین بھی مدت کا لکھا ہوا ہے۔ جس صاحب کو دیکھنا منظور ہو راقم اثم سے لیکر دیکھ سکتا ہے۔

میں ہوں آپ حضرات کے جواب باصواب کا منتظر فقیر ابو یحیی حشمت العلی (مسلمان واعظ مقیم دہلی چتلی قبر)

ایڈیٹر مندرجہ بالا فریاد کا جواب علماء اسلام کو دینا ضروری ہے۔ میں اس کے متعلق اپنی رائے کو محفوظ رکھتا ہوں۔ ہر فرقہ اور طبقہ کے علماء کا جواب الحکم میں چھاپ دیا جائیگا۔ اور بعد میں انشاء اللہ اپنی رائے لکھوں گا۔ یہ سوال فی الحقیقت اس قابل ہے۔ کہ علماء اسلام اس کا جواب دیں۔

اعلان

اگرچہ کبھی دوسری جگہ بھی میں ظاہر کر چکا ہوں کہ پلیگ اور کثرت ضعف کیوجہ سے آدمیوں کا ملنا محال ہو گیا۔ اور دوسری جگہ اخبار کا چھپنا ناممکن اسوجہ سے باوجود سخت جد وجہد کے پھر بھی اخبار میں متواتر توقف ہوتا رہا۔ ٹائیٹل پیج پہلے چھپ چکا تھا۔

مگر دوسرے اوراق کے چھپنے میں دقت پیش آئی اور کچھ کاپیاں بھی الٹ چھپ گئیں۔ اس لئے اب بجلد اسے آپ تو ڈیٹ کرتے کے لئے اگلا اخبار وقت پر انشاء اللہ نکال دیا جاویگا۔ ناظرین میری ان مجبوریوں سے مطلع رہیں یہ امور محض قضاء وتقدیر کے نتیجہ ہیں (ایڈیٹر)

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں۔

ارے دوڑو — جلدی دوڑو

جیسے بنے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ اگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی۔

عرق کافور کی لیکر

گھر میں ڈال رکھتے ہو۔ یہ اصلی عرق کافور چالیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے گرمی کے دست۔ پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی چار آنہ (۴ر) محصول ڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کا رنگ ہی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر کوئی دوسری دوا نہیں قیمت فی شیشی ۸ر آنہ محصول ڈاک ۵ر مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجیئے

اصلی عرق پودینہ

ڈاکٹر ایس کے برمن ...

عمدہ یونانی اور ویدک ادویات

ہندوستانی دواخانہ دہلی کی کافی شہرت ہو چکی ہے۔ اور اس نے قلیل عرصہ میں معتد بہ اعتبار اور وقار حاصل کر لیا ہے۔ نہ صرف عوام بلکہ خواص یہانتک کہ طبیب اسی دواخانہ کی ادویات کو برتتے ہیں۔

اس دواخانہ کی عظیم کامیابی کا راز محض اخلاص اور صداقت ہے

جو ادویات اس دواخانہ میں بنتی ہیں وہ ہماری طب کی بہترین ادویات ہیں صدہا سال سے انکی خوبیوں کے اظہار کا سلسلہ جاری ہے آج بھی وہ ہر ایک آزمایش پر وہ اپنا اصلی اثر دکھاتی ہیں کیونکہ

ہندوستانی دواخانہ میں جو ادویات بنائی جاتی ہیں اصلی اور پورے اجزا سے

دواسازی کا اس میں پورا اہتمام ہے۔ اصلی اجزا خواہ قیمتی ہوں خواہ سستے پورے ڈالنے پر بھی قیمتیں واجبی لیجاتی ہیں کیونکہ

یہ دواخانہ شخصی اغراض سے علیحدہ ہے اور اسکی آمدنی طبیہ و شفاخانہ دہلی کو دیجاتی ہے۔

اس دواخانہ میں تمام امراض کی ایک سے ایک اعلےٰ اور مفید دوائیں بنتی ہیں جنکی تعداد پانچسو تک پہنچتی ہے۔

اس دواخانہ کے جناب حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خانصاحب رئیس اعظم دہلی سرپرست ہیں

اور انہوں نے اپنی اور اپنے زندہ جاوید بزرگوں کی بعض خاص خاص مجرب دوائیں لوجہ اللہ اس دواخانہ کو دی ہیں۔

نوٹ :- جن پر اثر اور مفید ادویات کے سبب اس دواخانہ کو شہرت خاص حاصل ہوئی ہے۔ وہ صرف اسی دواخانہ سے مل سکتی ہیں کسی جگہ اس دواخانہ کی کوئی شاخ نہیں ہے۔

فہرست ادویات مفت!

Digitized by Khilafat Library

خط کا پتہ! بالکل یہی الفاظ لکھئے :- **منیجر ہندوستانی دواخانہ دہلی** تار کا پتہ :- **میڈی سنٹر**

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہوگئے؟

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے ایک مفید ایجاد سے دس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں پورے دو لاکھ کی جائداد کا بلا شرکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپیہ کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور آجتک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں جس شخص نے ایکدفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا پھر وہ تمام عمر کیواسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر صاحب لاہور میری تین یوم کی آمدنی ۸۰۳ روپے تصدیق کرتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جبتک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اسقدر کثرت سے بکری ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بڑا بدنصیب ہے جو آجتک روح حیات کے مجرب فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب ڈاکٹر جی۔ این صاحب بہادر ماڈین میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہٗ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دیکر مردہ ہونے والے یا خاسفورس کو چمکا کر خون صالح پیدا کرکے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق و چوبند کرکے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے۔ کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ کر بے اثر ہو جاویں ہندوستان اور انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں میڈیکل لیکچراروں معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال نتیجہ پر یہی دن بدن ترقی کرتی ہوئی مانگ اور ۸۰۳ روپے روح حیات کی تین دن کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اسوقت انسان کی دوبارہ زندگی کیلئے لاثانی دوا نہیں ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی بے پرواہ حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کرکے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں انکیلئے روح حیات تریاق کامل تیر بہدف دوائی ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہی ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو بڑھانا شروع کر دیتا ہے چہرہ میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت خواہشات اور طفولیت کی نا بیجا حرکت سے لاحق ہو گئی ہوں انکے دفعیہ کیلئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ ضعف مثانہ جریان سرعت رقت ضعف اعصاب ضعف معدہ ضعف دماغ ضعف جگر ذیابیطس اور اختلاج قلب کیواسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری لاغری بے رونقی زردی چہرہ کیلئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دیگا تو بجا ہے حلق سے اترتے ہی اسکا اثر خاص ان اعصاب پر پڑتا ہے جس پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد جوان کو مستانہ اور بوڑھے کو صاحب کار بنا دینا اسی روح کا کام ہے۔ قیمت فی شیشی روح حیات دو روپے آٹھ آنہ (عہ) روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی ہے مردہ عضو کو زندہ کر دیتی ہے۔ ہمارا روغن ذرافہ سنجی ہے یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کرکے معزز طاقت کو بحال کر دیتا ہے۔ [illegible] مریضان نامردی کو [illegible] قیمت فی شیشی روغن [illegible]

ہر دو دوائیں **حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور سے طلب کریں۔**

رسالہ جاری ہوا ہے۔ اس وقت سے ۱۹۰۹ء کے آخر تک ۹-۰ - ۲۵۹ کا نقصان ہوا ہے۔

حاضرین یہ رسالہ ذاتی رسالہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک قومی رسالہ ہے۔ اور اس کے فوائد قومی فوائد ہونگے۔ اس لئے ایسی حالت میں جبکہ رسالہ ہر سال کم و بیش کچھ نہ کچھ نقصان اٹھاتا ہے۔ میں آپکی خدمت میں ایک اپیل کرتا ہوں اور وہ اپیل روپے کے لئے نہیں ہے۔ نہیں آپ سے اسوقت کچھ روپیہ اس غرض کے لئے مانگتا ہوں۔ نہ میں یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے گھروں میں جا کر بھیجیں۔ بلکہ اپیل صرف خریداروں کی ترقی کے لئے کرتا ہوں آپ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو ترغیب دیں یہی ایک سبیل ہے۔ جس سے امید پڑتی ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ یہ رسالہ نقصان کی حالت سے نکل جائیگا۔ اس لئے میں آپ صاحبان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ آپ یہاں سے واپس ہوتے ہوئے میری عرض کو بھول نہ جائیں۔ یہ رسالہ تشحیذ الاذہان کی ترقی کے بارہ میں ابھی کہہ چکا ہوں۔

دار الکتب احمدیہ

دوسرا کام جو انجمن نے کیا ہے۔ وہ دار الکتب احمدیہ کا اجرا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد انجمن نے ضروری سمجھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار میں ایک دار الکتب یا لائبریری کھولی جائے۔ چنانچہ نومبر ۱۹۰۸ء کے پرچے میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ سالانہ جلسہ میں دار الکتب کا افتتاح کیا جاویگا۔ مگر بوجہ اسکے کہ دار الکتب کے افسر یعنی حضرت صاحبزادہ صاحب کو اشاعت دین کے لئے چند سفر پیش آئے اس لئے وہ دار الکتب کے افتتاح کے لئے تیار نہیں ہو سکے تھے۔ لہذا امسال زیر رپورٹ میں دار الکتب کا افتتاح کیا گیا۔

کتب۔ ۱۹۰۸ء کے آخر تک دار الکتب احمدیہ میں قریباً ۹۰۰ کتابیں تھیں۔ اور دسمبر ۱۹۰۹ء کے آخر میں ۱۱۸۵ کتب تھیں اور خدا تعالےٰ کے فضل سے پندرہ سو سے کچھ زائد کتابیں ہیں۔

ان کتابوں میں حضرت صاحب کی کتاب کا ایک بڑا ذخیرہ ہے۔ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ سوائے ایک دو کے حضرت صاحب کی تمام تصانیف اس لائبریری میں موجود ہیں۔ حضرت صاحب کی کتب کے علاوہ دیگر بزرگان ملت کی بھی اکثر کتابیں ہیں جو ہمارے سلسلہ کے متعلق لکھی گئی ہیں۔ پھر کتب تفسیر اور کتب حدیث کے علاوہ ہر ایک علم کے متعلق بہت سی کتابیں ہیں۔ اور بہت سی قلمی کتب بھی دار الکتب میں موجود ہیں۔

اگرچہ یہ سال دار الکتب کا پہلا یکسال تھا۔ اور عام لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھانیکی بہت ہی کم کوشش کی لیکن پھر بھی ان احباب کے علاوہ جو دار الکتب میں تشریف لاکر اخباروں اور کتابوں سے فائدہ اٹھاتے رہے ہیں۔ قریباً ڈیڑھ سو کتابیں دار الکتب کے افتتاح سے دسمبر ۱۹۰۹ء تک باہر گئی ہیں بدن خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ تعداد ترقی پر ہے

آمد و خرچ ۔ دار الکتب احمدیہ کی مستقل آمد کوئی نہیں ہے۔ بلکہ مختلف اوقات میں مختلف چندوں کی فہرست کھولی جاتی ہے۔ اور اسطرح چندہ جمع کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی آمدنی دار الکتب احمدیہ کیلئے ۱۹۰۸ء میں ۶-۰-۱۵۱ ہوئی ہے۔ اور سال زیر رپورٹ میں ۶-۱۲-۲۰۸ ہوئی ہے گویا کل آمد ۰-۱۳-۳۵۹ ہوئی تھی جس میں سے ۹-۹-۲۶۳ خرچ ہوئے گویا ۱۹۰۹ء کے آخر پر ۳-۳-۹۶ جمع تھے۔ مگر یہ رقم دراصل نفع نہیں ہے۔ کیونکہ جب رقم مذکورہ خرچ ہو چکی تھی۔ تو انجمن نے یہ تجویز کی کہ دار الکتب احمدیہ کی کوئی مستقل آمدنی کی صورت کی جاوے۔ چنانچہ اس پر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ جسقدر چندہ جمع ہوتا جاوے اسکو محفوظ رکھا جاوے اور دار الکتب کے ماہواری اخراجات سالانہ فنڈ سے بطور قرضہ دیئے جاویں۔ جب ایک کافی رقم جمع ہو جاوے۔ تو اس سے کوئی تجارت کی جاوے تو اس سے فائدہ کی صورت نکل آوے۔ چنانچہ اس ریزولیوشن کے ماتحت قریباً ۳۰۰ سو خرچ مذکورہ بالا کے علاوہ رسالہ کی مد سے خرچ کئے گئے۔ اس لئے دار الکتب احمدیہ کے فنڈ احباب کی خاص توجہ کے قابل ہیں۔

بیزاری

لاہور سے المجدد نام ایک ماہوار اخبار یا رسالہ نکلتا ہے۔ اس میں ایک مضمون پلید اور اس کا عشق شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون جس سپرٹ میں لکھا گیا ہے ہرچند وہ آریوں کی بدزبانی اور دریدہ دہنی کے جواب میں دفاعی رنگ اپنے اندر رکھتا ہے۔ لیکن اسلام ہمیں نرمی اور متانت کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لئے میں اس مضمون کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ مجھ مسلمان اخبارات پر افسوس ہے۔ کہ وہ اپنے اخباری لٹریچر کے مذاق کو گرتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور آواز نہیں اٹھا سکتے۔ اگر اس قسم کے مضامین پر اظہار افسوس کیا جایا کرے تو آئندہ کسی بھی اخبار نویس کو ایسی جرأت نہ ہو۔ یہ سچ ہے کہ ہم دل رسیدہ ہیں ہم مظلوم نہیں۔ آریوں نے ہمارے بزرگوں کی سخت توہین کی ہے۔ اور گالیاں دی ہیں۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم آپے سے باہر ہو کر ان کو ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ میں جانتا ہوں کہ المجدد الحکم کی اس رائے سے سخت برافروختہ ہوگا مگر میں حق کہنے میں اس کی پروا نہیں کرتا میں مسلمانوں کے اخبارات کی اخلاقی جرأت سے امید کرتا چاہتا ہوں کہ اگر وہ اپنی وقعت کو کم کرنا نہیں چاہتے اور اپنے اخلاقی سٹینڈرڈ کو گرانا نہیں چاہتے تو انہیں بالاتفاق اس قسم کے مضامین سے اظہار ناراضگی کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ اسی قسم کی کمزوریاں اور ایک کی غلطی کا خمیازہ سب کو بھگتنا پڑتا ہے۔ المجدد کے ایڈیٹر صاحب سے بھی میں توقع کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے میرے اس ریمارک کو پڑھینگے اور اپنے نام کی رعایت سے کم از کم آئندہ اسی قسم کی تحریروں سے پرہیز کریں گے۔ آریہ اخبارات اگر ستارہ دل دکھاتے کیلئے جھوٹے واقعات گھڑنے کی کوشش کریں

پنجاب بھر کا سب سے بڑا مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

نہایت خوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نہ کیا جاوے قیمت نہایت ہی ارزان

سنگل سر دستی ہارمونیم باجہ ۳ اسٹاپ

مبتدیوں کیلئے مفید

جو شائقین باجہ سیکھنا چاہیں اُنکو یہی سیکھنا چاہیئے اسمیں ہمہ سُر کا ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول ۱۴ عہ درجہ دوم ۱۲ عہ ۔

ڈبل سر دستی ہارمونیم باجہ ۴ اسٹاپ

آواز نہایت ہی سریلی و بلند

اس باجہ میں لسٹ سروں کے لگے ہوئے ہیں قیمت درجہ اول ۳۰ عہ درجہ دوم ۲۹ عہ

ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ

ہاتھ اور پاؤں سے بجتا ہے

خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤں سے بجائیے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتھ سے قیمت درجہ اول ۴۵ عہ درجہ دوم ۳۹ عہ

نوٹ ۔ ہمراہ فرمائش ایک عہ آنے چاہئیں نزدیکی ریلوے اسٹیشن کا نام لکھنا ضروری ہے

ہارمونیم سیکھنے کی کتب

چراغ ہارمونیم	۱۲ ؍
رہبر ہارمونیم	۱۲ ؍
ہارمونیم اوستاد	۸ ؍
کلید ہارمونیم	۴ ؍
ہارمونیم درپن ہر دو حصہ	۸ ؍
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ	فی حصہ عہ
ہارمونیم گت سیکھنے کی کتاب	۸ ؍
طبلہ سیکھنے کی کتاب	۸ ؍
ستار سیکھنے کی کتاب	۵ ؍

ملنے کا پتہ

مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور

نوٹ ۔ خواہشمند بذریعہ ترسیل زر بنام منیجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآنمجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مدنظر رکھا گیا ہے اسوقت تک پانچ پارے شائع ہو چکے ہیں۔

تفسیر سورۃ بقرہ تین روپیہ چار آنہ

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری معجونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے۔ کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں سے نہیں چلتا ہے۔ ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اسمیں بھی کچھ دہوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہمنے اس مرض کیلئے یہ معجون طیار کی ہے۔ جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ فوراً رفع ہو جاتی ہے اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاء اللہ مفید ہے ہمارا کام یہ نہ تھا کہ لکھا ہیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے ۔اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔ قیمت فی بکس عہ ؍

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اسکو پائیے قیمت ۶ ماشہ عہ ؍

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنے والا اور قوت بصارت بڑھانیوالا قیمت فی تولہ ۸ ؍

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس ۴ ؍

المشتہر

حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کیلئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے۔ اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ کم از کم ہر مہینے میں ایک پارہ ضرور شائع ہو جاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے۔ اور ترجمہ ایسا معنے خیز ہے۔ کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے۔ حقائق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس بھی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ میں

محب اطفال یعنی اسکاٹس ایملشن

جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اسنے ان کے بچوں کو تندرست کیا ہے اور ایسا خوش ذائقہ ہے کہ بچے اسکو مزے سے پیتے ہیں ۔ وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے اس نشان یعنی گرا بیش کیجو ماہی کے طریقہ شناخت کا نشان ہے۔ ناظر سے چھپا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ کیمسٹ لندن

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک و ایڈیٹر کے چھپا اور شائع ہوا

۱۰-۳-۱۰ کاتب

تبلیغ و اشاعت اسلام

اشاعت اسلام کے متعلق مجھے متعدد مرتبہ الحکم میں لکھنے کا اتفاق ہوا ہے اور یہ ایک ایسی ضرورت ہے کہ میں اسپر بہت کچھ لکھنے کی ضرورت سمجھتا ہوں یہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے ازل سے بہترین زمانہ مقدر ہو چکا ہے۔ حکومت برطانیہ نے جو آزادی امن اور اشاعت مذہب کے لئے اسباب اور ذرائع مہیا کئے ہیں۔ اگر انکا شکریہ ادا نہ کیا جاوے۔ تو سخت کور نمکی ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیشوا اور اس کے موجودہ امام نے اس ضرورت کو مذہبی فرض قرار دیا ہے۔ اور اپنی قوم میں اس روح کو پھونکدیا ہے۔ کہ وہ تاج برطانیہ کے لئے وفادار خادم ہوں۔

غرض امن اور آزادی اور پریس کی برکت نے مسلمان کو تبلیغ کے کام کے لئے زیر توجہ کر دیا ہے۔ اور یہ ضرورت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام پر حملے کر رہے ہیں۔ اور اپنے ان مذاہب کو جو کبھی دنیا میں مشنری مذہب تسلیم نہیں کئے گئے مشنری مذہب کے مقابلہ پر کھڑا کیا ہے۔

زمانہ کی رفتار کے ساتھ مذہبی تقریروں اور مباحثات کا رنگ بھی بدلتا جاتا ہے۔ ایک وقت تھا کہ صرف دور از قیاس حکایات اور روایات کا بیان کرنا۔ ایک واعظ اپنے حسن بیان اور کامیابی کا ذریعہ سمجھتا تھا۔ مگر اب ایسے واعظ بے اثر مضحکہ عوام بن رہے ہیں۔ ایسا ہی مناظرات مذہبی میں الزامی جوابات رونق محفل ہوا کرتے تھے۔ مگر اب حقیقی جوابات کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہے؟ دنیا مانے یا نہ مانے مگر در اصل یہ اسی روحانیت کا اثر ہے۔ جو اس وقت مسیح موعود کے ذریعہ سے پھیل رہی ہے۔

اس وقت اگر تبلیغ اور اشاعت اسلام کے لئے قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو خدا تعالےٰ کی اس نعمت کی سخت ناقدری ہوگی میں عرصہ سے یہ تحریک کر رہا ہوں اور دہلی میں رہ کر میں نے تجربہ کیا ہے۔ اور میرے اس تجربہ پر اب خواجہ کمال الدین صاحب کا تجربہ مزید شہادۃ ہے کہ مسلمان حقایق اور معارف کے بھوکے اور پیاسے ہیں نہ مسلمان بلکہ ہر شخص۔ اسوقت تبلیغ کا میدان ہمارے لئے بہت وسیع ہے ٭ عام مسلمانوں کو سلسلہ کی طرف سے بدظن کرنے میں ہمارے مخالفوں نے بہت بڑی کوشش کی تھی۔ مگر اب وقت آگیا ہے۔ کہ مخالفت کے بادل بکھر جاویں۔ اور یہ امر اللہ تعالےٰ چاہے تو اسوقت کے لئے مقدر تھا کہ اس کے عہد میں سلسلہ عالیہ کی اشاعت عام ہو۔ اور عام منافرت دور ہو کر قبولیت پھیل جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ تعالیٰ کی ان تقریروں نے جو سالانہ جلسہ پر ہوئی ہیں۔ علما قوم میں ایک تحریک پیدا کر دی ہے۔ اور وہ وقت قریب ہے۔ کہ حق گو زبانیں بلا خوف لومۃ لائم بولیں گی۔ اور یوسف کی طرح اس سلسلہ کے ان الزامات سے بریت کریں گی۔ جو غلط فہمی سے اسپر لگائے گئے ہیں۔

تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے ایک خاص فنڈ کی ضرورت ہے۔ اور تبلیغ کے کام کے لئے جو رقم اس سال کے بجٹ میں رکھی گئی ہے۔ اسکو زیادہ کارآمد بنانے کے لئے اس امر کی حاجت ہے کہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں لیکچروں کا ایک سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت شروع کیا جاوے۔ میں اس تحریک کو اس لئے بذریعہ اخبار پبلک کرتا ہوں کہ جماعت میں اس کے لئے خیر مقدم بنے والے کھڑے ہوں۔ پھر حضرت امام کو توجہ دلائی جاوے۔

اللہ تعالےٰ جس طرح پر آپ کے دل میں ڈالے اسکے مطابق اس کام کو شروع کرنے کے لئے قدم اٹھایا جاوے میری اپنی سمجھ میں ذیل کے شہر اس قابل ہیں۔ کہ وہاں کم از کم سات سات لیکچر ہوں۔

یہ۔ دہلی۔ علی گڈھ۔ بنارس۔ لکھنؤ۔ رنگون۔ کلکتہ۔ الہ آباد۔ بمبئی۔ مدراس۔

بہرحال اشاعت اسلام کے لئے ایک باقاعدہ کام کرنے والی جماعت کی بھی ضرورت ہے۔ اس وقت نصرت آسمان سے نازل ہو رہی ہے۔ مبارک ہونگے وہ لوگ جو اس نصرت کا خیر مقدم کہنے کو طیار ہونگے ورنہ

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

انجمن مسلمان راجپوتان ہند

نو مسلم راجپوتوں میں تبلیغ اور اشاعت اسلام کے کام کے لئے جو تحریک الحکم میں کی گئی تھی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ وہ باقاعدہ شروع ہو گئی ہے۔ گذشتہ سالانہ جلسہ پر اسکا ایک باقاعدہ جلسہ ہو کر ایک انجمن قائم ہو گئی ہے۔ جس کے سکرٹری چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سیالکوٹی مقرر ہوئے اور میر مجلس چوہدری غلام احمد خاں صاحب رئیس کاٹھ گڑھ منتخب ہوئے۔ اس انجمن نے اپنے ابتدائی جلسہ میں جو اس خاکسار کی تحریک پر ہوا تھا۔ یہ امر قرار پاگیا ہے کہ اس انجمن کا کام اس تحریک کو باقاعدہ نو مسلم راجپوتوں میں کرنا ہے۔ اور نو مسلم راجپوتوں میں کام کسطرح کیا جاویگا یہ کلیۃً حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالےٰ کی مرضی اور منشاء پر موقوف ہے۔ اور اسی لئے اسکے زیادہ مفید اور بابرکت ہونے کا یقین ہے میں انجمن مسلمان راجپوتان ہند کے ممبروں کو یہ خوشی سے اطلاع دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ نے نو مسلم راجپوتوں میں کام کا سلسلہ شروع کر دیا ہے آپ نے ایک معقول رقم بھیکر ان راجپوتوں میں انکی ہی زبان میں اسلامی ٹریکٹ شائع کرنے کا انتظام کر دیا ہے اور عنقریب وقت آتا ہے کہ ایسے ٹریکٹ شائع ہونے شروع ہو جاینگے ٭ روپیہ بھیجدیا گیا ہے۔ اسکے ساتھ ہی انجمن مسلمان راجپوتانہ ہند کے ممبروں کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس غرض کے لئے موعود فنڈ کو مکمل کرنے کی کوشش کریں۔ اس قسم کی تمام رقوم حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آنی چاہیں۔ انجمن راجپوتان ہند کے لئے نہایت ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ انکی تحریک کا عملی کام اس انسان کے ہاتھ میں ہے۔ جس کا ہاتھ آج خدا تک پہونچنے کا ذریعہ ہے۔

خلافت اور اصلاح

اصلاح شیعہ کمیونٹی کا ایک رسالہ ہے۔ اس میں الحکم کے اس مضمون پر جو مولوی شبلی نعمانی کی تجویز "علمائے اعظم" پر لکھا گیا تھا۔ تنقید کی ہے۔ اور اس کے بہت بڑے حصہ کو نقل کرنے سے پہلے بتایا ہے۔ کہ

اب قادیانیوں نے بھی شیعہ اصول کے سامنے سر جھکانا شروع کر دیا ہے۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ بیشک خلیفہ کو منجانب اللہ ہونا چاہئے"

مجھے شیعہ کمیونٹی کے کسی ایسے اصل سے جو قرآن مجید میں بتایا گیا ہو۔ کبھی مخالفت نہیں ہو سکتی۔ اور مجھے کیا کسی بھی مسلمان کو اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ بعض شیعی معتقدات جو انہوں نے آپ اختراع کر لئے ہیں ان سے کسی نیکدل مسلمان کو اتفاق نہیں ہو سکتا۔ اور مجھے تو تعجب ہے۔ کہ ایک شیعہ جس کے مذہب میں تقیہ کرنا درست ہو اس کی کسی بات پر ہم اعتبار کیوں کر سکتے ہیں۔

میں ان شیعی معتقدات پر مناظرہ کا سلسلہ الحکم میں قائم کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ البتہ میں اس غلط فہمی کا ازالہ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جو اصلاح کے ایڈیٹر صاحب نے پھیلانی چاہی ہے۔ میرے اس اعتقاد سے کہ خلیفہ منجانب اللہ ہونا چاہئے ایڈیٹر اصلاح انتخابی سسٹم کو مدنظر رکھ کر خلافت راشدہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں انہیں کھول کر بتاتا ہوں کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے جیسا کہ قرآن مجید کے مختلف مقامات اسکی شہادت دیتے اور تائید کرتے ہیں۔ مثلاً انی جاعل فی الارض خلیفہ بے شک میں کل ارض میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور ایسا ہی آیت استخلاف ہم انکو ضرور زمین کے خلیفہ بنا دیگے۔

غرض یہ بڑی محکم اور مضبوط اصل ہے۔ کہ دنیا میں خلافت حقہ وراشدہ کا قائم کرنا حضرت حق سبحانہ تعالیٰ ہی کا کام ہوتا ہے۔ یہ کسی انسانی ہاتھ یا طاقت کا کام نہیں۔ کہ وہ خلافت حقہ کی گدی پر بیٹھ جاوے۔ خلافت راشدہ بالکل اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے تھی انہیں انسانی تجویز اور انتخاب کا دخل نہ تھا۔ ورنہ اگر منشاء الہی کے ماتحت صدیقی اور فاروقی خلافت نہ تھی۔ تو جناب امیر کیوں بلا فصل خلیفہ نہ ہو گئے

ہاں یہ امر دیگر ہے۔ کہ منشاء الہی کے ماتحت قلوب میں ایک جذب اور کشش پیدا ہو کر وہ اسی وجود کی طرف جھک جاویں جو امر الہی کے ماتحت خلیفہ ہونے والا ہے۔

اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو پھر مشیت ایزدی پر انسانی تدابیر کا فوق اور غلبہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ مشیت ایزدی میں منصوص خلافت تو جناب امیر کی تھی۔ اور اسپر متمکن ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

افسوس ہے۔ ہمارے دوست خدا کے قول اور فعل کو باہم متحد کر کے نہیں دیکھتے۔ بلکہ الگ الگ رکھتے ہیں۔ خلیفہ بنانا خدا ہی کا کام ہے۔ مگر وہ جسطرح چاہتا ہے۔ خلیفہ بناتا ہے۔

ایک خلافت بہ رنگ رسالت ہوتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی کامل تجلی ہوتی ہے۔ وہاں انسانی تدبیر کا کچھ بھی دخل نہیں ہوتا۔ لیکن دوسری خلافت جو اس رسالت کی لعاب کے نیچے ہوتی ہے۔ اس میں انتخاب کو بھی گونہ دخل ہوتا ہے۔ مگر کل قلوب کو اسی ایک وجود کی طرف متوجہ کر دینا یہ ارادہ الہی کی دلیل ہوتی ہے۔ اسکو خلافت بالسکینۃ بھی کہتے ہیں۔ اسکی تصریح سورۃ بقر کے ۳۲ ویں رکوع میں واقعہ طالوت میں ہوتی ہے۔ ایسے انتخاب کو انسانی انتخاب کہنا میری دانست میں میرے اعتقاد میں غلطی ہے بلکہ گناہ ہے۔ یہ میرا ذاتی عقیدہ ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اس سے کسی کو (خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی) اختلاف بھی ہو۔ مگر میں ایسا ہی یقین کرتا ہوں۔ اس لئے۔ خلافت راشدہ میں جو انتخاب ہوتا ہے۔ وہ اس آیت کے ماتحت ہوتا ہے جو [illegible] میں بعینہ جمع ہے۔ اسمیں دوسرے وسائط کا ہونا ضروری ہے۔ اور اگر انتخاب فی نفسہ کوئی بری چیز ہے تو پھر جناب امیر کی خلافت بھی معرض شک میں ہو گی

پس ایڈیٹر صاحب اصلاح کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بالکل سچ ہے کہ خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ اور ایسے فتنہ کے وقت جبکہ ایک نبی یا اسکا عظیم الشان نائب اور خادم دنیا سے رخصت ہوتا ہے۔ محض انسانی منصوبے اور تجاویز کسی کو اسکی قائمقامی پر منتخب نہیں کر سکتے

خدا تعالیٰ خود اس وجود کو چن لیتا ہے

اور لوگوں کے قلوب میں اس کے لئے سکینۃ نازل کر دیتا ہے۔ اور وہ خوف جو فتنہ و فساد اور جھگڑے جدال کا ہوتا ہے۔ امن سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ یہ سکینت اور یہ امن دلیل ہوتی ہے۔ اس امر کی کہ

وہ انتخاب خدائی انتخاب ہے

افسوس یہ ہے۔ کہ ایڈیٹر اصلاح خلافت راشدہ اور ملک گیری میں تفرقہ نہیں کرتا تو تی الملک من تشاء بھی بجائے خود درست ہے۔ اور ہم اسپر ایمان لاتے ہیں خدا ہی بادشاہ بناتا اور حکومت عطا کرتا ہے۔ جسے چاہتا ہے اسکا انکار ایڈیٹر اصلاح کو ہو تو میں قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا کلام یقین کر کے اسکے انکار کی جرات کرنے والے کو مومن بالقرآن نہیں کہہ سکتا۔ تعجب ہے۔ ایڈیٹر اصلاح اس نص صریح سے انکار کرتا ہے۔

افتؤمنون ببعض الکتب وتکفرون ببعض

خلافت راشدہ کے ساتھ حکومت بھی ہو۔ یہ جدا امر ہے۔ مگر دراصل خلافت راشدہ کا کام تطہیر قلوب وتصفیہ نفوس ہوتا ہے۔ بہر حال میں ایڈیٹر اصلاح کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ صدیقی فاروقی خلافت حقہ وراشدہ تھی۔ اور وہ کسی شخص یا تجویز کے بنائے ہوئے خلفاء نہ تھے۔ بلکہ خدا نے خلیفہ بنایا۔ اور یہی وجہ تھی کہ جناب امیر نے بھی (رضی اللہ عنہ) شرح صدر سے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنے طرز عمل سے دکھا دیا کہ ہاں یہی خلافت راشدہ ہے۔ اسی کا نمونہ آج ہم نے دیکھا ہے اور اسی رنگ میں خدا تعالیٰ نے مہدی خلیفۃ اللہ المہدی امام منتظر کی جانشینی کے وقت قلوب میں ایک جنبش پیدا کر دی اور سب نے بالاتفاق نورالدین کو انت صدیقنا کہکر بیعت اطاعت وارشاد کر لی اسوقت فضائے عالم میں ایک متنفس بھی نہ تھا۔ جو اسکو حق اور خدائی فیصلہ سمجھتا ہو اگرچہ یہ ممکن ہے۔ کہ کئی صدیاں گزرنے پر کوئی ایسا وجود بھی (خدا نہ کرے کہ کبھی ہو) ہو جو اسے محض انتخاب سمجھتا ہو۔ ہمارا ایمان یہ ہے کہ وہ خدائی انتخاب ہے۔ میں نے خلافت حقہ وراشدہ کے متعلق اپنے عقیدہ کو صاف کر دیا ہے۔ اب اصلاح اسکے فائدہ اٹھائے یا منائے انکا اختیار ہے۔

قرآن مجید سے مسلمانوں کی بے اعتنائی

مسلمانوں کے تنزل اور انکی تباہی و مصیبت کے اسباب بہت سے ہیں اُن اسباب میں کچھ مادی ہیں اور کچھ روحانی ہر شخص جب اسباب پر غور کرتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی یہ افسوسناک حالت کیوں ہو گئی تو اس کا سبب وہ اپنے مذاق کے مطابق کچھ نہ کچھ مقرر کر لیتا ہی جن لوگوں کی نظر صرف مادیات تک محدود ہے۔ وہ ایسے ہی اسباب قرار دے لیتے ہیں۔ جو مادیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جنہیں روحانیت سے زیادہ تعلق ہے۔ وہ مادیات سے قطع نظر کر کے محض روحانی اسباب کی تلاش کرتے ہیں۔ یہ دونوں گروہ حق بجانب ہیں۔ کیونکہ اپنے اپنے مذاق اور تعلق طبیعت کی بنا پر رائے زنی کرتے ہیں۔ لیکن اصل بات ہے کہ سب سے بڑا سبب مسلمانوں کے تنزل کا یہ ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان اپنی مذہبی الہامی کتاب سے بہت کچھ بے پروا ہو گئے ہیں۔ قرآن مجید سے انہوں نے سرد مہری کا برتاؤ شروع کر دیا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کی روحانی زندگی کا دار و مدار قرآن مجید پر ہونے کے علاوہ انکی مادی زندگی کا بھی بڑا گہرا تعلق اس مقدس الہامی کتاب سے ہے۔

اگر مسلمان قرآن مجید کیطرف رجوع کریں۔ اور غور و توجہ سے اس مقدس کتاب کو پڑھیں اور اسکا مطلب سمجھکر اس کے احکام پر عمل کریں۔ اور امر کی تعمیل اور نواہی سے بچنے کی کوشش کریں۔ تو دعوی کے ساتھ یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ کہ مسلمانوں کا دین و دنیا دونوں بنجائیں۔ یہ فقرہ یعنے دین و دنیا دونوں بن جائیں۔ نہایت وسیع المعنی ہے اسکی تشریح و تفصیل کیلئے ہزاروں صفحے بھی کفایت نہیں کر سکتے اس لئے ہمیں ضرورت نہیں کہ اس قلیل اللفظ و کثیر المعنی بلیغ فقرہ کی زیادہ تشریح کی جائے

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ میری امت کی سب سے بڑی عبادت قرآن پڑھنا ہی ایک اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی یہ سمجھے کہ قرآن سے بھی زیادہ بزرگ کوئی اور چیز خدا نے مسلمانوں کو دی ہے۔ تو گویا اس نے قرآن مجید کی ہتک کی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے سامنے قیامت کے دن قرآن سے بڑھکر کوئی شفیع نہوگا۔ نہ کوئی فرشتہ نہ پیغمبر وغیرہ۔ ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا ہے کہ جسطرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کے دلکو بھی زنگ لگ جاتا ہے۔ اور یہ زنگ قرآن پڑھنے اور موت کو یاد کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ اور حضور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ میں تمہارے لئے دو واعظ اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہوں اور ہمیشہ تمہیں نصیحت کرتے رہینگے ان میں ایک واعظ گویا ہے۔ اور دوسرا خاموش۔ گویا واعظ تو قرآن ہے۔ اور خاموش واعظ موت ہے۔

مسلمانوں کے لئے واجب ہے۔ کہ قرآن مجید کا ادب کریں۔ اور اسکی عزت و حرمت کریں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ میری امت میں بہت سے منافق ہونگے۔ جو تلاوت قرآن بہت زیادہ کرتے ہوں گے لیکن قرآن مجید کی عزت اور ادب کا انہیں کچھ پاس و لحاظ نہ ہوگا۔)

توریت میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے۔ اے میرے بندے تجھے شرم نہیں آتی کہ اگر تیرے بھائی کا خط تیرے پاس آئے اور تو راہ میں ہو تو اسی وقت ٹھہر جائیگا۔ اور اطمینان سے بیٹھکر اس خط کا ایک ایک حرف پڑھے اور اسپر غور کریگا مگر میری اس کتاب کو اس توجہ سے نہیں پڑھتا اور اس کے مطلب پر غور و تامل نہیں کرتا۔ یہ کتاب میرا ایک نامہ ہے جو میں نے اس غرض سے بھیجا ہے کہ اسے غور و تامل کے ساتھ پڑھا جاوے اور اسپر عمل کیا جاوے حسن بصری کا قول ہے کہ جو لوگ ہم سے پہلے تھے وہ قرآن کو نامہ ہی سمجھتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کے پاس بھیجا ہے وہ لوگ رات کے وقت سوچتے اور غور کرتے تھے۔ اور اسکا مطلب سمجھتے تھے۔ اور دن کیوقت اسکی ہدایتوں اور حکموں پر عمل کرتے تھے۔ اور تم نے یہ اختیار کر لیا ہے کہ رسمی طور پر طوطے کی طرح قرآن شریف پڑھتے ہو اس کے حروف و اعراب پر تو بہت زور دیتے ہو اسکے حکموں کو تم نے آسان سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ قرآن پڑھنے سے یہی غرض نہیں ہے کہ عبارت پڑھتے چلے گئے۔ بلکہ غرض یہ ہونی چاہئے کہ اسکے حکموں پر عمل کیا جائے اور قرآن یاد کرنے کی غرض بھی یہی ہے۔ کہ خدا کے احکام یاد ہیں اور انکی تعمیل کی جائے جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اور اسپر توجہ نہیں کرتا۔ اسکی مثال ایسی ہے۔ جیسے کسی نوکر کے نام اس کے آقا کا کوئی فرمان پہنچے جس میں اس کے لئے ہدایتیں اور احکام درج ہوں اور وہ نوکر اس فرمان کو نہایت خوش الحانی اور صحت لفظی کے ساتھ پڑھے مگر جو احکام اس میں درج ہوں انکی مطلق تعمیل نہ کرے۔ ایسی حالت میں بے شبہ وہ سزا کا مستحق ہوگا۔

قرآن شریف کی تلاوت کے لئے چند آداب بھی ہیں۔ جنکی پابندی مسلمانوں کو کرنی چاہئے انمیں کچھ ظاہری آداب ہیں۔ اور کچھ باطنی۔ ظاہری آداب یہ ہیں۔ کہ چھ باتوں کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ اول یہ کہ قرآن شریف کو نہایت ادب سے پڑھے اور پڑھنے سے پہلے وضو کرے۔ اور رو بقبلہ ہو کر پڑھے جسطرح نماز میں پڑھتا ہے۔ امیر المومنین حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن شریف پڑھتا ہے۔ اس کے لئے ہر ایک حرف کے عوض سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو شخص نماز کے علاوہ با وضو ہو کر قرآن پڑھتا ہے۔ اس کے لئے پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جو بے وضو پڑھتا ہے اس کے لئے دس زیادہ نیکیاں نہیں لکھی جاتیں۔ اور رات کے وقت نماز میں قرآن مجید پڑھنا بہت ہی بہتر ہے۔ کیونکہ دل تمام افکار اور خیالات سے خالی ہوتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے۔ کہ آہستگی و اطمینان کے ساتھ قرآن شریف پڑھنا چاہئے اور اس کے معنی و مطالب میں غور و خوض کرنا چاہئے یہ خیال نہ کرنا چاہئے۔ کہ کسی طرح جلدی سے ختم کر لوں بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ جلدی ختم کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ چاہتے ہیں۔ کہ روزانہ ایک قرآن شریف ختم کر لیں۔ لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو شخص تین دن سے کم مدت میں ختم کریگا اسے قرآن کی فقہ حاصل نہیں ہو سکتی۔ یعنے قرآن شریف

کے علوم و احکام سے متعلم نہیں ہو سکتے - ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ اذا زلزلت الارض اور القارعۃ آہستگی کے ساتھ پڑھنا اور اس کے مطلب میں غور تامل کرنا مجھے زیادہ پسند ہے - بہ نسبت اس کے کہ بغیر سمجھے جلدی جلدی البقرہ اور آل عمران پڑھ جاؤں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ جلدی جلدی قرآن شریف پڑھ رہا ہے - آپ نے فرمایا کہ یہ شخص نہ تو چپ ہی ہے - اور نہ قرآن ہی پڑھتا ہے۔

جو شخص ان پڑھ ہو اور قرآن شریف کے معنے نہ سمجھتا ہو - اس کے لئے بھی بہتر یہی ہے کہ آہستگی کیساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے جلدی جلدی نہ پڑھے۔

تیسری بات یہ ہے - کہ نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا ہے - کہ قرآن پڑھو اور روؤ - ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سبحان الذی میں آیت سجدہ پڑھی جائے تو سجدہ کرنے میں جلدی نہ کرے بلکہ خدا کے سامنے روئے اور عجز و زاری کے ساتھ سجدہ کرے اگر اس وقت آنکھ سے آنسو نہ نکلتا ہو تو کم سے کم دل سے خضوع و خشوع کے ساتھ سجدہ ادا کرے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے - کہ قرآن اندوہ و غم کے لئے نازل ہوا ہے - جب قرآن مجید پڑھو تو اپنے آپ کو اندوہگین بنا لو - اور جو شخص قرآن شریف کے احکام اور اس کے وعدے و وعید میں تامل کرتا ہے - اور پھر اپنی عاجزی اور ناچاری کو دیکھتا ہے - تو وہ خود اندوہگین ہوتا ہے - بشرطیکہ اس پر غفلت کا پردہ نہ ہو۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ہر آیت کا حق ادا کرے جسطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے - یعنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریف تھی کہ تلاوت قرآن میں جب آپ آیت عذاب پر پہنچتے تو استعاذہ کرتے اور جب رحمت پر پہنچتے تو خدا سے دعا کرتے اور آیت تنزیہ میں تسبیح کرتے اور شروع کرتے وقت اعوذ باللہ پڑھتے اور جب تلاوت سے فارغ ہوتے تو اس طرح دعا کرتے -

اللھم ارحمنی بالقرآن واجعلہ لی اماماً و نوراً و ھدی و رحمۃ - اللھم ذکرنی منہ ما نسیت و علمنی منہ ما جھلت وارزقنی تلاوتہ آناء اللیل و اطراف النھار واجعلہ حجۃ لی یا رب العالمین

اور تلاوت کرنے والے کیلئے واجب ہے - کہ جب آیت سجدہ پر پہنچے تو تکبیر کہکر سجدہ کرے - سجدہ تلاوت کے لئے تشہد اور سلام کی ضرورت نہیں ہے - ہاں طہارت اور ستر عورت کا لحاظ ضروری رکھنا چاہیئے۔

پانچویں بات یہ ہے - کہ اگر اُسے ریا کا خوف ہو - یا ایسی صورت ہو - کہ کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اُس کے باآواز بلند قرآن پڑھنے سے اسکی نماز میں خلل پڑ جانے کا خیال ہو تو قرآن کی تلاوت آہستہ آہستہ کرنی چاہیئے - اور اگر ان دونوں باتوں کا خوف نہ ہو تو یہی اولے اور بہتر ہے - کہ قرآن شریف آواز سے پڑھا جائے - کیونکہ خبر میں ہے - کہ آواز سے قرآن پڑھنے کا فضل چپکے چپکے پڑھنے پر ایسا ہی ہے جیسا علانیہ خیرات دینے سے چھپکر خیرات دینے کا فضل ہے۔

چھٹی بات یہ ہے کہ خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھنا چاہیے مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں - کہ خوش آوازی کے ساتھ گانے والوں کی طرح تال سے بھی کام لے - بلکہ اس طرح گانے کی طرز پر قرآن شریف پڑھنا مکروہ ہے - اسطرح پڑھنے سے قرآن شریف کی نہایت بے ادبی ہوتی ہے - ایک روایت میں ہے - کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو حذیفہ کے غلام کو دیکھا - کہ وہ نہایت خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھتا ہے - آپ نے فرمایا الحمد للہ الذی جعل مثلہ فی امتی یعنے آپ نے اس بات پر خدا کا شکر ادا کیا کہ ایسا خوش آواز شخص آپ کی امت میں ہے - خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی تاکید کا سبب ہے کہ جسقدر خوش آوازی سے قرآن شریف پڑھا جائے گا - اسیقدر زیادہ اثر دل پر ہوگا - اسلئے جہانتک ممکن ہو تلاوت قرآن مجید کے وقت مندرجہ بالا باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے -

(لکھنؤ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم -

نظم حامد

رباعیات

حق کی توحید ہے اسلام خدا کافی ہے
اور اسلام ہے قرآن یہ ہدا کافی ہے
آئنہ خلق محمدؐ کا ہے سارا قرآن
کامل انسان ہے وہ راہنما کافی ہے

علم قرآن سے ملتی ہے شریعت اُسکی
سنتِ پاک ہی اسکی ہے طریقت اسکی
اس سنت کا نتیجہ ہے - وصال محبوب
واصل ہوئے ہے یہ ہی حقیقت اُسکی

یوں تو ہر چیز کو دنیا کی فنا ہونا ہے
اور فنا ہو کے حوالہ بخدا ہونا ہے
خود سپردان میں ہیں اسلام کے معنی ظاہر
اس کی خدمت میں فنا ہو کے بقا ہونا ہے

سارے انسان تجارت میں ہیں دیتے لیتے
پیچھے لیتے ہیں وہی جو کہ ہیں پہلے دیتے
بس رہ دین میں اسی طرح ہے دینا لینا
کیوں نہیں کرتے تجارت نہیں دیتے لیتے

لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص کا حال اچھا ہے
پاس جس شخص کے دنیا کا یہ مال اچھا ہے
ہم تو قائل نہیں جب تک نہ ہو انجام بخیر
حال اچھا ہے وہی جس کا مآل اچھا ہے

باندھ لو گرہ میں ہیں کام کی باتیں صاحب
پھر سدا رہنے کے یہ دن ہیں نہ راتیں صاحب
آج احباب کے جلسہ میں ہیں مکھیر ہوتے
کل خدا جانے ہیں کیا موت کی گھاتیں صاحب

پھر خدا جانے کہ کیا حال زمانہ ہوگا
کون اٹھیگا پہل کس کا نہ آنا ہوگا
خدمت دین کا موقع ہے فرصت درپیش
فیصلہ آج ہی کرے گا جو دانا ہوگا۔

کام دنیا کے ہوں کب ختم نہیں ہونے دو
ہو دنیا جو ہمیں کہتی ہے وہ کہنے دو
فکر عقبےٰ کی کرو دنیا ہے آخر فانی
زخم دنیا کے ہیں آسان ہمیں سہنے دو

آج ان قومی بزرگوں کو غنیمت سمجھو
ہم کو فرماتے ہیں جو اس کو ہدایت سمجھو
ہم میں ایک نور خدا کا ہے چمکتا دیکھو
دین اسلام میں وہ حق کی ہے نعمت سمجھو

بات وہ سچ ہے جو مرد خدا کہتا ہے
وہ بڑا سن کے بھی دیکھو تو بھلا کہتا ہے
کچھ تو محنت کرو آخر کی ہے کھیتی دنیا
مصطفےٰ کہتا ہے۔ اور بات صفا کہتا ہے

اکرام محمدؐ

کریں ہم کیوں نہ اکرام محمدؐ — بنا ہے حمد سے نام محمدؐ
ظہور حمد حق احمدؐ سے ہو کر — عطا حق سے ہوا نام محمدؐ
پیو بھر کر کہو الحمد للہ — خدا کا جام ہے جام محمدؐ
فضائل میں بڑے سب انبیا سے — ملا ہے عرش سے بام محمدؐ
مزین دین ہے باحسن اخلاق — یہ ہے امت پہ انعام محمدؐ
قدم تو آپ کے اخلاق پر تو — مبارک گام ہے گام محمدؐ
شب احمدؐ نبی ہے لیلۃ القدر — ہے صبح دین حق شام محمدؐ
فدا ہونا ہوا کہ دین اسلام — اسی دکھ میں آرام محمدؐ
فنا عشق حق ہے جان محمدؐ — یہی حق ہے سرانجام محمدؐ
یتیموں کے ہوئے ملجا و ماویٰ — مساکین پر ہے اکرام محمدؐ
ہے ازدواج امت پر یہ فرض — ادا کر دیں وہ یہ دام محمدؐ
ہیں ماں پیر جو رسول انس و جان کے — دکھائیں جو ہے اسلام محمدؐ

کمال دین ہے اخلاق نبی میں — یہی سب ہے پیغام محمدؐ
نہیں اعمال میں اگر خلق احمدؐ — تو پھر ہم پر ہے الزام محمدؐ
ہو واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
تو روشن کیوں نہ ہو نام محمدؐ

اسلام اور احمدی

کیا زبدۃ المذاہب اسلام ہے ہمارا
مسلم ہیں احمدی ہم یہ نام ہے ہمارا
توحید حق کا چشمہ جاری ہے آب شیریں
ساقی ہے جس کا احمدؐ وہ جام ہے ہمارا
دل صاف ہیں ہمارے انہیں نہیں کدورت
بس صلح و آشتی کا پیغام ہے ہمارا
بندے ہیں جو خدا کے پہنچینگے وہ خدا کو
حق کی طرف بلانا یہ کام ہے ہمارا
ہم کو بٹھا کے دیکھو پاس اپنے اہل محفل
دلبر جو ہے تمہارا گلفام ہے ہمارا
خادم ہیں ہم اُسی کے تم جس کے نام لیوا
تم مل کے ہم سے دیکھو کیا کام ہے ہمارا
ہم سے پرے نہ ہٹنا اچھی نہیں جدائی
اکرام جو تمہارا اکرام ہے ہمارا۔
اعلاء کلمۃ الحق ہے جان کا اپنی مقصد
اس میں شریک ہونا اسلام ہے ہمارا
جو عرض و آبرو ہے اس نام سے ہے ساری
جب نام یہ نہیں پھر کیا نام ہے ہمارا
ہم سلم سے نکل کر بدنام ہو گئے ہیں۔۔
سب سے بڑا یہ ہم پر الزام ہے ہمارا
وحدت کی اک لڑی کے تھے آبدار موتی
ٹوٹی لڑی ہیں بکھرے کیا دام ہے ہمارا
بدلا ہوا ہے کا رخ ہے وضع زمانہ بدلی
اس کشمکش میں اب کیا انجام ہے ہمارا
خلوت ہو بلکہ جلوت ظاہر ہو یا کہ باطن
اب فکر یہ ہے کہ کس ڈھب آرام ہے ہمارا

یہ درد دل کا دُکھڑا اپنوں سے ہے عزیزو
پھر وقت ہر جگہ کہرام سے ہمارا
ہو دور بغض و کینہ پیدا ہو دل میں الفت
جنت یہ اپنی حاصل انعام ہے ہمارا

خطبۂ جمعہ

مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۱۰ء

(ایک دردمندانہ تقریر۔ جو پڑھیں اور دوسروں کو سنادیں ضرور)

حضرت امیر المومنین نے ۱۸ اپریل کو باوجود ضعف و نقاہت و علالت کے تشریف لا کر مسجد اقصےٰ میں مفصلہ ذیل خطبہ فرمایا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ اما بعد۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔

جب میں بچہ تھا۔ میں نے اپنے شہر میں اس آیۃ کریمہ کا وعظ سنا تھا۔ تین چار مہینے اس کا وعظ ہوتا رہا ان اللہ مع الذین اتقوا۔ متقیوں کے ساتھ اللہ ہوتا ہے۔ کسی کے ساتھ کسی کا باپ ہے۔ کسی کے ساتھ باپ اور ماں دونوں ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے بھائی ہیں۔ کسی کے ساتھ اس کے دوست۔ کسی کو اپنے جتھے پر ناز ہے۔ غرض معیت کے سوا انسان خوشحال نہیں ہو سکتا میں نے دیکھا ہے۔ بیوی ہو تب انسان خوش ہوتا ہے۔ حاکم ہو۔ فوج ہو۔ مال و اسباب ہو۔ جب جا کر خوشی حاصل ہوتی ہے۔ معیت کا انسان متوالا ہے۔ میری طبیعت میں محبت کا مادہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ محبت بھی معیت کو چاہتی ہے۔ بطال لوگوں میں محبت کا مادہ ہو۔ تو وہ بھی معیت کے متوالے ہوتے ہیں۔ صوفیوں میں ان بطال لوگوں کے متعلق محبت بھی ہے مگر اس سے انکار نہیں کہ معیت کی تڑپ سب میں ہے۔ انسان جب سرد ملکوں میں جاوے تو گرم کپڑوں کی معیت۔ ریل کا سفر کرے تو پیسوں کی معیت چاہیے غرض انسان معیت بغیر کچھ بھی نہیں۔ مگر خدا کی معیت

سے بڑھکر بھی کوئی معیت نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر وقت موجود ہے۔ سوتے جاگتے پس خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری معیت چاہتے ہو۔ تو تقویٰ اختیار کرو۔ تقوی میں تمام عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ آ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی محسنون فرمایا ہے اور احسان یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی ایسی عبادت کرنا کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو یا کم از کم یہ کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

میں اسوقت بڑی مشکل سے یہاں آیا ہوں میرے سر میں ایسا درد ہے جیسا کوئی سر پر کلہاڑی چلاتا ہے۔ میں نے اس مرض میں اپنی اور تمہاری حالت کا بہت مطالعہ کیا ہے۔ بعض اوقات مجھکو اپنی آنکھوں کا بھی ڈر ہوا ہے۔ بعض اوقات العین حق کا بھی خیال آیا ہے۔ غرض عجیب عجیب خیالات گذرے ہیں۔ ان میں سے ایک بات تمہیں سناتا ہوں میرا ارادہ تہا۔ کہ میں حرف عربی اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ کر بیٹھ جاؤں۔ مگر قدرت ہے جو مجھ کو بلاتی ہے اس واسطے یوں ہی سمجھ لو۔ کہ میرا آخری کلمہ ہے یوں بھی سمجھ لو کہ یہ آخری دن ہے۔ تم لوگ بھی یہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ مگر دیکھو۔ انجمن حمایت الاسلام علی گڈھ والے بھی اکٹھے ہوئے ہیں وہاں بھی رپورٹیں پڑہی گئی ہیں۔ یہاں بھی ہمارے رپورٹر نے بھی رپورٹ پڑھ دی کہ اتنا روپیہ آیا ہے۔ اتنا خرچ ہوا۔ پر میں سوچتا ہوں کہ یہ لوگ یہاں کیوں آئے۔ یہ روپیہ تو بذریعہ منی آرڈر بھی بھیج سکتے تھے۔ اور رپورٹ چھپکر ان کے پاس پہونچ سکتی تھی۔ میرے اندازہ میں جو یہاں آدمی آئے تین ہزار سے زیادہ نہ تھے۔ پھر یہ لوگ عمائد تھے۔ وہ اگر مجھ سے علیحدہ ملتے تو میں ان کے لئے دعائیں کرتا انہیں کچھ نصیحتیں دیتا۔ لیکن افسوس کہ اکثر لوگ اس وقت آئے کہ لو جی! السلام علیکم یکہ تیار ہے۔ تم یاد رکھو۔ میں ایسے میلوں سے سخت متنفر ہوں۔ میں تمہارے ایسے مجمعوں کو جن میں روحانی تذکرہ نہ ہو۔ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ یہ روپیہ تو وہ منی آرڈر کرکے بھیج سکتے بلکہ اس طرح بہت سا خرچ جو مہمانداری پر ہوا وہ بھی محفوظ رہتا۔

یہاں کے معزز رکن نے بھی افسوس دنیا کی طرف توجہ کی۔ اور کہا کہ جلسہ باہر نہ ہو شہر میں ہو۔ ہماری چیزیں بک جاوینگی۔ میں ایسے اجتماع اور ایسے روپے کو جو دنیا کے لئے ہو۔ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوں جو سن رہا ہے۔ وہ یاد رکھے اور دوسروں تک یہ بات پہونچا دے۔ میں اسی غم میں پگھل کر بیمار بھی ہو گیا۔ کیا اچھا ہوتا کہ تم میں سے جو تمہاری باہر کی جماعتوں کے سکرٹری و نمائیدے آئے تھے۔ وہ مجھ سے علیحدہ ملتے ہیں۔ ان کو بڑی نیکیاں سکہاتا اور بڑی اچھی باتیں بتاتا۔ لیکن افسوس کہ ہماری صدر انجمن نے بھی ان کو یہ بات نہ بتائی۔ اس لئے مجھکو ان سے بھی رنج ہے۔ کیا آیا کتنے روپے جمع ہوئے ہم کو اس سے کچھ بھی غرض نہیں۔

ہمکو تو صرف خدا چاہیئے۔

مجھکو نہیں معلوم کہ کیا آیا مجھ کو اس کی مطلق پرواہ نہیں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کو مقدم کرو ہماری کوششیں اللہ کے لئے ہوں اگر یہ نہو تو ہائی سکول کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اسکی عمارتیں کیا حقیقت رکھتی ہیں۔ ہمیں تو ہمارا مولیٰ چاہیئے اپنے احباب کو خط لکھو۔ اور ان کو تنبیہ کرو۔ میں تو لاہور اور امرتسر کے لوگوں کا بھی منتظر رہا۔ کہ وہ مجھسے کیا سیکھتے ہیں۔ لیکن ان میں سے بھی کوئی نہ آیا۔ میں چاہتا تہا۔ کہ لوگ میری زندگی میں متقی اور پرہیزگار ہی نہیں اور دنیا اور اس کی رسموں کی طرف کم توجہ کریں ؎

نظم مبارک

یعنے وہ نظم جو مولوی ابو یوسف مبارک علی صاحب نے سالانہ جلسہ پر پڑہی

(خطاب بحضور صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد)

اے آنکہ از عنایتِ حق برگزیدۂ
از بہر استقامت و صبر آفریدۂ

فرزندِ ارجمندِ مسیحائے ما تو ئی
تو یادگارِ حضرتِ احمد رسیدہ

من آنچہ دیدہ ام ز غمِ ہجرانِ آں نگار
زاں پیشتر ستودۂ آفاق دیدۂ

در گلستانِ ملتِ اسلام بلبلی
نے نے بباغِ صدق گلِ نو دمیدۂ

تو بلبلے کہ طوطیِ شکر فشانِ قدس
بر شاخِ سبز نخلِ صداقت پریدہ

گیرند راستانِ زکامِ معطرت
کز بوئے عطرِ معرفتِ حق شمیدہ

آشفتہ کردیم ز پریشانیِ دلت
آشفتہ وار در پسِ جاناں دویدۂ

انداختی درونِ دلِ مضطرم چہ تاب
ایجانِ من چگونہ بفرقت طپیدہ

بس حیرتم فزود قرار و ثباتِ تو
صد جورِ غم بخاطرِ عاطر کشیدہ

در حیرتم ز بسطِ خیالِ عمیقِ تو
ہر جا بفکر دینِ محمد تنیدۂ

دادی برہروانِ طریقت متاعِ دل
واز گمرہانِ دشتِ ضلالت بُریدۂ

بر روئے خادماں درِ رحمت کشودہ
چو شاخِ باردار بالفت خمیدہ

از روئے دلفریبِ تو آبِ حیا چکد
شیر از میانِ ثدیِ طہارت مکیدۂ

بگذاشتی ہر آنچہ خلافِ تقی بُود
در حال و قالِ خویش تقدس گزیدہ

صافی تر است از ہمہ شہدِ کلامِ تو
یکقطرۂ ز عینِ نبوت چکیدۂ

بینم وقارِ اہلِ کرامت بروے تو
چوں راستانِ اہلِ صفا آرمیدۂ

بینم برت عبائے شباب و قبائے حسن
ہم سر ز جیبِ علم و ہدیٰ بر کشیدۂ

با خد مبارک کہ بخند دلِ خریں
در قمیصِ نصرتِ احمد سریدۂ

ہم ناصر تو باد دریں کار ذوالجلال ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

[illegible]